

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232139

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهَذَا
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهَذَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهَذَا
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا لَهَذَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

قابل دیدنو تصنیف کتابیں

مطبع نیر عظم مراد آباد مطابع ماسی

احسن الاذکار - فی مناقب غوث الابرار - اسماعیل شاہ کپ
کے مناقب مجید اور خارق عادات اور سوانح عمری مفصل مع کو
ہے اور اس قول کو کتابچہ قدیم ہولی کی گردن پر بڑی بڑی موت
دی ہے۔ بعدہ نسب شریف و آبائی کلام کا تذکرہ۔ پھر حضرت کے
طریق ارشاد و اخلاق فرید و امحای غیرہ کا مفصل بیان ہے
غوث پاک کے حالات میں ایسی جامع کتاب سلیس اردو میں
نہیں چھپی قیمت ۱۲

مظہر عرفان - یعنی مفصل سوانح عمری حضرت خواجہ ابکا
معین الدین حسن چشتی جمہیری رحمۃ اللہ علیہ - یہ کتاب سلیس اردو
میں پڑا و خاص ہر آسمان جاہ بہادر میں حیدر آباد کی نذر
کے واسطی لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرت کے ذکر خارق اور

اقوال اور اوراد - وظائف غیرہ کے علاوہ نہایت مفصل
حالات حضرت کے سوانح عمری کے متعلق لکھے گئے ہیں جو قابل
ہیں۔ لکھن یہ کہ حضرت کے مرشدین و مریدین کی مختصر سوانح

عربان حاشیہ پر مروج ہیں - گویا یہ کتاب بجای خود ۱۸ -
اولیاء عظام کی سوانح کا مجموعہ ہے۔ اور ایک کتاب
۱۸ - کتابوں کا لطف لکھائی ہے۔ قیمت صرف ۶

تائید الماسلام - یہ رسالہ دروچہ میں سابق میر جارج
ہوا تھا جبکہ مختلف پانچ نمبر جو وہیں جن میں سیدنا خاں
کے انکار معجزات - انکار معراج جماتی - انکار وجود
انکار ربوبیت الہی - اور انکار ولادت حضرت عیسیٰ بغیر باب
المشہور - ایسے دین علی بیجا خباہ نیر عظم مراد آباد (روم بلکمند)

کا مدلل جواب ہے۔ مطالب کی خوبی دیکھئے سو متعلق کہو
ان پانچوں رسالوں کی قیمت بجای دیکھ کر اگر اب دیکھو
نالہ سبیل حضرت بلال کے مشہور فقیر کو نہایت مہنگی
سے تصنیف کیا ہے حکم مولود خوان اور اہل محبت غیر کہتے
ہیں قیمت صرف ۲

ذخیرۃ العقبی - فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ کے
جواب کے لکھنے کے واسطے ۵۵ کا اشتہار چھپا ہے
وظائف غوثیہ - اس کتاب میں درد وظائف جو کہ
خاص عمل میں حضرت محبوب پاک رضی اللہ عنہ کہتے

درج ہیں خاص کر اکرم عظم جسکی طوٹ کان ایک عالم
کے لگے ہوئے ہیں اور آج تک اسکا پتہ نہیں لٹا تھا
اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت خاصہ میں حضرت محبوب بانی
کو مرحمت فرمایا اور انکو واسطہ واسطہ حضرت رسول پاک
سے عنایت ہوا قیمت کاغذ معمولی ۴۴ کاغذ ۷

فقوی عدم جواز یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیخ الاسلام - اس میں قریب قریب تمام علمائے
ہندوستان کے فتاویٰ جو مؤید عدم جواز یا شیخ الغزالی
درج ہیں - انکو مطالب کی خوبی دیکھی سو متعلق قیمت بجای
ایک روپیہ کے اب ۸ روکر دی گئی ہے۔

کلمات طیبات - اس کتاب میں حضرت غوث
محبوب بانی - حضرت میرزا ناصر خان مجاہد شہید - فاضل
شہداء المدح بانی تہی - حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
دلوی اور حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم کو مکتوبات ہیں
المشہور - ایسے دین علی بیجا خباہ نیر عظم مراد آباد (روم بلکمند)

فہرست کتاب کلمات طیبات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	مکتوب نهم در بیان این پنج طور سگ نماز	۱	باب اول از کتاب کلمات طیبات ششست جہاں
۲	کتاب دوم خود را بنویسند	۲	فصل اول در مکتوبات حضرت خاتم
۳	کتاب سوم	۳	مکتوب اول
۴	کتاب چهارم	۴	دوم آیات قرآنی که مناسب معنی دارد و گزیده
۵	کتاب پنجم در بیان اینک پنج طور سگ نماز	۵	مکتوب سوم در امور تہجدین از روز قیامت و نماز
۶	کتاب ششم	۶	در آن مژدہ آن ذکر آیات قرآنی مناسب این معنی
۷	کتاب ہفتم	۷	مکتوب دوم در استماع از مقام علی معذور شدن
۸	کتاب ہشتم	۸	سبب آن و دنیا و ذکر آیات قرآنی مناسب این معنی
۹	کتاب نهم در بیان اموریکہ سالک را	۹	مکتوب چہارم در بیان نورانیت قلب مژدہ آن کہ
۱۰	از ان اجتناب کردن ضروری است و ذکر آیات	۱۰	از اشارہ کلام الہی سہم می شود و ذکر
۱۱	قرآنی مناسب این معنی	۱۱	آیات قرآنی مناسب این معنی
۱۲	کتاب دہم در مکتوبات حضرت مرزا حسین	۱۲	مکتوب پنجم در بیان ثمرات و فوائدیکہ از ناچیزترین
۱۳	کتاب یازدهم در بیان حب سبب شریف	۱۳	حیات دنیاوی حاصل میگردد و ذکر آیات قرآنی
۱۴	کتاب بیستم در دفعہ اخروی کہ احوال رسول	۱۴	مکتوب ششم در بیان قرآنیکہ از توجہ و فکر نمودن
۱۵	طریقہ احمدیہ موافق دعوی ادیان بیت	۱۵	در معنی آیہ است بر کرم حاصل آید و ذکر آیات قرآنی
۱۶	کتاب سیوم در بیان معنی لغت نسبت بہ صلاح	۱۶	مکتوب ہفتم در بیان مقامات کہ سالک اگر بدان
۱۷	کتاب چہارم در بیان علم حضور علی	۱۷	رسد چہ مژدہ حاصل آید و ذکر آیات قرآنیہ کائنات
۱۸	کتاب پنجم در احوال شہادت کہ بر کلام حضرت	۱۸	بآن مقامات اما ما برآید
۱۹	مجدد در مینمایند	۱۹	مکتوب ہشتم
۲۰		۲۰	ایضا

اس کتاب کی جلی یہ فہرست ہے باوجود ان خوبیوں کی بہ لحاظ کاغذیہ و قیمت کی

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتوب بی ہشتم شتلمہ فصیح -	۴۹	کتوب شصت و یکم در بیان انکار ضعف	۵۷
کتوب بی نهم الفنا -	۴۹	فاوژدن در حدیث شریف نیا بگو منی نیت	
کتوب جملہ در اجازت خرب البحر -	۴۹	کتوب شصت دوم در بیان اینکه کا و صلیح ویر	۵۸
کتوب جملہ یکم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز -	۵۰	باید کرد -	
کتوب جملہ دوم در بیان تنقید حالات سفر -	۵۰	کتوب شصت و سوم در سفارش میر محمد حسین حسا	۵۸
کتوب ابیہ مضامین نصیحت گیر -	۵۰	کتوب شصت و چهارم در سفارش بعض اعزہ	۵۹
کتوب جملہ سوم در سفارش ہنر علی خان -	۵۰	کتوب شصت و پنجم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز -	۶۰
کتوب جملہ ہام در سفارش خضر علی خان -	۵۱	کتوب شصت و ششم الفنا -	۶۰
کتوب جملہ پنجم در سفارش میر اسد اللہ -	۵۱	کتوب شصت و ہفتم در ہدایات -	۶۱
کتوب جملہ ششم در ہدایات ملاوٹ سورہ لایلاف	۵۲	کتوب شصت و ہشتم در ہدایات -	۶۱
مصحف شام و لغزین مولوی غلام محی -		کتوب شصت و نهم الفنا -	۶۲
کتوب جملہ ہفتم در بعض احوال میان عزیز اللہ	۵۲	کتوب ہفتاد و یکم در بیان صلح قوای جانی و غیبی	۶۲
کتوب جملہ ششم در سفارش میر ہجو -	۵۲	کتوب ہفتاد و دوم در بیان شاہ ابدالی خواجہ شمس الدین	۶۲
کتوب جملہ ہشتم در سفارش محمد شاہ -	۵۲	کتوب ہفتاد و سوم در بیان بعض مضامین توصیہ	۶۲
کتوب پنجاہم در سفارش میر اسد اللہ -	۵۳	کتوب ہفتاد و سوم در امانت دادن با افسانہ	۶۲
کتوب پنجاہ و یکم در سفارش میان محو اکبر -	۵۳	حافظ سرمد خان و غفر لہ -	
کتوب پنجاہ و دوم شتلمہ احوال سفر خود	۵۴	کتوب ہفتاد و چہارم در بیان ہجوم قوم سہیل	۶۲
کتوب پنجاہ و سوم در سفارش حضرت میر سلیمان	۵۴	برائے بیعت حرقت -	
کتوب پنجاہ و چہارم شتلمہ احوال سفر خود -	۵۴	کتوب ہفتاد و پنجم در لغزین -	۶۳
کتوب پنجاہ و پنجم در لغزین میر سلیمان -	۵۵	کتوب ہفتاد و ششم در لغزین بر ماہ لطف الفنا	۶۳
کتوب پنجاہ و ششم باطلاع ضعف جہان و سفر	۵۵	کتوب ہفتاد و ہفتم برائے ہایت و نصیحت کو بیہ	۶۳
وطن اصلی -		کتوب ہشتاد و ششم الفنا -	۶۴
کتوب پنجاہ و ہفتم در لغزین میر محمد کن فاضل -	۵۵	کتوب ہشتاد و ہفتم دوم در بیان بہت آدمی احوال	۶۴
کتوب پنجاہ و ہشتم در بارہ ارسال اشعار چہند -	۵۵	قاضی شہار الدین صاحب -	
کتوب پنجاہ و نهم موعی باین مضمون کہ فلاؤرا	۵۵	کتوب ہشتاد و یکم شتلمہ احوال احمد اللہ	۶۴
روی جمع بطریقہ دیگر است -		کتوب ہشتاد و دوم در لغزین والدہ قاضی شہار	۶۴
کتوب شصتم در سفارش -		کتوب ہشتاد و سوم شتلمہ فصیح و ہایت -	۶۴

اس کتاب کی جسکی یہ فہرست ہو باوجود ان مضمون کو کلمی خط کاغذ غیر درج ہے۔

الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب
أول ما أُخبر به علي بن أبي طالب

في يوم عاشوراء من طهر من طه
في شهر محرم من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في يوم شاملي من
السنين في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب
أول ما أُخبر به علي بن أبي طالب

في يوم عاشوراء من طهر من طه
في شهر محرم من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في يوم شاملي من
السنين في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين
من الهجرة النبوية في شهر ربيع الأول من سنة ثمان وعشرين

الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب
أول ما أُخبر به علي بن أبي طالب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بحمده يستغفر كل كتاب بذكره يصدر كل خطاب لشهادة ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وشهد بان محمدا عبده ورسوله شهادة بنال بها الشاهدان الرضوان بلا ارتباك في صلح على محمد الصلوة تنقدان من حول المصلحة يوم الحساب تمهيدا لما عند الله زلفى حسن المآب اما بعد سيكو في تغيير تنيف عباد الله الواحد الاحد ابو الخير محمد ابن احمد مراد آبادي موطن افاروقى نسباً نقشبندى مجددى مشرباً كه از بد و شعور د عظيم طريقت رسم بود و بعد از تحصيل علوم شغف باطنى افزو و دگر بصيرون عاى سنا الميسر دى پس هر دوشى نبايد دادست بپستصوفين خرقه پوش گندم ناي جو فروش كه بخل مركب گرفتارند و از كتابى مست بهره ندارند و بزنى علما و فقرا برآمده و پير ما در دين تين اصناف كرده اند غير شريعت گويند روى آوردم و ترصد فضل سبحانى و موهبت سبحانى بودم تا آنكه فائزيم به بيدى خدمت فدا الافراد قطب الاقطاب سلطان المشايخ فى الافاق وارث موارث الاوليا بالا استحقاق

حجة الله على عباده رحمه الله العليضة في بلاد قطب فلک الهداية مرکز امره انه راجع النهاية الى
 الهداية سيدي وسندي و ذخيرة بومي وغدي دركان الروح سن جسدی ظل الله المنان شدا
 و با و بنا و استاذنا و ملاذنا مولانا **فصل الرحمن** سبع المسلمين بطول بقائه و نور العوالم
 بنوره و ضيائه رسايد فرأيت لالا عين ات سمعت الا اذن سمعت **فصل** موبخير من ميعى **فصل**
 و اكرم من يطوى اليه المراحل من بعد بطالعه كتب قوم قدما و صديقا موفق شدم و آخر كتابي كذا بطالع
 و آراء مکتوبات قدسی آیات حضرت عارف باسراى الى الله داخل سرار الطريقة و الشريعة و مضمون
 و قايق السيرة و حقيقة حضرت شمس الدين حبيب الرحمن مرزا مظهر جانان شهيد بود قد
 سره که کشف بسیاری از معضلات شرعیات طریقت میکند و حل اکثری از قایق مذمت نماید
 چون این جامع الکامین بحسب ما با تنقصا بشک نشیدم و جا با تامل شیدم تا آنکه در آیات خلای
 حضرت ایشان قدس سرهم انصاف آن یافتم و هنگام تلاش بکاتب حضرت غوث شاهین امام
 الطائفتین شیخ الاسلام المسلمین محی الدین ابو محمد عبدالقادر گنجی ایمنی **فصل**
 و حضرت عارف باسراى مولانا شاه ولی الله محدث بلوی و حضرت مجمع الکلمات قاضی
 شهاب الدین پتی رحمه الله علیهم جمعین نیز بدست آمد پس ختم که تنها متلذذ نباشم نه آرد
 عزیزان سازم و یا بغرض آن تفریق را جمع آوردم و از هر باغی گل برچیدم و باجر کتاب
 اسرار العارفين و سیر الطالبيين شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی
 رحمه الله علیه که مختصر است مضبوط و در سیرت مصلح نقل کردم بطریق ترجمه با مر سکینه و ثبت
 بر من نهان برداشت امروى و نه در آوردم در دى تا کو ختم سخن انیش خود و مجموع
 به کلمات طیبات سومم کردم و بدو باب مبوب ساختم **باب اول** در مکاتیب
 این باب شش است بر چهار **فصل اول** در مکاتیب حضرت غوث الثقلین **فصل دوم**
 در مکاتیب حضرت مرزا صاحب شهید **فصل سوم** در مکاتیب قاضی شهاب الدین پتی **فصل چهارم**
 در مکاتیب مولانا شاه ولی الله محدث بلوی **باب دوم** در ترجمه اسرار العارفين و

سیر الطالبيين شيخ سهروردی رحه الله علیه که غریبان متغیر و ناز و فقیر را دعا می خواند خاسته
یا آورند و ما قفیفی الا بالله علیه توکلت و مورب العرش العظیم **باب اول** از کتاب
کلمات طیبات در کتابین **باب ششم** در بیان فصل اول در کتابت حضرت عیسیٰ علیه السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول از عزیز بنی طلب خودی در بونه والذین جاهداً افتدنا و آبش و صندل
الله نفسه که از و خالص کن تا ثانیان مهر لهندینهم و سبنا کرد و و باران الله
اشتری من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة اوارا رشی باشد و بدان سزا
توانی که بصاحت وین خالص الا الله الذین الخالص صحل کنی و شاید رفی از اسرار و الخالص
على خطر عظیم که بشایند و از لواحق انوار اخص شرح الله صدره للاسلام فهو على نبي من ربك
شاعی بر تو ماند و از ندای داعی ادعوی استجب الهم اعنهم و دل تو پیدا آید و از خضیض قل
متاع الدنيا قليل پای همت بیرون نی و از اوج والا حق خدایتان بقیه کنی از سیر خمر اقر بالله
من جبل لو بدیدی در شام جان تو رسد و شجره طلب زان را بهتر آید و از باخسیر
قل اللهم ذرهم و بستان تجرید فلا تدع مع الله الها الخیر برگ شوی و ریاح فصیحان
الذین سبقت لهم منا الحسنی و وزیرین آید و بحاب ان الله يحب من الیته من يشاء
از شایل فصل باریدن گیر و اراضی ریاض قلوب از نباتات و علمنا که من لدنا علما سر سبز
و اشجار بساتین از اثماران رحمة الله قریب من المحسنین بار و گردد و عیون و سوال و حشریه
عینا مشرب بها المقربون و وادی سمر و رای و بشره اقبال ذلك فضل الله یوتیه من يشاء
بشارت فیض و اس انداخته و لا تحزنوا بالجنة التي كنتم توعدون و رضوان جنات نعیم
رضی الله عنه ندوز و هر کجا و اشربوا هیتاً ما كنتم تعملون و السلام **مکتوب دوم** از غوث
تبریز زان روز که یوم یفر الموء من اخیه و امه و ابیه و جد اخیه و بنیه و از محاسبان تبد و اما
فی انفسکم و تحفوا بحیاسکم به الله اندیشه کن و چون اولئک کالانعام بحفظ نفسانی مشغول باشد

در کتابت حضرت عیسیٰ علیه السلام

وسرور مراقبه فاکرم فی اذکر کم فرو بر و دید و در شاهه و جوی و مثل باضرق الی ربنا طوره
 بجشوا و نظار کن و از نعیم و لکم فیها ما تشتهی انفسکم و لکم فیها ما تدعون یا و آواز نای می
 الله یدعی الی داد السلام و رگوشن و شوق اند و از خواجگان گفتل انما الحیوة الدنیا کذب لاهو
 بیدار گروی و در طلب رجات و السابقول السابق اولئک المقربون فی جنات النعیم
 از سر قدم سازی و مرکب همت از جان دل و در تازی تا بشیر الطاف الله لطیف بعباده
 اطباق نای لیسع البشیر می ترا در پیش آید و عساکر امداد و الله جنی السموات و الارض ما روتو
 شود و بر شکر اعدان الشیطان لانسان عدو مبین نیرو آئی و از اودام بوی نفس ان
 النفس الامارة بالسوء خلاص یابی و لوح دل از لطائف سرار تقوا الله و یعلمکم مومر دینی
 و مرغ دل ز خطر قدس قدیم یا و آو و در فضایی سلوک فاسکلی سبیل بان دلالات جناح
 در پر واز آید و از تار اسر برساتین کلمه کل الثمرات محفوظ گردد و آینه سراز لوا مع انوار
 تجلیات تمصفت نور گردد که سر توحج الليل فی النهار کشف شود و در روضه ضعیف توار بطار
 مراغم و انثر لثمن السماء ماء فانبتنا به جنات و حب الحصيد سر سبز بچوبان رخسارم گردد و در روضه
 و احینا به ملائکه میتا م ترافهم شود و دستار کشفنا عنک غطاءک فصورک الیوم الحدیث
 از پیش تو بردارند و تو در شاهه و کمال او فرومانی گاهی در و یابی بی نیازی ان الله لعفی عن
 العالمین فر و شوی و از سموم مهب افامنوا صکر الله و اگر داب سرگردانی فرومانی و گاهی
 نسیم غایت و لایتناسوا من روح الله و رگوشن تجید چون عند رب ارشوق و در غم آئی و از غلبات
 و جذبه ای لاجلایج یوسف بر کشی و حساد و زبان ملاست پیش آید و گویند تا لله انک لعفی
 ضلالتک القدیم و چون تاثیر و القیله علی وجهه فاذا تد بصیرا مبر گرد و همه خوان با بزرگان
 نیاز و عجز و فروست کنند که استغفر لنا ذنوبنا انکنا خاطئین و از سر صدق بر خوانست که
 لقد اذک الله علینا و تو در مقام مناجات آئی و بزبان حال گوئی که رب قد اتیتنی من الملائک
 علمتق من تاویل الاحادیث فاطر السموات و الارض انت و یس فی الدنیا و الاخره تو فی

مسلماً و الحق باکمالین و السلام مکتوب سوم ای عزیز پیش ازین تغافل کردن
 بحیات مغرور شدن و دلیل سعادت بود و مکتوب ارضیتهم بالحقیقه الدنیا من الاخرة کوش
 جان تو نرسیده است و از وعید و من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی و اضل سبیل حق
 خوف نداری و از تندید اقترب للناس حسابهم هم فی غفلة معرضون هیچ اندیشه نمیکنی و از
 تیغ من کان یرید یوتی الذین انقذ منها وما لک فی الاخرة من نصب هیچ یاد نمی آری و از
 تنبیه فاما من طغی و اترا الحقیقه الدنیا فان الحیدری المادی هیچ انتباه نمیگیری تا پند در سیه
 غفلت سرگردان و در بیدای شهوت بی سامان باشی یکی در صومعه تو بوالله و در شور و
 محراب و انبیا الی بکرم توبه بر و بر بیان صدق و خلاص بر خوان افی و همت و حقی که فی فطر
 السموات و الارض حقیقتاً انفا یسر سرار و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و یعفو عن
 السیئات از خزائن الطاف ان الله غفور رحیم بر تو مکشوف شود و پیک غایت بشارت از
 رساندن الله یحب المتطهرین و یحب المعانج تغیر من تشاء عروج بخشد و مناد
 اقبال بزبان حال ناکند که ان الذین قالوا ادبنا ثم استقموا فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 و السلام مکتوب چهارم ای عزیز چون شمس معارف از طالع سموات سر ابر طالع کند و از
 قلوب نور استند انور گردد که اشرف است از نور دها و عطای ظلام خیالیه از پیش بصا عفو
 مرتفع شود که فکشفنا عنک غطاءک نواظر افهام از شاهده لوا مع انوار قدس از حیرت چشم بازمان
 و خواطر انکار از کشف عجائب سر عالم ملکوت در تعجب شود و بیجان عشق او را در بودی طلب گران
 کند و غلبات شوق در موطن قرب انس بخشد و منادی ان الله لذو فضل علی الناس ناکند
 و هو معکم انما انتم جنون بر نکته سر حیرت مطلع گردد و هستی خود را گم کند و لا تجعلا مع الله الهائض
 و در دریای نیستی لیس لک من الاخرة شیء فر شو و تا گوهر اسید را بچنگ آرد و اموال عزت او را
 در محیط عظمت و در انداز چون خواهد که بر کناره آید و در گرداب حیرت افتد و بگوید رب انظمت
 نفسی فاغفر لی مرا کب ادا و از الطاف و حملنا هم فی البر و الجود رسد و او را بساط

نصیب برحمتانم نشاء فرو آورده و فایز خزان اسرار و الله بکل شیء محیط بدو سپارند
 و بر موز و اشارات و ان الی ربك المنتهی اطالع بخشد پس فاعی الی عبدہ تا اوجی چه باشد
 لقد ای من آیات ربہ الکبریم چه معنی دارد و مکتوب بحمای غریبی از عالم غر و فلا یغیرکم
 الحق الدنیا ولا ینزلکم بالله الغر دعوی کن و از منازل بل حضور که تعرف فی وجوههم نضرة
 النعیم یاد آور تا مگر بوی از نجات بوستان فروج و دیمان و جنة نعیم شام جان تو رسد
 جرید از جام جهان نامی و یسقون من دحب حق محق ختامه مسک در کام تو ریزند و قاتق
 حقائق جاء الحق من ربك کشف بر تو شود و تو بر بساط فقرید که تدج من دون الله مالا
 ینفک ولا یضرك از مسافران سخن نقص عليك نبأهم بکلی فناء و شاهد مشهود
 استماع کنی گاهی بهما دغمت خطاب فلبشر عبادی الذین یستعون القول فیتبعون احسنه
 از غایت شوق و طرب آنی و گاهی از صدمات سطوت فاستقم كما امرت و من تاب معك
 سر در مار قبہ خزن و کرنی و گاهی بحمل التین و اعتصموا بحبل الله جمیعاً چنگ و رزنی و گاهی
 و رقرک و ما النصر لاه من عند الله و آ ویزی و گاهی در دریای سسند استسجد بهم جیش
 لا یعلمون فرو شوی و گاهی بر ساعل لطف ان الله بکول شرف و حلیم گذرنی و از حدائق فین
 یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً آثار بر چنین و از انهار لکل درجات فاعلموا بایدی اخلاص
 اعترف نائی و در طلب صدران صبلوق و نسکی و هیئات و مما فی الله رب العلمین لا شریک لہ
 قرار گیری و از ماند نعیم و من اوفی بعهده من الله فاستبشروا بر خوری و از منادی می شنوی
 یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انستم یخزنون مکتوب ششم ای غری چون آهنگ فرا ببر
 ان من سماع قلوب و در رسد و از سماع نغمت خطاب السمیت بر بکوار یا آورده و سمرات قالوا
 بلی را تذکر کند و عند لیبان احزان باوقار حسرت نغمه یا اسفی علی یوسف بر کشند و بر بط کر و
 ترانه انکسار و ابیضت عیناه من الحزن فهو کظیم نواختن گیر و وطنبور نای می نوازی انما
 اشکو شی و حزنی الی الله آهنگ فضا بر جمیل فرو دہشت کند و بر فات جذبات شوق در

فضای سوات سرایر و در لعلان آید و انوار جنون دل شطس گرداند که یکا دستن آبرقه یزد
 بالکبصار و قطرات غبرات از سحاب اعین ارواح چندان متقاطر گرد و که اراضی مزرع من کان
 یرید حوت الاخرة نزل فی حرثه از نباتات و عدل کوا الله مغنا مکنه حله محصد گرد و صدق
 امان و من یتوکل علی الله فهو حسبه نجات و الخ ان الله بالامر و ه فاجعل الله کل شیء قدرا
 سر سبز عطر و مروج شود و اخضار نهال صبر تبارانما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب
 بکمالیت سد و مزاج غایت هد اعطوا ثاقا من اوا مسکت و در تزار آید و مناوی و ربک
 الغفور ذو الرحمة نذر در همان هذال نقا مالک من نفاذ و اسد علم بالصواب کتب مفرق
 ایغریزه تاجیه ضم طرار بر خاک نیاز نبی از سحاب اعین باران حسرت نباری بوستان عیش نو
 برگز از نباتات طرب سر سبز نشود و نخلستان مایه بعر این مراد بار و در نگر و دو اخضار صبر
 باوراق ضا و ریاحین النسر ثمرات قریب و ان لعندنا فی الحق و حسن ماب سر سبز نشود و نباتیه
 نرسد و عند لیب قلب بنمیه شوق در ترنم نیاید و ههای فواد ناخبرانی ذاهب الی دبی سیه
 از نفس ام الانسان در پر واز نشود و از فضای لا تمدن عینک الی ما متعابه از واجبا
 منهم ذره الحیوة الدنیا لکنفقتهم فیه عبور کند و هرگز بسده مقصد صدق عند ملک
 نرسد و از اثار اشجار لهم ما یشاؤون عند یحیی بر بخورد و از بوستان و الله عندا حسن
 المآب بوی بشام جان می نرسد و انگار انعم و لهم دار السلام عند بهم و هو ولیهم بما
 کانوا یعملون بیخ بر خور داری نیاید و السلام کتب ششم ای غریبون فرغ نور صبح حید
 از افق مشارق قلوب ظهور یابد که و الصبیر اذا تنفس و شمس عین یقین بر افلاک سرایر
 بر خاسته و شود که و الشمس تجوی مستقرها کلمات بود بشریه و ضوا انوار لغات نور هم
 یسعی ببن اید یهم ستواری شود و سر توج اللیل فی النهار طاسر گرد و دو ساقه غایت الله
 ولی الذین امنوا یحرمهم من الظلمات الی النور نقاب پیش بر دوار و در بشکر شیطان که ان
 الشیطان لکود عدو مبین فیروز آئی داو و در هر که فاخته عدو و با سپاه خویش که نزل للناس

حب الشهورات من النساء والبنين بالشكر قلب عاجز شو وایشان از صدق حال لبان ضطرب
 بر خوانند که یضیق صدری ولا یطلق لسانی و باینرا ان عجز و خست کند که و اعف عنا و اغفر لنا
 وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافین و ارفع عنا مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو
 لا کنده که ولا یهونوا ولا یخونوا و انتم الاعلون اما دعا کروان جندنا لهم الغالبون را تا اعلام اذ اجاء
 نصر الله و الفتح و رسد و علیهم انا ففینا شیخ انا لنصر و سلیمان و الذین امنوا از نیام نضع در جاکت
 عن تشاء و رکشد و بر لشکر اعدا املد آرد و اخبار نصر من الله و فتح قریب شود و و سادای حال دعا
 در و هر که قل اللهم مالک المملکات قوی المملکات من تشاء و تمنح المملکات من تشاء و تعز من تشاء و تذل
 من تشاء میدک الخبر انک علی کل شیء قدیر مکتوب ^{در هر روز} هر روزی غزیرة خانه المال البنون زینة
 الخیفة الدنایا برون آئی و دست از شغلنا اموالنا و اهلونا بر دار و اینضیض صحبت فرزندگان
 تیره غفلت کردند الله فاشبههم انفسهم بای همت استخت برون بر دستم و از رخس طلب میدان
 عشق و تراز و گوی سبقت النساء یقون السائقون اولئک المقربون بچوگان استغاثت و استعینوا
 بالله بجا بجا و اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون در میان شاید که بایک و لست بشیر
 الذین امنوا ان لهم قدم عند بهم در رسد و بشارت بنشینم ارساند که ان الله بالناس لشر و
 رحیم و اسرار نامه قد جاءکم بکمرا و من بکمرا بدست تو و بنده چون بر موز و اشارات ان الطلوع یا
 در حال از شرق و سر قدم سازی سبل السلام هذا صراط ربک مستقیما پیش گیری و قصد
 زینتگاه لهم جنات تجری من تحتها الانهار کنی و از جنات نعیم فله لهم درجات عند ربهم و
 مغفوة و در و کیم خرمای تر صینی و بشیر غایت ان الذین سبقت لهم منا الحسنی
 و از ملکات لهم و السلام رضی الله عنهم و رضوا عنه خبر الیک باز گوید و تبرکة ه و من
 اوفی بما عاهد علیہ الله فسیؤتیة اجر عظیم او اشی شود و باز گوید که ان تالوا اللبرحی تنفقوا
 مما تحبون مکتوب ^{در هر روز} هر روزی غزیرة لوامع انوار الله نور السموات و الارض بنزله که و انوار
 لا یخ شود و زجاج قلب را تاثیر آن نورانی گردد که المصباح فی رجاجة الزجاجة کانهما کواکب دیا

بوارق کشف یوقد من شجرة مباركة ذیتونه از سر اوقات غمام لا شرقیه ولا غربیه و لعل ان آید
 و قنادیل فکرت یکد ذیتها کینتی و لولمه تمسسه ناز فروزان گردد و آسمان سراسر تجویم
 و النجم هم یخند من سر سبز جلوه فرین گردد و کرانازینا السماء الدنیا بزینه الکواکب و اقامه حضور
 از نایق نعل علی و در بروج استعدا عروج نماید که والقمر قد رآه منازله حتی عاد کالرجون
 القديم و غشای لریالی غفلت که واللیل اذ یغشی الصفی و الله کذا یجلی یخشد و ریاضین کلزما
 یغمم که والمستغفرین بالاحسان ناله بر کشد و بلا یل استجار کافوا قلیلا من اللیل ما یهجعون
 بنغات اخزان آهنگ عشق برآسد صبح دولت یهدی الله لنوبه من یشاء در و بدر و شمس
 معارف از مطالع من یهدی الله فهو المحدث طلوع کند اسرار الا الشمس ینبغی لها ان تلذذ القدر
 لا اللیل سابق النهار و کل فی ذلک یسبحون بطور انجاید و طائف مغواضل سرار و یضرب الله
 الامثال للناس والله یکل شیء علیم از خفای اشکال کشف شود و اسد اعلم بالصواب **کتاب**
 یاز و بهم ای عزیز چون مهر سپهر معرفت بروج کمال الیوم اکملت لکم دینکم و انعمت علیکم
 نعمتی عروج کند بوارق النوار و وضیت لکم الا سلام دینا و لعل ان آید و شواهدا ثار افسن
 شرح الله صمد الا سلام فهو علی نوبه به و رشارق لقد جاءک الحق من ربک بین
 الیقین بشاهد شود و بر و قاتق نفاس اسرار و الله خدائن السموات و الارض خبر دهند و بر
 و قاتق حقائق فی الارض آیات للمؤمنین و فی انفسکم افلا تبصرون مطلع گردانند و بر نور و
 اشارات فایتماقوا فتم وجهه الله محبت کنند رایح فیض و ارسلنا الیراح لواقح بار و ان فی فضل
 نصیب برحمتنا من نشاء از مسب غایت الله لطیف بعباده در سبائین انما انما نضیع اجر
 من احسن عمله در وزین آید و اشجار ریاض ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون
 باوراق شود و ثمار تجلی همه سر سبز و بار و در گرد و دینا بیج وصول ذلک فضل الله یؤتیة من یشاء
 از شواخ حال الله ذوالفضل العظیم در منهل او دیر قلوب جاری شود و مجزوا الی ان یسئین
 بشارت رساند که ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجیل لهم اجرهم و ادا بشر قبل

بشارت چنین رساند که یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون رضوان یارب سلاطه
 طیبه و در غفول باجن نجات سلام قول من ب رحیم در رسد و ابواب جنت بهت
 وصول باز کند و مائد نعیم رضی الله عنهم در پیش کشد و گوید و لکوفها انتت هی انفسکم
 و لکوفها مائدعون نکول من غفور رحیم **مکتوب واز دهم** ای عزیز چون بروق شهو
 از خرق غام فیض یهدی الله لنو ه من یشاء و خشین گیر و روح وصال از مصب غایت
 یخفص بحمته من یشاء در وزیدن آید و ریاضین السن در ریاض قلوب بشگفت و بلابل شوق
 در سبالتین اوج بغات یا اسفی علی یوسف چون هزار دستان در ترم آید و نیران اشتیاق
 در کوانین سر اثر حله برزند و اعلی ارا فکر در فضائی عظمت از غایت طیلان بی پرشو و فحول در واک
 معرفت بی گم کند و قواعد ارکان انهام از صد مت بهیت در تزلزل آید و سفن عزائم در جوارق در
 الله حق قلده بر یاج و هی تجری بهم فی موج کالجبال و کج حیرت فرو اندامواج در یابی عشق بهم
 و محبوبه در تلاطم آید هر کی زبان خال ندکند رب انزلنی منزل امبارک و انت خیر المذللین سابقه
 غایت ان الذین سبقتم منا الحسنی و در سدایشان برابر سائل جودی فی مقعد صدق
 فرو آرد و در مجلس ستان باوه الست رساند مائد نعیم للذین احسنوا الحسنی زیاده را در پیش
 کشد و کوس وصول از جام قرب بایدی سفره و سقا هم بهم شربا طه و اگر دان شود ملک
 ابدی و دولت سرمدی و اذا رأیت ثم رأیت نعبیا و ملکا کبیرا شاهه گردد **مکتوب سیزدهم**
 ای عزیز بی سلیم باید که تا بر نور فاعتبر و یا اولی البصا و اطلع باید و عقلی کامل باید تا وفاق
 اسرار سنو بهم یا تاتالی الا فاق و فی انفسهم را دراک کند و یقینی صادق تا شواهد معرفت دان
 من شق الا یسبح محمد و لکن لا تقفون تسبیحهم را بعین قلب شاهه بیند و باع می وصول و اذا
 سألک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوة الداع اذا دعان مستقبل شود و از زواجر بتیه انجسبت
 انما خلقناکم عبدا و انکم الینا لاترجعون از خواب غفلت یلهیم الا مل فسوف یعلمون بید
 گرد و بعر و توه التقی و مالکم من دون الله من ولی و لا نصیر چنگ در زند و بر غیبه فقر و الله

سوار گردد و در دریای معرفت و ما خلقنا الخ لا اله الا الله بعد من مردانه و انبوا صی فرود
 آید اگر گوید مضمون جنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما و اگر زبان در طلب و فقد و قبح اجرة علی الله
 مکتوب چهارم و هم ای عزیز چون عسا کر نبذات الله یحیی الیه من یشاء بر ولایت قلوب تبار
 و طوع و نفوس اماره را بجام ریاضت و جهاد وافی الله حق جهاده متراضی نزل گرداند و جبار بر
 فراعنه را در مجلس تقوی بسلاسل مجاهده در کشته آئینه با باطل و اطیعوا الله و طیعوا الرسول و
 گردان و اعمال امارات و اقتیارات ابدی و بی من جمیل مثقال ذره خدایه سرزد و با بیهوش
 و عادات قوامه را بکلی از میان بردارد و منادی حال زبان صدق مقال
 ندا کند که ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة و چون اراضی صفای
 قلوب از لوث و من یمیت غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه مصفا گردد و حدائق ارواح از
 نسایم الطائف من یهد الله فهو المهتد سراسر معطر و مروج شود و صفحات او اوراق سراسر
 از نفائس قوم لطائف اولیات کتب فی قلوبهم الا یمکن مرقوم گردد و شود بوم تبدیل الارض
 غیر الارض صفت حال گردد و ورامی اشواق چون هباء منثورا در هوا شود و بزبان حال
 صدرا باز گوید و تیری الجبال فصبها بامدة و هی ثم مر السحاب اسرافیل عشق صور در مد و نفع فی
 الصور و تاثیر صغفه فصیح من فی السموات و من فی الارض بطوبی بخاند و مبشر اقبال انجیز نعم
 انفع الا که بر رسد و ایشان نگین در مجلسین مقعد صدق عند ملیک مقتدر داعی شود
 رضوان بشارت بشرنکه انبوم پیش آید و ابواب جنات می کشاید و گوید سلام علیکم طیمم فاضوها
 خلل بین و ایشان گویند الحمد لله الذی صدقنا وعده و اورثنا الارض متبوع من الجنة حیث
 نشاء فحکم اجرا العالمین مکتوب پانزدهم ای عزیز کی از داعیه شهوات و لا تتبع الهدی فضیلت
 عن سبیل الله اعراض کن از مواطن غفلت لا تطلع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا کبرون آمی انجیزت
 اهل فسوق که فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله پر نیزه از منادی استقبیوا الیه الیکون قبل
 ان یأتی بوم لامر دله من الله نادی العزیزان للذین امنوا ان تمسح قلوبهم لذكر الله گوش بسپوش

این کتب در کتابخانه کتبی خطی است

استماع کن به تنبیه الحسب الا نساکن ان یترک سدا شی از خواب غرور و لا یغیر نکره الغرور
 بیدار شو و از مقامات بل حضور که رجال لا تفهم تجارت و لا بیع عن ذکر الله خبر پرس و از برای
 کعبه مقصود پای از سر ساز و باویر سراقط کن و تبخل الیه تبذیرا بازا و تجرید قل الله ثم ذکر
 و راحه تقویض و افوض امری الی الله با قافله الی صدق کونوا مع الصادقین سافر شو و از
 ساکنین غافل دنیا که ناچلنا ما عکلا رضینة لها عبور کن و از کسبل ممالک فتنه که انما
 اموالکم و اولادکم فتنه تسلیم است بگذر و از ساج مسالک می ان هذه تذکره فمن شاء
 اتخاها لی ذی سیلا ره می گیر و لبسان مضطرا من عجیب المضطر اذا دعاه باضرع و زار
 برخوان اهدنا الصراط المستقیم تا مشرغایت قدیم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 بابتشارت تحت سلام قول من رب رحیم پیش برو و بر خیمیه نصر من الله و فخر قریب و بشر
 المؤمنین موافق شود و نجات فلو فاقبلوا بنعمة من الله و فضل داعی شود نسیم عز و سال از بر ط
 در وزیدن آید و فلاح شراب محبت بایدی سقا غیب گردان مشاهد شود و آنگاه ان هذا
 کان لکوه زاء او کان سعیکم مشکور ابر کشد و بمقام انس فناء و کلمه الله موسی تکلیما آغاز
 کند و دیار به فلما اتخا به للجهنم الطاب و بد و فواظریون بصائر از سگرات حالات و خموتی
 صفا خبر باز و بد و وجوه یومئذ ناظره الیها ناظره راسا نه کند و بجز معرفت آید و بزبان
 حال باز گوید که لا بصار و هو یدرک الا بصیرا

فصل دوم از کتاب کلمات طیبات در مکاتیب مرنا صاحب بنید قدس سره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول بر خور دار اگر التماس تحریر حسب نسب از فقیر کرده اند چون قائده معتد بها
 بران مرتب نبود و غافل نمودم اکنون که ساجت از حد گذشت محلی محرر میگردد و در یابند که و حقیقت
 سرایه وجود فقیر در آن نقطه آبی و در انجام شست خاک میست و در عالم اعتبار نسبت بلین خاکسار
 به بخت هشت اسطر به سطر محمد بن خفیه شیرینیه که با علی مرتضی علیه التحمید و الثنا میرسد امیر کمال الدین

نام کی از اجداد فقیر در هشت صد هجری تقری از بلده طائف در مملکت ترکستان افتاد و با صبیحی کی از
حاکمان آن آمد و کوش که سردار الوس قاتلان بود و صلت بهت او چون او را پسری نبو و حکومت
آن ناحیه تعلق با ولاد ایشان گرفت و تنگه بهایون با دشا هملکت هند وستان از دست مانع نشود
استخلص گردانید از آن خاندان ده برادر محبوب خان با باخان نام را که به سده و هشت با میرزا کور میسند
همراه آورد احوال این هر دو در تاریخ اکبری مسطور است و نسب دوی این بزرگان بخانواده امیر صاحب
میرسد و نسب فقیر به چهار واسطه با باخان منتهی میگردد و پدرم بهرم خان مذکور که در عهد اکبری میرسد یعنی
شده بود و جاکم نفسی گرفتار بود و عمری در خدمت او رنگ زیب بادشا گدرا نیده آخر بدولت
ترک دنیا سفر و مخیر گردید و بخیرت بزرگی از خلفای طریقه قادریه استفاده نموده در سال هزار
و صد و سی هجری انتقال ازین عالم فرموده در هزار و صد و سی و نه ولادت فقیر اتفاق افتاد و در عمر
شانزده سالگی گردن پی بر و نشست و در بیست و یکم بهت بسته دست از دنیا برداشت پای سحر از
ساخته در راه فقر گذشت علوم متعارف در عهد پدر خواند بود و کتب حدیث در خدمت حاجی فضل
سیالکوئی تلمیذ شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز سالم کی گذرانیده و قرآن مجید را از حافظ عبدالرسول کوه
تلمیذ شیخ الفراء شیخ عبدالخالق شوقی سند کرده و در طریقه نقشبندیه یا خرقه و اجازت طلقه انجذاب حضرت
سید السادات سید نور محمد بدونی رضی الله تعالی عنه که به واسطه بحضرت قیوم ربانی مجد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه میرسد گرفت و عمری در خدمت ایشان بسر برده بعد وفات ایشان از مشایخ
متعدد ده این طریق استفاده نموده و آخر با سائ فیض آشیای حضرت شیخ الشیخ شیخ محمد عابد سائمی رضی
الله تعالی عنه که ایشان نیز به واسطه بحضرت مجد رضی الله تعالی عنه میرسد جنبه نیاز سود مدتی
خدمت ایشان کرده خرقه اجازت طریقه قادریه و سهروردیه و حقیقه حاصل نمود و تا امر و که هزار و صد
و ششاد و پنج هجری است بحکم این حضرات از سی سال تربیت طالبان خدا مشغول است خدا فائز
کنند برکت حبیب صلی الله علیه وسلم مکتوب و ممد و یا این بار و شبیه نوشته اند کی آنکه خلفای
حضرت سهرزد دعوی کمالات و مقامات بلند میکنند و آثار آن مثل و لیا می تقدیم از اینها بطور زیر رسد

دوم آنکه مریدان خود را بشمار تهای عالی میدهند و حالات آنها و حالات بران بشمار تها میکنند و سبب
 مساوات آن در ایشان با کابر سابقین بلکه فصل بر آنها لازم می آید و این معنی مستعبد بنمای جواب
 شبهه اول بدانند که بزرگان پیشین هم با وجود تحقق فناء و عوای کلمات علیا کرده اند و کتب قوم ازین
 مقالات مطبوست غایب مافی الباب جامع از ان طائفه با نظر از این امور مامور بوده اند و فرق بنام غلبه سکر
 معذور پس در شان ایشان نیز ازین هر دو احتمال یکی را تجویز میتوان کرد و هیچ کمالی غیر از نبوت باطن
 ششم نگزیده و در سبب افاضل بخل و دریغ ممکن نیست پس در حق بزرگان حسن ظن را چه نامست آخر از
 صلحای مسلمین اند و مراد از ظهور آثار کمال اگر استقامت است که فوق کبر است پس این معنی
 از اقویای این طریقه بقوت ظاهر میگردد و ضعف را اعتباری نیست و اگر مقصود از آنما صد و خرق عادت
 و کثافت است که منظور عوام است پس این مقدمات با جمیع صوفیه نه از شرائط ولایت اند نه از لوازم
 آن معنی نیست که صاحب کرام که فضل از جمیع افراد است مروج مانند کثره در این امور گشته و چون مجاهدات
 و ریاضات این طریقه بطور صحابه کرام و تابعین با تباع کتاب سنت است و ذوق و مواجید اهل نظر
 نیز شباهت از ذوق همان جماعت است فلا تکل من الممتزین جواب شبهه دوم آنکه در یافتن آثار
 باطنی اهل کمال امر آسان نیست علی الخصوص ادراک نسبت بی کیف این طریقه کار بر عمر و زید نه اما از
 ارباب فرست صحیح معنی نیست فیما بعد و در آثار ظاهر که کثرت طاعت و ریاضت و افراط و افوق
 و شوق و تجرد و انقطاع از دنیا باشد اهل خلاص را یا ارباب حق و باطل شریک اند و از صد و
 معاصی احیاناً غیر معصومین بکلیس محفوظ نیست حق اینست که بنابر بعد زمان نبوت و قرب قیامت
 ضعف تمام در امور ظاهر و باطن آه یافته است لیکن این بشمار تهای حقیقه نیست مقصود این شایع
 از بشارت آنست که مریدان مقام نصیبی یافته است نه مثل اولیای مشهوره قوت و رفعت بران
 مقام بهر سانیده تا مساوات با آنها لازم آید فاگر مرد خوش استعدادی در نگارجد و جسم
 بکار برد و شریک دولت آن بزرگان شود استحال ندارد فیض روح القدس از باز و
 دیگران هم بکنند آنچه میسازد و بدانند که نسبت این حضرات انعکاسی است مثل انطباع نور شمس بر آینه

و فرستی سنونی میاید که انوار باطن نیز لازم مرآت گردد و انعکاس سبیل تحقیق شود و مرید مرتبه
 کمال و تکمیل رسد و بعضی اوقات عکس مقام نیز در آئینه باطن مریدی افتد و هنوز آن مقام تحقیق نکرده
 و پیر کشف دقیق و نظر تحقیق را که از فرموده آن مرید را بشارت آن مقام میفرماید و بعد مفارقت پیر
 آن نسبت که بشهر طمحات ظاهر شده بود و رو با ستار می آرد پس آثار آن از ظهور نماید
 بجاست این غلط درین جزو زمان بسیار رواج یافته است که در پیران نسبت کشفی کیاست
 و مریدان بنا بر ضعف بهمت بالما نس بشارت مقام و اجازت ارشاد در مضطر اند و السلام
 مکتوب سوم پرسیده بود که لفظ نسبت در اصطلاح صوفیه چه معنی دارد - بدانند که نسبت
 در لغت عرب عبارتست از علاقه بین الطرفين در اصطلاح انقوم مرادست از علاقه که میان حق
 جلشانه و خلق و قسمت که تشکیلین تعبیر میکنند از ان بصانعت مصنوعیت چون نسبت کلال بالکون
 و از ظاهر کتاب سنت همین معلوم میشود و صوفیه اگر وجودیاند تعبیر از ان نسبت ظهور و وحدت
 در کثرت میکنند مثل ظهور آب در صور موج و باب میگویند که این کثرت مزاحم وحدت حقیقی باطلی
 نیست حاصل این تعبیر بشارت غنیت تعق است با حق و بمعنی ارتباطات تشبیهات شریع و مقول است
 و اگر شود و یا اند نسبت اصل باطل چون نسبت انوار مبسط شمس با شمس میفرایند و ظل انجبا
 یعنی محلی است یعنی ظهور شود در مرتبه ثانی و ظاهر است که این کثرت جو دات ظنی محل وحدت وجود
 حقیقی اصل نمیتواند شد بنقد ر فرق است میان تعبیر اول و ثانی که هر دو ظلال تحقیقی دیگر غیر حقیقت
 اصل و نیست همان اصل در مرتبه ثانی ظهور کرده خود را ظل وانموده است اصل مواطاعتی بر دیگر
 انجا هیچ نیست و در امواج و دریا هیچ است پس شود و یا این تعبیر بر وجه اثبات غیریت میکنند بطوریکه
 در توحید وجود حقیقی ظل کنند و بمعنی از کتاب سنت آسانی میتوان استنباط کرد و تصور
 نسبت بطور اول از کتب صوفیه وجودی باید دریافت و بطور ثانیه اینست که نزد ایشان چهار
 حکمت در مرتبه علم الهی مرکب اند از عدم وجود و یا بمعنی که اعدام اضافی یعنی عدم العلم که مستبعد
 بطل عدم القدر که سبب است بجزو غیرها که مضومات نمایند دارند و بقوی در مرتبه علم الهی ازاده اند

و در ایامی صفات حقیقه که مقابل آن عدالت اندر گردیده و انوار آن صفات را در مایه انفس گشته
 و این مخلوطها سبادهی تعینات عالم شده اند پس نزد ایشان اعیان ثابتی فی العلم کرب انداز اعدام اضافیه
 و ظلال صفات حقیقه و در مایهی خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است صدر انوار خارج گشته پس اعیان خارجیه
 نزد ایشان بوجو ظلی موجود اند نه بوجو حقیقی و در خارج ظلی تحقق اند نه در خارج حقیقی که موطن تحقق و جود حقیقی
 و در عالم هر چه هست از جود و توانیج آن ظلال و انعکاسات مستفادست از حضرت جود و جلالت فلان موجود و با جود آن
 فی الخارج حقیقی الا الله فمذا هو التوحید و چون عدم فسادش نقص است و جود سبب و خیر و محال عالم مرکب است
 از عدم و جود و بلکه عدم ذاتی اوست و جود عاریتی و جود حق بسیط و خیر و حسن محض است و عین عالم میتواند
 ناچار عالم مجموعه حسن متوجع خواهم بود اما جود حسن همه مستفادست از حضرت جود و جماعت همه حاصل از طرف
 عدم پس هر گاه سالک بقوت استعداد خود و جذب شایع که ظل جذب الهی است بسیر علی را حقیض انوار بکلی
 و جود قطع مسافت که عبارتست از خرق حجب ظلماتی و نورانی که موافق حدیث در بیان حق و خلق و الخ
 فرمایند فیوض برکات آن نسبت محاذی که در بیان ظاهر و مظهر تحقق بوده برقع این حجب که مانع ظهور انوار
 شمس حقیقی و در آت تعین سالک بود تمام ظهور میرسد و بتیلای آن انوار آن آئینه استوار بسیار و بجا
 نسبت فانی تعبیر میکنند و بعد فلان مرتبه که جود و محبوب از جناب انفس مناسب هر مقام عطا میفرماید
 اما سالک بآن جود که رضاء بشریت احکام شریعت ابرار تواند داشت تا نسبت بهای یگونی پس سالک اگر
 خرق حجب ظلماتی و نورانی تمام حاصل کرده و از تجلیات صفات و شیونات گذشته تجلی ذات بحت مشرف شده
 در آن نبوت باقی است نبی میگردد و در هر حصص که عبارتست از عدم احتمال صد و شتر میرسد و اگر نه بعد
 مسافت از امکان بسوی جود باز عدم که شرف نیست و در تری افتد و جود حق که نیز محض است نزد دیگر سبک
 و چون ظلمات عدم و استیلای انوار و جود و محض گشته است بیشتر صد شتر میشود اما با احتمال وقوع شرایع و اولی و ثانی
 نبی میگردد و تربیت و صلاح نبی نوع خود میکند نیست معنی آنچه یگونی که انبیا معصوم اند و اولیا محفوظند نیست
 بلکه نسبت که در مصلحت این قوم است بسبیل کار خیر صوفیه شود و بهر چه در جمیع اندام اسلام مکتوب حبایم
 نموده و مسائل شما که به حصول فنا که تسلیم و اقام حضور است گاه غفلتی از جناب تعالی روید و بسبب محبت بدست

بسیار

سبب نماند و بجا

سبب نماند و بجا

سبب نماند و بجا

که بنای این شبهه اشتباهی است بیانش آنکه علم بر دو قسم است حضوری و حصولی حضوری لازم نفس عالم است
یا غیر است چنانچه علم نفس بخود و عوارض خود و حصولی حصول صور معلومات است و مرآت ذهنی بر عقل
و حواس سالک که بهیچ علمی احصیای امکان با وجوب عروج نماید این علم تقبیل علم حضوریست حصولی و کیفیت
تعلق علم حضوری عارف بجناب الهی آنست که نزد مبدء جوهریانی علم است حقیقی یعنی این کثرت که مری میگوید
طلال حضرت جوهر حقیقی اند و در خارج وجود و ادوات تحقق نیست تعدد و تکثر لظلال از راه تکثر شیوات وجود
ظلال و فیکه اصل در غافل است و غفلت خود آگاه نیست و جوهر مستقل برای خود در پندار ثابت میکند و در حین علم
بلفظ انشا اشاره بهمان وجود و بهیچ نماید چون قطع این مسافت اصطلاحی قوم که عبارتست از رفع حجب انی و ظلال
بین الحق و خلق که از حدیث ثابت است میسرش میگردد و اصل خود وصل میشود و در پیش از ظلال آن اصل
نمی بیند و وجود خود و توابع آنرا استعار از اصل میداند و در میانه که ظلال حقیقی عین نیست بلکه همان اصل در
ثانی تعیین ظلال ظهور کرده است وضع میشود که شار الیه مرجع انانیتش اصل است ظلال آگاه علم حضوری او که لازم
این تعیین ظلال او بود و متعلق بصل بگیرد و انشا در لفظ انشا و اولا راجع میشود و اصل چون این اعتباری است نسبت
اصل ثانی آن انار جع بظلال میکند و چون این حالت مستمر میگردد و آن را دوام حضور گویند و این حضور استحقاق
زوال نیست اگر گاهی غوری در خیالات دیده قدرت در علم العالم واقع میشوند و عین علم حضوری و علم حصولی
عارف مثل عوام الناس باقی میان آنها خواست اقصیت که شیت امور بشری متوقف بر آنست این علم را
اسلام جناب قدس بر نیست آنچنان در آن بارگاه و خلق نه و فشار این اشتباهات نیست که در جدول علم
العلم اتمو علم حضوری دانسته و نامشروع و اوام حضور بنویسد حضرت فاروق رضی الله تعالی عنه که فرموده است
أَصْلُهُ وَأَجْهَرُ الْجَيْشِ اشاره باین هر دو علم است که تجمیعش تعلق علم حصولی دارد و حضور در صلو
اقبیل علم حضوریست ظاهر که صلوته انجم بآل البتدی حضور نخواهد بود و تدبیر جمادی تصور اسباب صورت میگردد
پس تا بر دو قسم علم جمیع نشوند این هر دو که که تدخل عبادتین است در یک جزو زبان نفس و اندیشه
نیتوانند گشت و معنی قول خلیفه ثانی رضی الله عنه صحیح نمیشود فافهم السلام که مکتوب بحکم برادر اراجه
شیرماتی که بر مقامات که است آیات قیوم ربانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه بحکم مخبر دان و اشتباه

استفسار کرده اند بطالع آورده در پاسبند که بنای این اعتراضات بر چهل ست یا چهل و این رسم انجمن
معمول قدیم ست این تعصب تکفیر شیخ اکبر رحمه الله علیه اکابر دیگر رساله ها نوشته اند و حضرت مجدد در رساله
خود جوابهای همه شبهات بطریق دفع و حل تحریر فرموده و از اولاد و اصحاب ایشان حضرت شاه مجیدی رحمه الله علیه
رساله مفصل و بنیاد حضرت مولوی منسرخ شاه رحمه الله علیه ساله سیمی بر کشف الغطاء من جملة الخطا بطریق اجمال
تحریر فرموده اند و از مخلصان آنجناب مولانا محمد بیگ ترکی ثم المکی رساله سیمی عطیة الالباب الفاضل بین الخطا
و الصواب شکر سوره و اوجیه در رساله محمد برنجی قلمید شیخ جلالیه هم کروی ثم الدینی نوشته و بهر یکی علمای
مذاهب اربعه و یار عرب سبیل مسلم گردانیده و ما و حسن ظهور معارف غیر متعارف ست از جناب ایشان که در
قرون اعلی شیخ دشته و بعد قرون گذشته مشهور باخیر در پرده کون فته از خصوصیت طینت مطهره ایشان که
طینت مقدسه جناب سالمت بوده بر و فرموده اند انصاف آنست که اول در شان قائل مقالات نظر کنند
مجموع کتاب سنت است اکثر اعمال و اقوال او موزون و میزان شده بعیت پس متناهیات کلام او را موافق
محکمات کلام او تاویل کنند با عالم السیر العلانیة و اگر دارند و او را معذور دارند چرا که این قوم را عذر بسیار
بسیار عارض میشود گاه و غلبه حال عبارات ایشان بمراوات ایشان مساعدت نمیکند و گاه و معلول شغلی
بنابر غلط و بهم و خیال خطا واقع میشود و دوران خطا شل خطای اجتهادی معذورانه و گاه اطلاع بر مصادیق ایشان
میسر نمی آید پس بر عایت این امور ترک اعتراض لازست خصوصا اعتراض بر کلام که مستقام حضرت مجدد
مخصف فصول است که بنای طریق ایشان بر اتباع سنت و صفات ایشان شجون همین نصیحت و موعظت است و
بیشتر سبب بهیچان این فتنه انکار توحید و جدیست اثبات توحید شهودی چرا که از اجابا صریح الیهی
از عود حضرت شیخ محمدی الدین ابن عربی رحمه الله علیه تا عهد مبارک ایشان اوجی اسامع و اذان مردم از سبک
وحدت وجود و لو بوده است انکار حضرت مجدد بر توحید وجودی و نیکو انکار علای ظاهرست بلکه از قیاس که وجود
تکلم میکنند تصدیق و تسلیم آن سیخانند ایتمدد است که مقصود اصلی را فوق این مقام میفرایند و غیرتی فی الجمله
حق و باطلی هیچیک مطلقا حدت موجود حقیقی که متحقق و خارج تحقیق است مگر دو ثابت میکنند بخلاف وجود که در میان
حق و خلق معینیت اثبات میکنند و تصور میسکند حدت وجود و شهود و و کتب و دیگر نوشته شده و در اسلام

مکتوب ششم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مولوی صاحب مهربان سلمه الرحمن مطالعه فرمایید که این کتاب
 طوائف شایسته شایسته باشد که به توجیه بقالات که است سمات حضرت قیوم ربانی بعد والف ثانی یعنی اصد عنه بود
 و در و فرمود مخدوم و این شبهاست از عدم اطلاع بر مصطلحات آنجناب ناشی شده اگر بیشتر و مجلدات مثل
 مکتوب حضرت ایشان مطالعه فرمایند خواص جمع خواهد شد و فقیر امثال الامام عرفی جدیدی نگار و باید دانست که
 حضرت صوفیه لفظ وجود را بر معنی الطلاق میبایند که وجود یعنی کون حصول که امر انتزاعی و مقول ثانوی است
 دوم و نسبت که انتشار است از معنی اول و بهر نظر هر وجود و بصا و اول است و بهی است که این همه
 وجود و حضرت ذات تعالی و تقدست تا فرزند ذات باین هر دو وجود مصدر را نامتناهی شد سوم و چون
 اول الاوکل و سبب المبادی است بر علم قوم عین ذات است ذات بآن وجود مصدر را نام است حضرت
 ایشان میگویند که ذات او تعالی خود مصدر را نام خود دست بهرگاه وجود ذات بر دو حقیقت یکی باشد
 آثار را خواه وجود و سبب باید که خواهد ذات مطلب احد است پس اختلاف با وجه بنوع التفصیل تسلسل
 اینجا و فعل است تسلسل آنجا لازم آید که وجود حق تعالی استفاد از موجود و دیگر باشد و بآن وجود مصدر را نام گذارد
 و حال آنکه وجود و غیر نمیباشد و مخاشی حضرت ایشان از اطلاق لفظ وجود بر ذات او تعالی و تجنب حمل
 بالمواطاة یکی بردگی از راه اضمحاط است که در همان شرح این الطلاق وارد نشده و صفات اسماء الهی
 توفیقی اند و دو شبهه دیگر که در محبت حقیقت محمدی و فضل حقیقت کعبه حقیقت محمدیت صلی الله علیه و سلم از
 مکتوبات جلد ثالث دفع میشود و تحریر جواب آنها طولی دارد و آنچه در تایل قول حضرت غوث الثقلین رضی الله
 تعالی عنه قدسی هدی و علی هر قبته کل فی الله نوشته اند اگر مخصوص بعضا برین اند چه نقصان باید که
 آنحضرت میشود و مستثنای تقدیم خوانین حکم حکم ادب لازم است که بعضی از آنها اجداد و مشایخ آنحضرت
 و حکم حدیث لایذی اولم خدام اخلا مستثنای تاخرین نیز مجوز است چرا که تقدیم و تاخیر امری
 و نه تاخری را زمانا نیست پس ممکن است که تاخر آنحضرت از حضرت فضل باشد و کمالات غیر از کمالات نبوت
 بالاصلاح ششم نشده است فقیر در تفرقه حق و باطل در التفات نامه مامور بودم و المامور عند و اللهم
 انما کن حق و انما الباطل اطلاق و السلام مکتوب هفتم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مطالعه فرمایید

که اتفاقات نامیه ششبر افضل یکی بردگیری ازین هر دو جناب یعنی جناب تیوم رسانی مجد و الف ثانی و محبوب
 سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنهما رسید مخد و ما فضل بود و نسبت جزئی و کلی است
 که سوال افضل جزئی نیست اما فضل کلی زیادت قرب الیه است این معنی امر باطنی است عقل با بنیت که
 نیست مگر از کثرت وقت مناقب سراغی بمطلب می تواند برد اما نافه قطع نمی تواند کرد و فضل عبارت از کتاب
 و سنت اجماع قرن اولست بدیهی است که وجود مبارک این هر دو از زمان رو و کتاب و سنت و قیاس
 اجماع تاخر است و مهمل ثلثه شیخ ازین امر ساکت گشت تحمل خلاصت بر مخالف حجت نیست اقول
 مردمان که خالی از غلو محبت پیران نمیشدند از اعتبار ساقط اند و نیز صاحب کشفی که احاطه کلمات اینحضرت
 کند و حکم مجرم بر فضل کلی طرفی از طرفین نماید نظر نمی پس طریق اسلام تفویض امر بعلم الهی و سکوت ازین فضو لهیاست
 و مقرر فضائل این هر دو بزرگان باید بود و درین باب لب را د ب نایک شود که این مسئله از ضروریات
 دینی نیست که تکلم در آن ضرر باشد و از دیوانگیهای عشقی که ما را بجانب حضرت مجدد دست مردم زد
 مناسب نیست که حرف از عالم عقل میرود با عی هرگز در پیش نمی آید باید زنده از صبر و قیام نماید
 عالم غیر مرتب است جمال ازلی است بیاید و بدو نمیشاید و اسلام مکتوب مستحکم مذکور
 نوشته اند که کشف حضرت مجدد و مسئله حقائق مکملات آنست که در مرتبه احدیت که عبارت از تفسیر
 کلمات الیهیه است از عالم الیهیه در مقابل جبرفت کمال عدم اضافی آن صفت ثبوتی و تائیدی پس
 کرده است در مقابل صفت عدم علم عدم که معبر محمل است در مقابل صفت قدرت عدم قدرت که معبر محمل
 و قس علی هذا و آن اعدام تمام زنده ببار مقابل و محاذات مایا و محالی انوار و ظلال انصاف گشته مبادی
 تعینات عالم و حقائق مکملات شده اند آن اعدام محاسنی مواد و امحقاق اند و آن مکتوس و ظلال محاسنی
 حاله اند و آن بابر همین اعیان خارجیه مکملات که بر مبطه آفتخاق مصدر آمار شده اند وجود عدم
 بر وقت قبول میکنند و بهمین وجه مصداق و خیر و شر میگردد و نیز کشف آنحضرت است که مبادی تعینات
 ازباید علم سلام و صلوة و صفات اند که اصول ظلال مذکوره اند و وجود و جوبی دارند پس باید در حقائق
 این حضرت عدم و ظل نباشد و حال آنکه اینحضرت نیز از مکملات اند و حقیقت ممکن می توانست حقیق

ایشان بی غلط عدم نیست باشد و تطبیق نیست محض و ما چون متقابل و محاذات در میان اعدام
 ستايزه و وجودات صفات تقدس مرتب علم اتقی مقرر شد پس چنانچه اعدام محالی صفات گشته اند
 صفات نیز مریای آن اعدام گردیده اند اما انجیب معامله بالعکسست و بجا صفات بجای ماده و اعداد
 بجای صور عالم اند جهت عدم در تصور تضعیف واقع شده و جهت وجود قوی و بهین جهت حضرات انبیا
 علیهم السلام معصوم اند و مصدر رشتہ دیگر دنیا و ماد و جو و خارجیه ایشان عدم و وجود پیر و دو متقابل
 میکند و بقدر رطل عدم و حقائق این حضرات برای ثبوت امکان کافست و اسلام کلمه **بسم**
 پر سیده بودند که بزرگی میگویی که صوفی تا خود را از کافر رنگ بدتر نداند از کافر رنگ بدتر نیست
 چگونه هست آید که صوفی البته نخست گاه عالم متقی میباشد و در حالت صحو و افاق علم باوصاف
 و اعراض خود دارد و منطاط فضل مندی بر فرد دیگر از افراد کینوع همین اوصاف و اعراض اند و ذات
 و حقیقت پس صوفی با وجود علم باوصاف کافر فرنگ کفر و معاصی و علم باوصاف خود با بیان فضائل
 دیگر چگونه خود را برتر از دنیائند نیست اگر تکلف چنین بداند آن فضائل از ان زوایل بدتر نیست
 باشد و فساد این عقیده هشتم و عقاید بیست و محمد و مانند ب حضرت مجددیه حقایق ممکنات مبرسند
 از اعدام اضافیه ظلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تعالی اسما و صفات در علم الهی ثبوتی پیدا کرد
 و مریای انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردیده اند و در حرح و ریح ظلی که ظل حجاب
 حقیقیست بصنع خداوندی بوجود وظلی موجود شده و بنا برین ترکیب مصدر را تا خیر و شر شده اند
 از جهت عدم ذاتی کسب شرمینند و از جهت وجود ظلی کسب خیر و فحش نیست که در عالم حس شخصه
 مرآت متعلی از انوار شمس میکند بلا حظه اولی همان انوار را می بیند مرآت را چه که مرآت در شمس
 انوار خفقی دستور گشته است هر گاه بذات نگاه کند بلحاظ اول همان تعین مرآت خود را خواهد دید و انوار
 چرا که نظر او بر ظاهر نیست پس نظر صوفی بر مظاهر شریفه و خسیسه جهت وجود که دران مظاهر است مصدر
 خیر شده است می افتد و چون در خود نظر میکند گاه او بر جهت عدم ذاتی اوست و نشان شرش ظاهر
 و خود را از خیر و کمال مطلقا عاری خواهد دید و خیر و کمال عاری را که از جهت وجود کسب کرده از آن

انخواه یافت ناچار خود را از کافران و کفران دیگر انشای خسیسه بدتر و خوارتر و خوارتر و خوارتر
 تا آنکه انقباض است که صوفی کامل خیر و کمال اسلام بخود و سوب نینماید و ستار سید اند و همین است سنی
 فتای تام و حاصل شود صحیح و اگر صوفی را نظر بر حجت خود و انوار استعاره می افتد و جهت مرآت
 او که عدست ستور میشود و از دعوی انانیت سر بر نیز ندانست سر انانیت گفتن حسین بن منصور
 رحمه الله اگر چه آنجناب را دید خود مد و رب و اما در دید خطا کرد و از غلبه سکر در حجت خود و جهت عدم
 تمیز نتوانست نمود و بسیاری از سالکان این راه را چنین غلط واقع میشود و لاس بعهده الله تعالی بر گشته
 حبیبه صلی الله علیه و آله و سلم مکتوب بهم نوشته بودند که بزرگی بجای شدیده شایه بجای حضرت ایوب
 علیه السلام بست ملا و بزرگی دیگر سیادت او رفت پرسید چه حال اری جواب داد که حال ظاهر است
 هنوز رب انی معنی الضیق گفته ام یعنی شایه ایوب علیه السلام بسته نیامده ام و اما من زینهار نخواسته
 در مضیقت مقام صبر این ولی ارفع از مقام صبر کن نبی معلوم میشود و چون مقام صبر پس فیج تفصیل
 بر نبی لازم می آید و نمیشد خلاصه اجماع است جواب مذکور و اما در بادی النظر این شبهه را رد میشود و اگر
 تأمل کنند مثل شبهه نیست بیا نشانی که حضرت ایوب علیه السلام رب انی معنی الضیق است و احسن
 اللاحمین نیز رب انی معنی الشیطان بنصب عذاب گفته و این آیات بظاهر دلالت بر نبی است
 و نبی صبری دارد و لیکن و سبحانه جل شانکه عالم السرائر و الفما ترست بمقراید ناوحدن که
 صبا و انعم العبد الله او اب پس معلوم شد که این بصیری آنجناب نیز تفصیل لطیفه دیگر از صبر بود و اگر
 حق تعالی با وجود ظهور صبری اثبات صبر آنحضرت نمیرود سرش نیست که نفس شریف آنحضرت
 مدت طولی بر انواع بلاها از هلاک اموال اولاد و شدت مرض فقر و امانت حقارت مردم نسبت
 و اهل بی صبر نبود چون وقت نزول رحمت رسید و دانست که کشف این کرد و بابت تضرع و زاری است
 و ادب این وقت بصیریت ترقی از مقام صبر کرده بمقام رفعا که فوق جمیع مقامات قربت رسید
 بر عا بصیری صبر فرمود و تضرع و زاری در آمد و در صلا بر ادب مدح به نعم العبد گردید
 و غلت نصب الله او اب پوشید که او اب شتق از او اب است معنی رجوع یعنی رجوع به او ابی نفس خود

که رعایت صبر چندین ساله باشد نکرد بلکه رضای حق تعالی که اظهار بصیرتی در آنوقت مرضی بود در جود نمود
 که حق تعالی بدو آنجناب سیده و با وجود بصیرتی ظاهر حال باطن او را منظور داشت تا ثبات صبر آنحضرت
 و گفت انا وجدنا صاحباً براعظم العبدان اواب آنچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فضل ابوبی سیفر مایه
 الصبر حبس النفس عن الشکوی الما الخیر و حضرت ابوب علیه السلام شکوه بسوی خیر کرده
 بجناب خداوندی عرض حال و نموده پس ترک صبر نموده جواب این شبهه نمیتواند شایسته چرا که چون این ولی
 بجناب الهی رسیده در نیای اری نگزیده و دم زنده زیادت صبر این ولی صبر کن نبی هنوز قیامت انجا
 مقصود و فضل نیست بر بی و آن لی بپایه که از مذاق کمالات نبوت و حقیقت عبودیت و کمال مقام شایسته
 خبر نداشته از علمه سکر ولایت هر چه گفته در آن معذور بوده و هلاک ملقب یاز و هم بعد وصوله
 محضی نماید که طائفه از قضای خفیه در آنکار ذکر خبر نمونود و مستوی بگشت آهاند و بعضی از تحلیک ثبات شریعت
 ذکر خبر کرده در پی فصل خبر بعضی افتادند و هر دو مندریق بر او تفریط و افراط رفتند و از بحث انصاف سخن
 نگفتند و بنیام تقبیح میجوهر و محاکمه سیلبد باید داشت که معنی لفظ ذکر عبارت از یاد کردن است شخص است
 درست قسم کی ذکر سانی بی ضمیمه آگاهی قلب جمعی از اعتبارات و اقسام غفلت و دوم ذکر
 قلبی است حرکت سانی و آیینی در مطلق معتبر است بذکر نفسی و بنای مراقبات انقودم بر آنست بمعنی
 در جمیع طرق و آن برد و درست گاه حضور ذات بخت مکتور است بی ملاحظه حقیقی و یا با ملاحظه صفات او و
 یا خودست از آیه کریمه و اذکرک بک فی نفسک تضرعاً و خفیة و دون الجهر من القول یا لعلی
 و الاصل حال دوم آنحضرت مذکور است با ملاحظه مسوبات و از آلا و نهار و این طریق استدلال است از
 اثر بوثر و نهی در سانس شیخ معبر بفرست مفید است یا و تفتین را و کتاب و سنت از فضائل آن
 معلومست و قسم سوم از این اقسام شمه ذکر سانی است با ذکر قلبی معاد این احوال اقسام ذکر است این نیز
 دو وجه دارد یکی التفاء و ذکر کردن براسطه نفس خود و مسنیت ذکر نفسی در زبان شرع و مکتوبه
 از آیه کریمه ادعوا بکم فذرنا و خیفه انه لا یحب المعتدین و دوم با اسطه غیر است که در شرع
 سنی بگشت در مواقع خاص افضل است از نفسی بنا بر صحتی مطلقاً اینها از ان اقامه و قراءه بجهت وصوله

که ایقان نامیج تنبیه فاطمین ازان مقصودست و حکایتی که در ذکر نیست سلامت نفس است از فساد و معصیه و با
که نیست قبول علی افضل ذکر نفسی بر ذکر جبر مخصوص کتاب نیست ثابت است مطلقا بلکه از غرضی شده
انکه لا مدعون اصدا و لا غایما شمع جبر معلوم میشود و ذکر جبر کیفیات مخصوصه نیز مراقبات باطوار معلوم
که در قرون متاخره رواج یافته از کتاب نیست مافوق نیست بلکه حضرات شایخ بطریق امام و سلام
از سبب ادبیاض اخذ نموده اند و شریع ازان ساکت است داخل دایره اباحت فائده ندارد آن تحقیق از کتاب
آن ضروری و ظاهر است که این کتاب نیست ثابت بود نفی است از غیر آن اگر چه سیاح باشد و روح
مفید بود و تعلیم ذکر طریقه از آن حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت علی بن ابیطالب رضی الله تعالی عنه
شد و بن اوست ثابت شده است بهر متوسط خواهد بود و بهر که الی هر که در اول این حدیث است که آن حضرت
بمستقر در امر فرمود و نهی نیز شریعت با خدا فی الجمله و گفتگو و جواز و عدم جواز جبر نیست بلکه در فضل یک
و یک است پس دعوی فضل هر مطلقا بر ذکر نفسی انکار مخصوص است و انکار جمیع اقسام ذکر جبر نیز باینجه که
هر در بعضی مواقع شرعست اثبات سنونیت ذکر نفسی یعنی مراقبات معموله و نیز اثبات شریعت
ذکر جبری که در متاخرین مروجست ممکن نه چه جای اثبات فضل آن آنچه بعضی ابنا بیشر کار برده می نمایند
از طریق قبول نیست لائق التفات نه و افراط و تفریط در پی امور مستقیم است اعتدال استحسان و خیر
الکلام ما قل دل والسلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه الصلوة و السلام
مکتوب و از دهم نموده و در سلسله سیاح در میان آن فقها و حضرات صوفیه رحمه الله علیه جمیع
اختلاف توفیق فرمود اولی بگوید که سیاح مطلقا حرام است بنا بر صحت حدیث و فقه تائید سیف بگوید
که باطابق حلال است باقتضای غلبه ذوق و اصل انصاف آنست که سیاح بر و مستحبی بلکه شخصی که عمل
نباشد کلامی موزون باین موزون بی و اعلت نموده و شرعی انشاء نماید و سادای ازان در باطن مستعین
نزدیک سروری یا حرنی در قلب پدید آید یا تقسیم سیاح التبع سیاح است که مرکب از دو امر سیاح که کلام
موزون نشاید موزون باشد و غیر سیاح گردد و نیز در قرن اول در تقریبات شرعیه و شلح و قدیم
اکابر سیاح بوده و اقیام علماء است حیثا آثار کتاب آن نموده اند چنانچه از کتب حادث ظاهر می شود

اما این علایان بزرگان بسبب اتفاق وار میشد بطریق الزام تبسم دوم آنست که کمالیان متاعین
 رواج داده اند و آنرا بجد گرفته و او غیر شرع و عدوان غلط نموده اند این قسم بعد از غلت امور غیر مسلح
 اگر است بجهت خواهر رسیدن اتفاقا بابت محرمات تقوی علیها بفرغاده رسید و اینکه جماعتی از ارباب کمال
 رغبت بهماع سبح نیز دارند از خصوصیات ذوقیست از احکام شرعی مثلاً شارب خمر میل نقل شیرین نمیکند
 و آنکه عتا و بایز نیست بغبت نقل نکین سیامید با آنکه یکی نقل دیگری را حرام نیست و همچنین حضرات سلسله
 چشتیه که شارب است اینها بشه خمر شارب است از شوهرات متکذ و میشوند بکوت و حضرات طریقه تشبند
 که نشه نسبت شان بر بودگی نبیون مناسب است از سکوت خط بر میدارند و از شور و هنگام پس فشار
 این خلاف ذوق طبعیست دین شمع واکا بر جمیع طرق متعالمع دین است اند تبع هوا و طبیعت و
 در اجتناب از غیر مسلح متفق و جهلای بر و طرف از اعتبار اسقاط اند و افراط و تفریط موعوبست
 این سلسله اگر تبسوسه تحقیق مثل امام حجة الاسلام غزالی و شیخ الشیخ سهروردی و غیره با بطلان تبسم
 که فیه از نسیع غیر مسلح تا تبسوسه مسلح را تا کست و حقیقه اباحت غیر اباحت آن تابع تا نیست است
 و حکم از ذوق و وجدان یاده ازین ضرورت است اگر تبسوسه قوم ظاهر است که ارباب احوال محیه و مقامات منیه
 در مسلح مسلح جانها داده اند و هر که از مذاق علمای صوفیه اتق است عقل سلیم و ذوق صحیح دارد است
 این تحریر پیدا و بسبب خیر الکلام باقل دل اسلام مکتوب سیر و هم مذکور سلسله جبر و اختیار
 علمائنا گفته اند هنوز تشوش خاطر باقیست چرا که عقل در ادراک بعضی مقدمات دینی کافی نیست
 اگر نه در اصلاح امور عباد حاجت بنزول حق بنی افتاد و باید دانست که ادعای اختیار مستقل از جبر
 مستلزم انکار کتاب سنت است زیرا که اعمال عباد مثل اعیان اینها بکلمه فعلی مخلوق است بجهت
 پس اختیار تام بجهت نوازنده از مجبور صرف ظلم است ظلم بکلمه عقل شرع سلب است از جناب و تعالی
 شأنه پس جبر محض چرا ویدی است که افعال مثل حرکات متعش نیست بلکه مسبوق بعلم و اراده
 و قدرت است همین سلسله اختیار و عقل اختیاری لیکن ظهور این هر سه قوت با اختیار است
 هرگاه میخواهند از سبب رافضی میکنند و همین است حدیث جبر یعنی فعل اضطراری و چون اختیار تام و جبر

متحقق نشد پس امر است توسط چنانچه از جواب مشهور حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه که در مقابل
 سوال حسن بصری رحمه الله فرموده است قاف و میگردد و لا حبر و لا تقویض لکن امین امین و همین امر
 توسط بسان شیخ معبر است بلفظ کسب این لفظ را خبر فعل عباد اطلاق نمیکند پس معلوم شد که فعال
 منطوق خبر و اختیار است و همین قدر اختیار ضعیف بنا را تکلیف است و پس ظاهر برابر رعایت ضعف اختیار عباد بنا
 نهاد و آنکه رحمت ابر غرض بقوت داده اند با آنکه هیچ صفتی از صفات الهیه بر صفت دیگر نیست ندارد
 هرگاه افعال و تعالی بسوقی معلوم دارد و قدرت است بعلاقه سبب و قیسه این هر سه صفت افعال و عباد و سبب
 پس چه افعال و تعالی را دارند و بگویند که محصور محض است اصلا مناسب ندارد اگر محاسب باین افعال متوجه
 شود و منافی عدالت نیست بطور صوفیه ثبوت قصه اختیار بدین حیثیت آن که هر که نزد ایشان ظهور حضرت وجود
 در بر زره از ذات کائنات تبار است با کمالات مندرج و ظهور جزویت از اجزای آن چرا که حضرت جو
 بسط حقیقی است تجزیه نیکو و دازین راه غیر مایند کل شیء فیله کل شیء و چون اختیار نیز صفتی و شایسته صفات
 و شیوات حضرت وجود پس باید که در بر نظری از ظاهر خصوصیات در انسان که شرف است منصب صفات
 صفات صفات اختیار هم متحقق باشد و بنای تکلیف امر و نبی بران بود و سلام علی من اتبع الهدی و صلوة
 علی خیر الوری مکتوب چهار و هم پرسیده بودند که کفار بنده مثل شرکان عرب دین بی اصل از دنیا
 آخر اصل بوده است و منسوخ شده و در حق پیشانی آنها چه اعتقاد باید کرد و مقصود از روی تحقیق و انصاف
 هر قوم گیرد و بمانند آنچه از کتب قدیم اهل هند معلوم میشود و اینست که رحمت الهیه در وقت آغاز پیدایش نوع
 انسانی برای صلاح مسالمت و معاش و شان کتابی سمی بر بید که چهار و قدر دارد و مثل احکام امر و نبی و اخبار و منشی و تسلیم
 توسط ملکی بر پادشاه که آنکه در جوارح ایجاد عالم است فرستاد و مجتهدان اینها از ان کتاب شنش فریب استخراج
 نموده بنای اصول عقائد را بر آن گذاشته این فن را هر م شاستر نامیدند یعنی فن ایمانیات که علم
 کلام باشد و افراد نوع انسانی را چهار فرقه تعریف نموده و چهار مسلک از ان کتاب بر آورده برای هر فرقه
 مسلکی قرار داده بنای شیخ اعمال ابران نهاد و این فن را کرم شاستر خواندند یعنی فن عملیات که علم
 فقه باشد و چون شیخ احکام را نمکند و حکم عقل مناسب طبائع اهل هر مدت و زمان بخوبی تغییر اعلای ضرورت

عمر طولانی عالم را چاره جسته نموده هر یکی را جای نام کرده برای اهل هر یک علوم علی از آن هر چهار دست
 اخذ نموده اند و آنچه متاخرین ایشان تصرفات کرده اند از اعتبار ساقط است جمیع فوق اینها در توحید باری تعالی
 اتفاق دارند و عالم را حادث و مخلوق او میدانند و اقرار بفنای عالم و حشر جسمانی و جزای اعمال نیک و بد
 نمایند و در علوم عقلی و نقلی و ریاضات و مجاهدات و تحقیق معارف و مکاشفات اینها را به طریقی است که باطن
 نام او در وجود و رسم است پرستی اینها از راه اثرات را الوهیت است بلکه حقیقت گیرد و در اعتقاد اینها
 فرصت عمر آدمی را چهار حصه نموده حصه اول تحصیل علوم و آداب دوم تحصیل معاش اولاد و سوم در تسبیح
 اعمال و مصالح نفس و چهارم در شوق انقطاع و تجربه که نهایت کمال انسانیست و نجات کبری که از آنها حاصل میگردد
 بر آن متوقفست صرف نمائید و قواعد و ضوابط اینها نظم و نسق تام دارد پس معلوم شد که دین مرتبه
 بوده است منسوخ شده و از ادیان منسوخه غیر از دین یهود و نصاری منسوخ دین دیگر و شرع مذکور نیست چنانکه
 نسخ بسیاری از ادیان واقع شده و دینهای بسیار در معرض محو و اثبات آمده و باید دانست که کمال ابرار
 و ان من امة الا خلا فيها نذیر و کریمه و لکل امة رسول و آیات دیگر در ممالک هند مرتبه است انبیا و صل
 واقع شده است احوال آنها در کتب اینها مضبوط است از آثار آنها که باقیست ظاهر میشود که مرتبکنان تکمیل
 داشته اند و رحمت عامه رعایت مصالح عباد را در این مملکت وسیع فرونگذاشته و مشهور است که پیش از بعث
 خاتم الرسل صلی الله علیه و سلم در هر قومی پیغمبری بعثت شده و اطاعت انقیاد و ایمان پیغمبر بر آن قوم واجب
 بوده و اتباع پیغمبر قوم دیگر و بعد از پیغمبر با خاتم الرسلین است صلی الله علیه و سلم و بعثت بکافران نام
 و دین او ناسخ و یا نیست شرفا و غوا با احدی را تا انقضای زمان مجال عدم انقیاد وی نماند و پس از آغاز
 بعثت او تا امروز که در هزار و صد و هشتاد و سالست بر که با وی نگزیده کافرست زمینیان و چون شرع
 بکفر آید کریمین من قصصنا علیک منتهی من نقصص علیک از بیان احوال اکثر انبیاساکت است
 در شان آنها بکلمات و لیست نه را از جرم کفر و هلاک اتباع آنها لازمست زمینین بجات آنها بر ما واجب
 و ماده حسن نظم تحقق شست طاعت و تعصب میان نباشد و در حق اهل فرس بلکه اهل هر مملکت که پیش از ظهور
 خاتم الرسل گذشته اند و لسان شرع از احوال آنها ساکت است همین عقیده اولی است کافر نفس کسی را

بیدار طبعی آسان نباید دانست محققیت بت پرستی اینها آنست که بعضی را آنکه که با امر الهی در عالم کون و منشا
 تصرفی دارند یا بعضی را طایفه کاطلان که بعد ترک تعلق اجساد آنها را درین انشا تصرفی باقیست یا بعضی را
 احوال که بر عزم آنهاست حضرت خضر علیه السلام زنده جاویدان صورتاً آنها ساخته تنویر آن میشوند و بسبب تنویر
 بعد مدتی مناسبتی بصاحب انصورت بهم میرسانند و بنا بر آن مناسبت حوائج معاشی و معادی خود را
 ادا میسازند و این عمل مشابیهی تذکر را بطه وارد که معمول صوفیه اسلامیست که صورت پیر را تصور
 و فیضها بر پس اندازند و فرست که در ظاهر صورت شش خلی تر کشند و بمعنی مناسبتی بعقیده کفار و غیر
 نذار و که آنها بتازان تصرف و موثر الذاک میگویند زانصرف الهی و اینها را فداای زمین میدانند و خدا را تعالی
 فداای آسمان این شکر است و الوهیت سجده اینها سجده حقیت است سجده عبودیت که در آئین اینها
 باور و پدید ویر و مستند بجای سلام بهین سجده مرسوم و معمول است که آنرا اذیت میگویند و اعتقاد تلخیص
 مستلزم کفر نیست اسلام مکتوب پانزدهم نوشته بود که حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه در کتب بی انکوبات خود منع رفع سب بار کرده اند و توبه و جود و محبت بجناب ایشان رفع سب بار بکنی و
 محبت اتباع محبوب لازمست محمد و ماوس بجا و جلش از اتباع کتاب سنت بر عباد فرض گردانیده اند
 و ما کان لهم من ولا مومنه اذا قضی الله ورسوله امر ان یکون لهم الخیرة من امرهم و رسول علیه
 السلام میفرماید ای مومن احدی که حق یکون هو الله تعالی ما جئت به و حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه که نائب کامل آنحضرت اند بنای طریقه خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشته اند و علماء و دانشمندان
 رسالها شتم را حدیث صحیح و روایات فقهیه خفیه تصنیف کرده اند با بجا یک حضرت شاکل رحمة الله علیه
 فرزند مضر حضرت مجدد و نیز دین باب ساله تحریر نموده اند در نفی رفع یک حدیث بر ثبوت رسید و ترک رفع
 از جناب حضرت مجدد و بنا بر اجتهاد واقع شده و منت محفوظ از نسخ بر اجتهاد و مجتهد مقدم است بعد ثبوت سنت
 رفع ترک آن باین محبت که حضرت مجدد و ترک فرموده اند محقول نیست حضرت مجدد و ترک سنت تحذیر کشیر
 فرموده اند و حضرت مجدد هم مذهب حنفی و مشتمل و امام اچغیره رضی الله عنه گفته اند اذا ثبت الحدیث
 فهو مذهب و ترکوا قولی بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم پس امیدا آنست که حضرت مجدد و ترک این امر

اجتماعی و اخلاقی و صحیحی تغییر نشود و اگر گویند که حضرت محمد و بان علم اوسع از ان و اوست ثبوت صحیح
 اگرگاه نبود و گوئیم تا زمان مبارک حضرت ایشان این کتب و رسائل و دیار بند شهرت یافت بود
 از نظر مبارک ایشان نگذشته که ترک نموده اند و گرنه هرگز ترک نفع نفرمودند که ایشان سبب ترین اکابر
 این است بر اتباع سنت بوده اند و اگر گویند عدم رضای حضرت سالت علیه التحیة را باین عمل ارتکاف و یا
 ترک نموده باشند گوئیم که کشف در امور طریقت معتبرست در احکام شریعت حجت نیست مع هذا و الکتاب
 احتجاج کشف کرده اند و اسید است که این مخالفت جزئی بر مایات قاعده کلی ایشان که بجهت تمام ترغیب اتباع غیر
 علیه اسلام فرموده اند و شمر نایک گردد و اسلام مکتوب شاست و هم پر سیده بودند که در مسئله عمل
 بعد از انتقال از دینی بذهبی چه عینت باید نمود و ما دلی بحدیث شیخ محمد حیات محدث مدنی رساله
 نوشته محض آن عاری می شود و قال الله تعالی ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یعلم که الله و قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم لا یومن احدکم حتی یکون هواه تبعاً لما جئت به حدیث صحیح است و است کرده است
 آنرا ابو القاسم بن اسماعیل بن فضال صفهانی در کتاب الحج و ذکر کرده در روضه اهل ک امام ابو حنیفه رضی الله عنه
 فرموده و انکوا قولی بخیر الرسول الله صلی الله علیه و سلم قول الصحابه رضی الله عنهم و قول شهرت از
 امام که فرموده و اذا صح الحدیث فهو مذهبی پس کسیکه مدارتی در فن حدیث دارد و باخ از نسخ و قوی از
 ضعیف می شناسد اگر حدیث ثابت عمل نماید از مذهب امام برمی آید چرا که قول امام ذاتب الحدیث هو
 مذهبی نص است و ثبات اگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل بخند این قول امام را انکوا قولی بخیر الرسول
 خلاف کرده باشد نفی نیست که پیسج کی از علمای امت جمیع احادیث را احاطه کرده است چنانچه قول انکوا
 قولی بخیر الرسول نص است بر آن که جمیع احادیث با امام برسد بلکه بعضی از آنها فوت شده و چار فوٹ نشود که
 مثل خلفای راشدین که علم اهل امت ملازم محبت جناب سالت صلی الله علیه و سلم بودند بعضی احادیث از ایشان
 نیز فوت شده و سیدان و تنجینی را هر که معرفی بعض حدیث دارد و ظاهر است که برافراست اتباع پیغمبر واجب است
 و اتباع پیغمبر کی ازین آئید و جب نیست اهل امت متنازاند مذهب هر که را بجهت مدین خواهند اختیار نمایند و هر که
 بگوید عمل بحدیث از مذهب امام برمی آرد و اگر بر بانی برین دعوی دارد و بیا رده اما انتقال از دینی بذهبی اینست

مشهور تفصیل نخواهد اما مسمی علی رساله سنی بحزب آل المذاهب فی اشغال المذاهب تألیف کرده خلاصه آن است
 که انتقال از مذہبی بدمذہبی جائزست معزم کرده بر آن امام رفیع و در پی او فقه است امام نووی در در و فقه
 که بعد تدوین مذاهب یا جائزست عقل را که انتقال از مذہبی بدمذہبی دیگر بکند گوئیم که از دست هر مقلد را اگر
 علم باحوال هر دو مجتهد نماید چون غالب شدن او که طرف ثانی اعلم است جائزست و را بکار و جب اگر مخیر کنیم
 جائزست و مقلد را حالات اند و بصغر عقل از چهار حال خالی فی چرا که مقلد یا عامی است یا عالم و این هر دو را
 باعث بر انتقال یا غرض نبی است یا دنیویست پس اگر عامی و عاریست از معرفت فقه و از مذہب و جزا شنیدیم
 و انتقال با را و حصول اوج جاه کرده پس امر او اخلاص است که حقیقت انتقال و استیفاء است و اگر عالم و
 فقیه بود و برای نیات انتقال بکند پس امر او شدت است زیرا که طاعب مذاهب میکند برای غرض نبوی و دنیوی غیر
 جائزست اگر در مذہب خود فقیه است باعث انتقال می سبب نبی است مذہب دیگر نزد او و مرجع
 یافته است بقوت ادله پس بر چنین کس انتقال جب است بروتی جائز و اگر عامی از فقه است و در مذہب
 خود بقعه مشغول شده و جا بلانده و مذہب غیر را بر خود سهل و سهل الا در آن نیست او را فقه درین مذہب
 هر جوست بر چنین کس نیز انتقال جب است زیرا که فقه در مذہبی بهتر است از جعل در جمیع مذاهب که غالباً
 عبادت جا بل میجوید و اگر انتقال هیچ سبب نبی و دنیوی نیست بلکه از هر دو مذہب قصد مجتهد
 علم بود پس جائزست عامی او ممنوعست فقیه را زیرا که در متنی فقه این مذہب حاصل کرده چون مذہب
 دیگر انتقال کند عمری دیگر باید برای فقه در آن مذہب اعلم که قصد است بازماند پس و مازک انتقال و
 و آنکه گویند که اگر غرضی مذہب خفی انتقال کند جائزست عکس آن جائز نیست حکم و تصبب است بللی ندارد
 زیرا که آنکه حکم و حقیقت ابرارند و اگر در تقدیم مذہب خفی یا مذہب دیگر بر مذہبی از آیه و حدیث او دودی تقلید
 آن بر هر فرد است جب شدنی تقلید دیگری جائز بود و نمغنی خلاف جامع است صاحب جامع الفتوی خفی
 مذہب است گفته که جائزست و یازن انتقال از مذہب شافعی بدمذہب خفی عکس آن با باید که کلیت مذہب
 امتیاز کند نه بعضی سائل بسیار کس از ضعف و سلف انتقال نموده اند اگر جائز بودی نکردی و هر که خلاف آن
 گوید قول بیدلیل است غیر معقول السلام علی من اتبع الهدی مقتوب همه نوشته بودند که در حق حق

ابن ابی سفیان را بوی صحابی اتباع و احوال اعمی است چه اعتقاد باید کرد بدانکه علماء از بهیال است
 سناغات حضرتان صحابه را بنا بر حسن ظن که در شان خیر القرون لازمست تاویل میکنند و اگر قابل تاویل باشد
 تقدیرین بنیال آبی نمایند و جرأت ندیم و طعن میدهند چه که در قرون باشد مشهور و یا غیر صحیح کی علماء محمدین
 مجتهدین با وجود قرب مانع اطلاع تام بر احوال ایشان با وجود اقارب نسبت خطا بخلافان حضرت علی مرتضی علیه
 السلام تجویز طعن بر ایشان نکرده و اگر چند روز میان لشکر شام و لشکر کوفه قرار داده و ملاقاتی واقع شده از شدت
 تعصب و دونه بنابر عقیده که هر یک را و ماده تعصب و کتب متبریز که درست میباشد این نقشه شهادت امیرالمومنین
 عثمان رضی الله عنه و طریق اسلامین است یرا که در وقت نزاع عسکری حضرتان صحابه سه فرقه شده بودند جماعت
 جانب جناب خلیفه بر حق علی ابن ابیطالب رضی الله عنه گرفته و جماعت دوم بطرف امیر شام فرستاده و فرقه سوم
 توقف نمودند و شک نیست که محمدان مجتهدان آن تشریف را خدایت بر مریات هر سه فرقه شوق سگاه
 داشتند اگر احدی را از این فرقه طعن کفر و فسق میدادند قبول آیات از ان فرقه میکرد و بنا بر اجتهاد
 و استنباط بران میگذاشتند و اگر طعن در شان آنها را صادرند ملتین اسلام بر همه بخود پس
 و کف لسان از طاعن آنها حکمت نبی است محرمت صحبت خیر البشر علیه الصلوه و السلام علاوه آن که آن مخالفان
 گویند که حفظ محرمت رعایت قرابت آنحضرت ضرورتست قبول است لیکن از اهل قرابت تصریح تکفیر نمائید
 ثابت نیست و محرمت و نفرت خود لازم نیست بمعنا صده و همچنین خطا از اهل خیر القرون علی استعبار
 شکره است اگر چه آن خطا خطای اجتهادی باشد که مودت وی القربا آنحضرت واجبست بر جمیع افراد
 و اگر شکره تیر و در میان نباشد رضا با ذیت اهل قرابت سوال صدی علیه السلام لازم می آید و دیگر بحث
 از این سئله مناسب نیست سکوت یا انسوکس تام و بمقام الویست فرقه شیعی چون از مسلک اعتدال افتاد
 و زید اند و عثمان و ابن عباسی اصل کرده و آن نفوس کینه را بنفوس خبیثه و قیاس نموده زید زنی بکفر صحابه
 که بسیار تو آخر نبوت اطلاق کتاب سنست اند بکار گردید و نفهمیدند که پیغمبری که حق تعالی نبوت بر او
 کرده و بجای او نام معشوق ساخته و دین او ناسخ اولیان باقی تا انقضای زمانست و ما از مسلمانان که از جمله
 للعالمین نام دارند در شان او جاهله که در طول عهد نبوت و صحبت با او داشته باشند و دقیقه از ذل و احوال

و در خاسته احوالات او و در ترویج شریعت او بعد از اوفرو گذارشته به گنجی او از ورطه کفر بر گریخته
 و بسا اصل نجات نه پیوسته طرف نفس ظنی بخدا و رسول ارند خدا نخواهند اگر حقیقت کار چنین باشد که از عمو
 فی شان اساتین پس از چنین خدا پیدا شد رحمت است از چنان بغیری چه توقع شفاعت احوال
 پیغمبران سابق و امام ایشان پوشیده نیست و اوقات او دایرا را پرست نیز نهان نه هرگز نه دیده و نشنیده که بعد
 از آن حال یکی ازین بزرگان همه مخلصان او مزید و ملکر گردیده و با اولاد و اول اعداوت و رزیده باشند
 در عضو رت بر عشت پیغمبر که مقصود از ان اصلاح است که امام فائده مترتب شد و نیز باین حساسه الفرو
 شتر القرون میگردد و دنیا لام شت لام میشود و خدا انصاف غنیب کند و اسلام علی من اتبع الهدی
 مکتوب نمیدهم عامه او صدقاً نوشته بود که از اختلاف شیعه و سنی در شان صحابه و اهل بیت
 السعیدین هم چنین ناظرین میشود چه اگر بنا بر اعتقاد اهل بیت بر اخبار است خبر محتمل صدق و کذب است
 مگر متواترات که افا و یقین نماید و انقسم خبر را در نیاب که درست پس علی تحصیل اطمینان چیست مخبر و
 این سکه از ضروریات دین ارکان ایمان نیست توحید الهی و تصدیق نبوت برای نجات کافیت ایمان
 محمل سنجی و ضمیمه که تصدیق و اتمسکه را آن آدمی سلمان بشود و همین است در شان صحابه اهل بیت
 رضوان الله علیهم نیز حسن ظن محل محبت بر عایت شرف محبت و حسن خدمت آنها و قرب و قربت اینها
 اجاب رسالت علیه الصلوة و التحیات پس است مطالعه تفصیل احوال آن بزرگان از کتب تاریخ موجب
 بینان قدنه است چرا که منصب عصمت بذمیل اهل سنت مخصوص مسلم بجناب حضرت انبیاست علیهم التحية
 الشان ممنوع است از بغیر اینها اگر چه صدیقین و اولیا باشند پس گاهی از ایشان در محاللات ظهور بعضی مخالفات
 اتفاق می افتد و آنهم فیما بین و در مقرون بعفو میگردد و از نایب صفای باطن تصفی می انجامد و اینکه را با
 نفوس خبیثه قیاس بر خود کرده اثبات کینه و عداوت بالاستمرار در میان آن اکار بکنند بکن تفریط
 کرده فقط را دانه میمانند از اعتبار ساقط است بمانند که انکار آن طبقه مستلزم انکار تاسیر و جز
 مبارک است و مستوجب نفی فائده محبت معینا فقیر و غیری درین سکه شامل بودم و از سببار فیض
 مسامت طریق نجات از مملکت این شکوک می نمودم این عبارت بر باطن فقیر وارد شد قل امننت بالله کما

هوعند نفسه ورسول الله كما هو عند به وبأد واصحابه كما هو عند نبينهم وبميت
 اين مطالب عليا فوق مراتب سبع اختفا فاستتغفوا من محبها اليه ميت علشانه که مرتب نفس الامرست وبيج
 وقدر را در عظيم مجال هم زدن نيست الحمد لله على احواله والصلوة والسلام على سوله محمد وآله
 مكتوب نوزدهم نوشته بودند که در حديث شريف ارسوت که آنحضرت عليه الصلوة والسلام
 فرموده که بعد من دوازده خليفه از قرش خواهند بود اهل سنت از اين دوازده تن خلفای اربعه
 خلافت خاصه بودند و هشت تن ديگر از قرش که تسلط بر خلافت عامه يافتند و جهاد با کفار و اعلا
 کلمه الحق کرده اند مرا مي دانند و شيعة دوازده امام سلام الله عليهم را ميگويند و اعتقاد و توقي دين
 اسلام که ام جانب مستحق و ماحق بجانب اهل سنت معلوم شود و دانند که لفظ خلافت اعم است
 از اهل ظاهري باشد يا باطني و خلفاي آنحضرت مي بايد که جامع خلافتين باشند و خليفه آنرا ميگويند که
 امر خلافت را تشخيص سازد و تشييت خلافت ظاهر موقوف بر تدريس استطاعت است يعني خزاين و
 افواج که شرط نفاذ حکم است ظاهر است که بعد خلفای اربعه که سي سال خلافت کردند و حضرت امام حسن
 عليه السلام تا شش ماه از حضرت ائمه اطهار پنج کي در حج قتي قادر برين امر نبود و تغيير آنحضرت
 عليه الصلوة والسلام که خلفا از قرش باشند نه شهر بر ميست که از اهل بيت يا از بنی هاشم ميروند
 و جمع بين المديين بانيو نه مي توان کرد که ترجيح ظاهر دين که موقوف بر اسباب ظاهر است بجای قالب
 اسلام است از آنها واقعي يافته و تقويت باطن دين که در حقيقت اسلام بجای روح انقلاب است از
 نفوس مزکا حضرت ائمه عليهم السلام واقع شده و چنانچه صوفيا اهل سنت بر ثبوت تعبدت و از ده امام
 صلوات الله عليهم شفق اند و در ذات بابرکات خلفای اربعه رضوان الله عليهم و حضرت امام حسن سلام
 الله عليه هر دو معنی جمع بوده و بصلح در میان امير شام و حضرت امام حسن عليه السلام تا حضرت
 امام مهدي صاحب الزمان خلافت باطني باين حضرات تعلق داشته است و ذات صاحب الزمان
 نيز هر دو معنی تحقق خواهد بود و خلافت ظاهري خلفای ديگر را تعيين مد و شانعا عشره و بصورت تکلفي ميخواهد
 و اسلام مكتوب ليستم نوشته بودند که با حديث صحيح ملالت حضرت صديق رضی الله عنهما از اين

مرتضوی رضی الله عنه و بعد مبارک نبوی صلی الله علیه و سلم و بعد از آن سید بقیع نظار از واقعه حرب جمل که
 باعث دیگر دشت ثابت است یعنی خیالی از اشکال نیست که از جناب صدیق با رعیه است بر حسل
 انحراف از حضرت مرتضی غنی سلمه نید با آنکه حضرت صدیق خود روایت میکنند که حضرت مرتضی و فاطمه زهرا
 دوست ترین مردم بودند پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم مخد و ملاک و در غلات و نزع طرفین مخد و ربانند
 دخی بهر دو جانب میباشد چنانچه در مقام است مخفی نماند که در قضیه امک حضرت مرتضی چون منظر اب جناب
 رسالت آب علیه الصلوٰه و التسلیات احساس نمود باقتضای استیلای محبت بفتوای صلیت وقت بنا بر تسکین
 تسلیه آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی الفاظ که باعث دل سردی آنحضرت علیه السلام از حضرت صدیق گرد
 سر و دشت است استماع این خبر حضرت صدیق را بدشت آورد و چنانکه در کلام بقرآن بارگاه انجین
 کلمات و چنین اوقات موجب سقوط محب از نظر محبوب دیگر و دظا هرست که بالاتر ازین اذیتی میباشد
 پس انحراف حضرت صدیق از حضرت مرتضی رضی الله عنهما بکفر محبت باقتضای بشریت است که از آن
 چاره نیست ناز راه دیگر و اما محبت باقیست این دشت باقی است و کلمه حضرت مرتضی این کلمات نیز
 ناز محبت عداوت حضرت صدیق بوده است که محبوب محبوب نیز محبوب میباشد بلکه محبت محبت محبت بوده است
 صلی الله علیه و سلم که از آن نیز گزینم و پس در خصوص هر دو طرف حق ثابت است هر دو معذور اند
 بلکه با جوری که بنای سر و بر محبت پیغمبر است علیه الصلوٰه و السلام چنانچه دشت و ملائت حضرت خیر النساء
 علیه التحیه و النسا با جناب صدیق اگر رضی الله عنهما زاهدیت صحیحیه ثبوت رسیده و این محل و شبهه است یکی
 آنکه حضرت تبول با وجود تبول و انقطاع از دنیا بقدر قلیل از مال و جو استماع جواب متقول از حضرت صدیق
 ملال اگر نرسد و نه دوم آنکه حضرت صدیق در مقام رعایت فرزند رسول صلی الله علیه و سلم دین امر
 سهل چرا ساحت نمود و جواب آنکه طلب مال میراث که حلال است از آن مالی و عالم نمیشد منافعی که دنیا
 و بعد از تقوی نیست بلکه قدر مال حلال استقی بیشتر خیر باشد و ابشریت باقیست از احتیاج چاره نیست
 منع حضرت صدیق محبت حدیث شریف است نحن معاکم لا ینکف لاند و چون حضرت صدیق از زبان
 مبارک نبی معصوم این حدیث را شنیده باشد و حق حضرت صدیق نص قطعی است مسامحت و چنین بود

بیان باید دریافت که از ساجد انتخاب علیه الصلوة والسلام در بیان اصحاب کرام چه تأصیحت و شفا بظهور
تغنی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و غلبه و در اتباع و کسری ضای رسول و علیه التقیه و الثناء و لذت
از طاعت نفرت از حصیت الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر و دو ماده ظهور این آثار و دوام حضور قلب
و تنبیه نفس بوده است که از بزرگ صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او جعل شده بود و از اذواق
مواجیه قرون متاخره بکلمه نمودند و با وجود حصول کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
بخشش و کراست نفرموده اند و این امور را از لازم و دشوار احوال دانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
یعنی نسبت محمدیه باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و برکتی
که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اندوه و مباحه اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
حضور اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی السید علیه و سلم
دانسته قدش لازم گیرد و بجز و موزاین ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
الغنائت نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرمی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
بظهور رسید امید هست علی انخصوص این امور حاصله را که داده و خواهر اکثر مردم میشود قدر و قیمت بندان
و طلب ضابط علی با فقر انار و مراد آوردن دست بر رویه کشادن از طلب هم و وحدت
وجود بر کنار بودن نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منینه و معارف شان سر احوالی
شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علوم هست بارک الاسنی بر کلمه اعلی در جا
مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان همت خافص صاحب از و دارت خرمیه
احوال است عجیبه استیلا غیب ظهور وحدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
منتهای این لطیفه آنگاه ای امکان برآمده و بعت آباد قدمه و جواب سید است در دائره فلال اسما و صفات
که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

این کتاب در بیان اصحاب کرام چه تأصیحت و شفا بظهور
تغنی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و غلبه و در اتباع و کسری ضای رسول و علیه التقیه و الثناء و لذت
از طاعت نفرت از حصیت الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر و دو ماده ظهور این آثار و دوام حضور قلب
و تنبیه نفس بوده است که از بزرگ صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او جعل شده بود و از اذواق
مواجیه قرون متاخره بکلمه نمودند و با وجود حصول کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
بخشش و کراست نفرموده اند و این امور را از لازم و دشوار احوال دانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
یعنی نسبت محمدیه باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و برکتی
که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اندوه و مباحه اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
حضور اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی السید علیه و سلم
دانسته قدش لازم گیرد و بجز و موزاین ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
الغنائت نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرمی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
بظهور رسید امید هست علی انخصوص این امور حاصله را که داده و خواهر اکثر مردم میشود قدر و قیمت بندان
و طلب ضابط علی با فقر انار و مراد آوردن دست بر رویه کشادن از طلب هم و وحدت
وجود بر کنار بودن نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منینه و معارف شان سر احوالی
شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علوم هست بارک الاسنی بر کلمه اعلی در جا
مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان همت خافص صاحب از و دارت خرمیه
احوال است عجیبه استیلا غیب ظهور وحدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
منتهای این لطیفه آنگاه ای امکان برآمده و بعت آباد قدمه و جواب سید است در دائره فلال اسما و صفات
که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

و این معنی معبرست بمسطلی توهم بفنای قلب و ولایت صغری که ولایت اولیاست معارف وحدت وجود
 ولایت ظلی که محل سکرست ناشیست و بنیقام ضمیر قلب نفس را همگی از فانیسیر گیرد و در حصول انوار
 دوام حضورست باقی جلالتا بکبریا که غفلت عارض نشود و تعلق با سوا نماند مطلقا و بالا ازین مقام است که
 سیر سالک در حصول این ظلال که سببی با سماء صفات اند واقع میشود و معامله با لطیفه نفس می افتد که از عالم خلقت
 چنانچه در مقام سابق با قلب لطائف اربعه دیگر که از عالم امر اند و عروج آنها بکبریا غفلتست که از فانی
 و در بنیاقص احقیقت فنا حاصل شود و اماره طمأنه میگردد و عدی مخالف محبت افعی میشود و استحقاق دعوت و
 ارشاد هم سیر سازد و چون این مقام فرقی بعد الجمع است نیز صمیم حاصل کرده هر وحدت شهودی که خبر غیر حق
 از خلق سید به غنوم نیاید و وصول این مقام عالی ملزم در ضیای محبوب حقیقی جلالتا بود و در این مسوغضات و نیست
 بعد که کثافت از میان بر نیزد و شریعت مقتضای طبیعت گردد و اعتقاد و عمل حسب کتاب سنت بلا تامل
 گفت میسر آید و این مقام معبرست بفنای نفس و ولایت کبری که ولایت ثانیاست علیهم الصلوٰه و بکبریات
 آنحضرت خواص است این مقام حاصلست و در اینجا سیر سالک در کمالات اسماء صفات و تعلق با سبب انوار
 و هست فوق آن ولایت لایت ملاک است که معبر ولایت علیاست در اینجا سیر در کمالات متعلقه با الهیات
 و فائده حصول آن ولایت قابلیت تجلی ذات بهم رسانید نیست عالی تر ازین مقام کمالات نبوت رسالت است اینجا
 با وجود عدم جواز انفکاک اسماء صفات آنحضرت ذات تعالی تقدست تجلی مجرود ذات مشهود عارف میسر گردد
 و اینجا سیر و کار مبرا از اربعه که اصول لطیفه نفس اند می افتد یعنی در ولایت علیا بعبادت سواهی خاک و کمالات
 نبوت بخصر خاک فقط و هرگاه ذات عالی اعتبارات و مشیونات بسیارست بالاتر ازین کمالات نیز مقامات
 ثابت اند و در محل خود که در جوهر ترین مقاصد درین اکتسایش فنا و قلب فانی نفسست مراتب بگوشی برین و
 فحاست در بر مقامی ازین مقالات سطور هر چه در وی از ولایت فنا و بقا آنچه مقرر گردیده موافق تحقیق حضرت
 مجدد دیر ضوایان اند علیهم معین مناسبه اقا بکبر تقدیمست اما شایسته دیگر است اما در نیاب از نگار
 شوق سالکان میگردد و اینطور تقدیم جذبه بر سلوکست و هر چند تاثیر نفس شایسته را در باطن مرید و غلی
 تمامست استعداد و استفاده نیز شرطست آرزوی صحتهای بسیارست خدا باد ما و شما برسد و السلام

ملکوت است سوم بر خور و ارتصویر سکه وحدت وجود حسب التماس شمار قوم سکر و دبدباد
که در شرح کتاب مراتب سنه مینویسد که متفعالی العلم قدیم خویش خاقان کلیه و جزیره را میباید است و علم
بشی مستلزم وجود آن شی است در علم پس باید که استیابا ما ماسو جو علی ازلی باشد و ازین اوست که
صوفیه اعیان ثابته فی العلم قائم اند چون در وجودات شیار در مرتبه علم که نزد قوم سنی است باطنی و توحید
و تخریج ازانی نیست بخلاف وجود خارجی که تقدم و تاخر دران بدیهی است باید که وجود علی غیر وجود خارجی باشد
و باید که تقدم بران بود مانند تقدم اصل بر فرع و تقدم ذی نفع بر نفع و کیفیت صد وجود خارجی اشیا
از وجود علی آنها آنست که چون حقیقی استخوانی که صورتی را از صور علمیه در خارج که عبارتست از وجود منبسط و
سننی است نزد قوم بطاهر وجود موجود گراند و آثار مطلوبه انصوت از انصورت بظهور آورده پس از
انصورت و نور این وجود نسبتی معلوم الایینه محمول الکفیه پیدا میکند و مرات وجود منبسط بظن عکس آن
صورت منقطع مینماید بطوریکه آن بطنی بر بحر آن اطلاق وجود گردد و الدلیل الاصلی چنانکه عکس را می در وقت
مقابل بمرآت در مرات پیدا میشود و نور مرات بدان سلوب نیکر و عقل سلیم بعد تامل صحیح صورت مرئیه را
در آئینه و بر آئینه نمیتوان گفت که آنجا نه دخلست نه از تمام اگر چه بظاهر و فهم عوام صورت مرئیه و صفت
مرئیه در یک نظرست که مرآت باشد و بحسب حقیقت هر یکی از صورت مرآت آئینه هر یک را ندی شکل و لون
صورت از مرآت پیدا است و تفرق و متحد بمرآت از صورت هویا است و لایهای جامی در مراتب سنده
میفرماید اگر وجود را مرآت اعتبار کنند ظاهر و دی آثار و احکام صور علمیه است لان الاعیان الثابته فی العلم
ما شئت الله و فی الحاج و اگر صور علمیه احوات قرار دهند ظاهر و دی تجلیات اسمای صفات و
شیوانات حضرت وجود دست نه وجود بعینه چنانچه نشان مرآت است گوئی خزان علم باشد صفت منقوشی
و وجود منبسط بجای آئینه محلی در مقابل آن منقشی انسان صفت برآمده و در صورتی در مرات وجود درآمده
که خروج صورت طلیه از مرتبه علم مستلزم حمل است دخول صورت در مرات وجود موجب قیام حادث
بقدم و این هر دو محالست پس در میان بطنی وجود و ظاهر وجود و از انکاس آثار و احکام علم برین
طلسمی است بر آنکه عبرت در اصطلاح قوم بمزبه دهم و دائره امکان که مقتضی تنزلات شمه امکانیه

خار و در برادران و پسران ایشان بوطن مراجعت کردند و طفر علی خان در حضور ماند و سواران سبک
 تعلقات بحال ایشان داشتند و بیگام ماتم و شوش معاش بایران اینجا را بخت نای و عده یعنی شتر
 اشعار انتخابی و غیره بکجاست دیگر شریف فرمودن سید چون صاحب کتب طبقه عالیه اند برای صاحبان انشهر
 قوت حست به سلام نیاز فقیر رسانند و شیخ احمد دعا خوانند و باغ اشخول باشند و میر سیمین زمین بحد و حد
 کار را با کمالات نبوت سائید و نسبت ارشادی یافته ویر و زاجازت ارشاد و خرقه هم یافت و بکرت با
 داشت سلام مکتوب **بست و مفتحم** حاده اید علیاً و سلام حضرت میر صاحب شفق من هزاران سال
 سلامت باشی که بعد مرگ و نو میدی وصال باب حیات نویت و م برکات لزوم درین مرز و بوم
 این مرده مد ساله رانده جاوید مانتی چکنم رضعف پیری و کثرت تعلیم طریقه که روزی صد کس را با
 انان توجه اتفاق می افتد قوی آفتد تحلیل فقه کلمات قیام در نماز فرض مانده هست پس و اگر نه بجز و تالیف
 خبر ندگی اثر سپید و یدم انشا الله تعالی در ماه صفر اراده سنجیدم که در اینچنین سال هر سال اتفاق می افتد
 میسر شد از در و در آن حد و اطلاع میدهم بقیه نیست که باجای این مرده خواهند پرداخت و از این
 صدهای قدیم حالتی میگردد و در پنهانی خود رحمی می آید که در قالب تحریری گنجد و نسخه مبارک نفحات الانس
 در ذکر استاد ابوالقاسم قشیری رضی الله تعالی عنیه و بیت نظر گذارنده و درین ایام فقیر را اینجا
 بر بوده بود مناسب حال است **نگار و** سنی الله و قنانت اخلاص و حکم به و نظر الهوی فی حضرت
 الانس ضاحک به افتخار ما نادایم و بستره به و صحبت یو ادا بجنون موافک به اسید آنست که در
 مرسلات و مخاطبات موافق رسم قدیم بلفظ مرزا صاحب گفتا بیکرده بیکرده باشد و از احوال بکرات
 آستمال را و در شریف سطح سازند و السلام **مکتوب بست و** ششم ششم استم معلوم اینک استم شمار بچا
 رفته جای فقیر گرم سازیکه در آن ضلع عالمی نهیده و در دوشی صاحب نسبت نیست بخل جمع بکار خود
 ساعی و سدر گرم بای بود و شوش را باطن خود راه نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاهر
 و باطن مصروف داریکه اوس بجهت شمار و دوشی داده است شکر شش همین است قال الجنید الشکر
 صرف النعمه فی مروضات المنعم هیچ عبادتی برابر این عمل نیست تواند شد که صلاح است نیابت بخو
 بست

نمایان تقدیر این بیخود
 خوار و در برادران و پسران ایشان بوطن مراجعت کردند و طفر علی خان در حضور ماند و سواران سبک
 تعلقات بحال ایشان داشتند و بیگام ماتم و شوش معاش بایران اینجا را بخت نای و عده یعنی شتر
 اشعار انتخابی و غیره بکجاست دیگر شریف فرمودن سید چون صاحب کتب طبقه عالیه اند برای صاحبان انشهر
 قوت حست به سلام نیاز فقیر رسانند و شیخ احمد دعا خوانند و باغ اشخول باشند و میر سیمین زمین بحد و حد
 کار را با کمالات نبوت سائید و نسبت ارشادی یافته ویر و زاجازت ارشاد و خرقه هم یافت و بکرت با
 داشت سلام مکتوب **بست و مفتحم** حاده اید علیاً و سلام حضرت میر صاحب شفق من هزاران سال
 سلامت باشی که بعد مرگ و نو میدی وصال باب حیات نویت و م برکات لزوم درین مرز و بوم
 این مرده مد ساله رانده جاوید مانتی چکنم رضعف پیری و کثرت تعلیم طریقه که روزی صد کس را با
 انان توجه اتفاق می افتد قوی آفتد تحلیل فقه کلمات قیام در نماز فرض مانده هست پس و اگر نه بجز و تالیف
 خبر ندگی اثر سپید و یدم انشا الله تعالی در ماه صفر اراده سنجیدم که در اینچنین سال هر سال اتفاق می افتد
 میسر شد از در و در آن حد و اطلاع میدهم بقیه نیست که باجای این مرده خواهند پرداخت و از این
 صدهای قدیم حالتی میگردد و در پنهانی خود رحمی می آید که در قالب تحریری گنجد و نسخه مبارک نفحات الانس
 در ذکر استاد ابوالقاسم قشیری رضی الله تعالی عنیه و بیت نظر گذارنده و درین ایام فقیر را اینجا
 بر بوده بود مناسب حال است **نگار و** سنی الله و قنانت اخلاص و حکم به و نظر الهوی فی حضرت
 الانس ضاحک به افتخار ما نادایم و بستره به و صحبت یو ادا بجنون موافک به اسید آنست که در
 مرسلات و مخاطبات موافق رسم قدیم بلفظ مرزا صاحب گفتا بیکرده بیکرده باشد و از احوال بکرات
 آستمال را و در شریف سطح سازند و السلام **مکتوب بست و** ششم ششم استم معلوم اینک استم شمار بچا
 رفته جای فقیر گرم سازیکه در آن ضلع عالمی نهیده و در دوشی صاحب نسبت نیست بخل جمع بکار خود
 ساعی و سدر گرم بای بود و شوش را باطن خود راه نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاهر
 و باطن مصروف داریکه اوس بجهت شمار و دوشی داده است شکر شش همین است قال الجنید الشکر
 صرف النعمه فی مروضات المنعم هیچ عبادتی برابر این عمل نیست تواند شد که صلاح است نیابت بخو
 بست

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه دادن نیکو و زرافران احمد علی نواله و الصلوة علی رسول محمد و آلله شاه شافع
 علیه الرحمة به روستی قات یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت علیه مد فون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در حضرت کیسری از بخارا فیکما افتاد و در مدینه بکینه و کفین و جملی بریان
 محمد نیز مرحوم آموذند یاران حلقه آنها سلامها خوانند و فقیر از دعا و توجیه نافع شناسند و احوال یاران حلقه
 آنها جمعا سامی آنها نیز میباشند باشد انتقال از وطن بدیده و گوناگون بسیار باشد و درین حکمتهاست حضرت خود
 محمد با رسالت سر در سال از رائل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه پاک و یکی از
 صحبت طائفه که محرم نباشد یعنی در شیوه دین شریک نباشد که صحبت غافل نمیشد بیان را و که صحبت اعتقاد
 داء و فائده مفاد قلم دوم از قلم ششم از بسیاری خوردن چهارم تقدیر انفعالت خوردن هر قلم که سالک
 انفعالت خوردن ششم صحبت شود و هر که بسیار خورد و در طاعت گران شود و هر قلم که باشد خورد و
 باطن وی لطافت میرسد و هر که با غافل صحبت دارد و بزرگ او شود و هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با او باشد از پنج کشیدن چاره بنویس باید که از کس یا از چیزی که بحساب راه
 او شود و در با شمشد و گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق شہوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت آنست که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقرست که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره و السلام مکتوبی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگذاشته است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا تعالی
 از و بظهور آرد و در حفظ شمار بسیار شوش گر و اندی فقیر هم میایکند و یاران حلقه و میان
 محمد مراد جو فقیر و باب حصول مقاصد شاکر و ایم امید تو نیست که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست بر گاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که بار اول آن خود و دیگر خواند بر برد و گفته است میسر بوی خود را و اندیده و روبرو شده باشد سوره
 الابلا و انکصد بار بسم الله هر روز بخواند اول آن خود و پنج بار نیست نفع شرع الله هیچ ضرر شرع الله ندارد

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه دادن نیکو و زرافران احمد علی نواله و الصلوة علی رسول محمد و آلله شاه شافع
 علیه الرحمة به روستی قات یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت علیه مد فون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در حضرت کیسری از بخارا فیکما افتاد و در مدینه بکینه و کفین و جملی بریان
 محمد نیز مرحوم آموذند یاران حلقه آنها سلامها خوانند و فقیر از دعا و توجیه نافع شناسند و احوال یاران حلقه
 آنها جمعا سامی آنها نیز میباشند باشد انتقال از وطن بدیده و گوناگون بسیار باشد و درین حکمتهاست حضرت خود
 محمد با رسالت سر در سال از رائل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه پاک و یکی از
 صحبت طائفه که محرم نباشد یعنی در شیوه دین شریک نباشد که صحبت غافل نمیشد بیان را و که صحبت اعتقاد
 داء و فائده مفاد قلم دوم از قلم ششم از بسیاری خوردن چهارم تقدیر انفعالت خوردن هر قلم که سالک
 انفعالت خوردن ششم صحبت شود و هر که بسیار خورد و در طاعت گران شود و هر قلم که باشد خورد و
 باطن وی لطافت میرسد و هر که با غافل صحبت دارد و بزرگ او شود و هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با او باشد از پنج کشیدن چاره بنویس باید که از کس یا از چیزی که بحساب راه
 او شود و در با شمشد و گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق شہوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت آنست که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقرست که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره و السلام مکتوبی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگذاشته است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا تعالی
 از و بظهور آرد و در حفظ شمار بسیار شوش گر و اندی فقیر هم میایکند و یاران حلقه و میان
 محمد مراد جو فقیر و باب حصول مقاصد شاکر و ایم امید تو نیست که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست بر گاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که بار اول آن خود و دیگر خواند بر برد و گفته است میسر بوی خود را و اندیده و روبرو شده باشد سوره
 الابلا و انکصد بار بسم الله هر روز بخواند اول آن خود و پنج بار نیست نفع شرع الله هیچ ضرر شرع الله ندارد

انشاء و چاقوی خور و تری که عیب طفل است سیف طفلی داده شد بعد ازین در سبب باب برای منکر
 ارسال تخته نخواهید نمود که از ناسازی آب و هوای آنجا پوشش شما بجای خود نمانده است فقیرانه ایست
 میدانیما امید واران شما از شور شما شکایت دارند درین مدت مدید و سفر و راز تخته با که با تیرا خستاد و
 همه بد رنگ بد قماش زردادین جنس بد فریدن از شما عجب است و ملاقات مثل شست خاشاک است که
 دریا حالا اثر از و نمانده و معذرت که شما درین خطا رعد گز رانیده و اینجلی شست و شوی آن غبار نمود و ظاهر
 جمع دارید و رمضان مبارک بر سر سیده و یاران طریق و حافظاتی آن مجید این بار درینجا بسیار فراهم
 آمده انشاء الله تعالی این ماه مبارک را بجمعیت برکات گذرانیده و بعد عید میرسم السلام مکتوب
 سی و پنجم خط شما بطور ملال بود لول گردانید برادر من کمر نوشته ام که فقیر در دعای خیر شما نصیب
 نیکم تا خیر موقوف بر وقت است اینم ضعف ناتوانی که همیشه در خطوط شمار قوم میگردد و مرا ششوشن ساز
 اگر نقصان شده بودم سوره لا اله الا الله که برای دفع شر از و نشسته است دعای حزب العجمین بخواند و بوی
 نعیم اسد صاحب فقیر به عاقبت ایم تا حال که از شر مردم محفوظ مانده اند ازین سبب است که این سبب
 متوقع حفظ و امان باشند جزایات را نوشتن که ظلالی باشد چنین سلوک بد نمودن و فلان چنان کرد چه ضرورت
 و تحریر جواب خطوط از ضعف نمیتوانم نمود و حالا بدوستان نوشته ام که امیدوار و منتظر جوابها باشند که معذوم
 و مرده ام و مرا طاعت فتن بسبب جامع بر وجه نمانده است بخانه نیروم قوت آن کجاست که متوجه علم الهی شوم
 و در ایام که در حق فلان کس چه مناسب است شما اگر درین ایام حاضر میبودید حال مراد یافته متصع نمی شد
 فردا پس فردا خبر حلت فقیر خواهد رسید شنیدید چه بخاطر شما برسد بعلل ریه ما اول استخاره که در دست
 بکنید بعد هر چه پیش خواهد آمد دران خیر نیست ضعف ناتوانی از گذشتن است امراض متعدد و ستولی شد
 نماز فرض ایستاده میخوانم و بسن رطلقه هر دو وقت قریب صد کس حاضر میشوند حیرانم که قوت توجه را کجا
 می آید بقدر چهار دام باقی است رفتن تا بیت الخلا حکم فرار و درین سال سقوط قوت بسیار شده
 مرا از جسد خود این توقع نبود و در خدمت مولوی نعیم اسد صاحب گویند که خطوط طوفانی ایشان رسید
 مطالب معلوم گردد و بیا ران حلقه سلامها رسانند و طاعت تحریر جواب نیست دعای خیر نماند و دستلام

مکتوب سی و هشتم باعث تحریر نیست که لاله برج لال نام جوانی از دودستان مقبره که در سن
 شصده گری و صحبت اری بر عظم فقیر نقلی ندارد و عده ناده و عده روزگار بوده است این ایام را در
 خود که اگر آما بدست تلاش معاش و ریجا دارد شده است نظرو دیکم که زود بیاید تا این نسخی که بدست
 آقای خود بر خوانید و احسان دست بسته در حق آقا که مر و نمیدارد و دو خواه با او منسب شود و هم در حق خود
 که چنین در بازوی شما باشد و هم حق فقیر که غفلت شده که انی بتقریب و زکار از ما دور تر و در کرده باشد
 و باید که پیش از رسیدن تقریبات تسخیر خداوند نعمت خود را شایق او سازید و از حقن امار اطلاع دهید تا پیش
 به ششم معلوم شاست که در کسی باین اتهام باشنا کرد و ایم و مادت بمالعه نماید امید تعالی خاطر شما را
 امور دینی و دنیوی جمع دارد و محبت های خاص ایام گذشته آنرا بدی آید خدا باز میسر آرد و فقیر را از غافل
 ندانید هر روز بر وقت دل توجه بشناست حاجت تا که نوشتن نیست کس از جان خود غافل نباشد من
 شمارا بر جان دست میدارم انشا الله تعالی محفوظ و محفوظ بید بود و معاطل با مردم محل خوبست خدا خاتم
 بخیر کند و کوزهای پیرهای شما که از کبیر فرستاده بودند سر به سر نوزده دانه را بسیار ببالعه
 رست آمد خدای تعالی جزای خیر دهد و هر دو تن سفید کی لک و دمی تنگ هر دو عالم خوب اند
 فقیر حالا جامه کم قیمت استعمال میکند لیکن بر عایت خاطر شما که مساجت بسیار نوشته ام و در صورت
 عدم تسلول از شانتوشنخواه در رفت نگاه داشته ایم جامه دار سر و تیم سیر که برای مردم اندرون
 ضرورت نیست در خانه شما خیرست و السلام **مکتوب سی و نهم** ظهور اثر توجیه بقلب مستوره شما در
 اد ازل که مر قوم بود معلوم شد بعد از این اتفاق توجیه قضا که تغییر بیان مفرط دارد کسی یاد نمید و حال
 متخی پاک در خاک آن عقیقه گذاشته ایم بر وقت مقدر سر سبز خواهد شد باید که آن بر خود دار بظا فقیر
 مشیج و در باطن مشغول بکار طریق باشد که علاج در جهان در بکار منحصرت ایشان نیست باید که بکار
 مقید باشند التزم شریعت و محبت مشایخ و دوام مشغول باطن واجب اند و صحبت مردم نا اهل اشغال
 نامناسب بجزار لازم شاستند و خدمت علما و مشایخ متدین و تشریح غایت شمرند و آنچه از قصد خود مردم
 خانه بجانب شما جهان آباد نوشته اید بشراط امن مبارکست تا رسیدن شما فقیر انشا الله تعالی بعد

یکت و گفتمی بدو برآمد پیش از منته یا بعد آن بجانب ستوره شام توجه خواهد شد باید که سر و دست و تن و تنه
 رو باین طرف کرده و بعد نماز سبیم بنشیند که بحث این صنفیکه که فرزند است در دل فقیر تاثیر کرده است استعدا
 خوبه از هرگاه توجه میشود تنی معلوم میگردد و الله تعالی هر جا که دار و محفوظ و محفوظ دارد و اخصا شایسته
 ثابت است و افع و افعه مولوی غلام محلی مرتب است از و السلام مکتوب سی و هشتم فقیر در سبیل
 معلوم کردم که والد و شاد باین ناخوشی انداخته اند و موجب خسارت نیا و آخرت غصه
 والد و شفقته یعنی را استفسار نموده اگر اصلی داشته باشد کفارت مکافات بل از الله تعالی خوا
 امور شان محنت من غیر گردانده و فانی ام اما لافا قاتح مو توف بر وقت قدر است عمر اخیر است
 اگر در زندگی میرشد الله تعالی به بط سلامت ایمان و در پشت بر خور دهای خدا خواهد بود
 خیر فایده یاد دارند و با وجود بی سامانی و فصل مشکل بر آمدن برای شخص احوال نیستند فقط بخیر از ریخ
 فایده ندارد و باید رحمت الهی فخر باید بود و اگر عیالشان باقیست یر یا شتاب می آید السلام مکتوب
 سی و نهم ادبهای جل شایسته را با صاحب ما از کردات این محفوظ و از مرغوبات کونین
 محفوظ و اما د اخلاق که در ایشان بر فقیر فسونی دیده است که دل را استیلا ی شوق بمان میدهد
 کردی گنجی سویم حسین نو گردیدیم ای کاش نشدیدی ای کاش نمیدیدیم چه شکل اینکه طیفین اموال
 حرکت بسیار است از انطرف شغلی که از اری و ازین سو غلبه تا توانی و تزاری خدا بداد و دلهما برسد تا بر خور
 میرشد و اگر رسم مراسلات کنیم ملاقات مستسلوک باشد غنیمت مستیاده و عمر و عمره حیدر زانی با
 مکتوب چهل و پنجم قیمت جاذبه اجناس فقیر از دلی سبیل سبب امر و به و مراد آباد را هم دیده
 تا با تقاب پرداد و که رخت افات در کجا اندازد و متعلقان را طلبیده نگاه دارد که از نشدنیات هر روز
 او بی تنگ آمده ام و دلی و شایه جان خود و در دست استغایا رسیم مردم سبیل امر آداده امر و
 که سبلا و حاجت نمود که با جاذبه بود و جاذبه و حقوق خواب ارشاد و خان چهار سله ربه نگذاشت که قصد
 جای دیگر کنم طالبان طریقه نیز درین شهر بسیار از غم اقامت نموده آدم برای طلب متعلقان تمام
 آنها خدر های سمیع نوشتند تا جایی را رجعت ملی اتفاق افتاد سی و نهم باقی ما هست باقی

اما توجیه حساب باقی به وقت کشف کردب قریب است حزب العجز و دشمن ایشان خواهد بود و انجا
 برای حل مشکلات بخواهند و طور خواندن آنحضرت میسرمان صاحب ند کنند اگر این ما آنجا نباشد بنویسند
 آنرا نوشتن طوری دعوت آن ارسال ارم و شعر مناسب حال از محمد علی علیه السلام **مکتوب وصال**
 نشد درین به شطح عشق باری مانا نباشد و السلام **مکتوب حیل و کیم** احمد شد علی نواله او بجا
 و تعالی شما را از مملکت سلامت آرد و توسل که با و شاه حال نمودند آکن خوب نیست و احوال این بنیاد را
 با کور باطنی آنکی مفصل معلوم میشود اگر شود و تحریر آن بوجبه سادست بنقد هم برایت خاطر شما گاه می نویسم
 و خوبی میان عظیم الدین یاده از انست که نوشته شد بقطع نظر از رسم طریق تغییر و از شناخته آشنا گرفت ام
 که مر دیت مردانه در میران عالم دینی باشد یا دنیای خدا و از زنده دارد و مقصود کشتن برساند
 پس آن را در آن خود و اگر چه برای ترمیم طریق است که طالبان درین شهر ویران نماند و آنجا بسیار زنده و با
 و گسار شما دید اگر شما را آنجا نباشد میبختت خواهم کردن هر چند فرزندان نقای شما خدمت نمایند لیکن شما
 بدین نظیر ندارید که کسی قایم مقام شما تواند شد توج حکم عقدا دارد و درین شهر و قرض حکم کیا بهر حال هر چه
 متقاضی وقت کند زود عمل باید آورد و یا اطلاع زود باید داد که خارجا میسر سفر از سینه بر کرد و شود و بگو
 حضرت مولوی شما صاحب که یادگار تغییر اند ضرور داند و السلام **مکتوب حیل و موم جان سن**
 سلامت باشی درین مدت مفارقت و رفته شما رسید هر زمان که وید و روح تازه در تن بتوان پدید
 بهر حال با همه بهر حال آنکه همه حقوق و خصوصیت تغییر دادن شما تغییر در اوضاع قدیم که بسیار آن
 ملوان را در مناسب حال تغییر غیر از وقت و عجز نیست باید دید که انتظار با ما می کنند شما را با خدا بیشتر
 و اما آنجا سپارید و احوال سفر نجیب آباد و حال یا آنکه سبیل موانع و اخوت و اعلام و والدات صاحبان
 انصاری و حال حضرت مولود صاحب از اسباب معیشت ایشان بنویسید هر چه بعد از توفیق تغییر نشیند
 تا توجیه میهمان کسی توجه گیرید و اطاعت الدین واجب آید و کیفیت معامله با بزرگان حال معیشت خود
 برنگارید اشتیاق بشیر و صفای دل منفی نیست خدا حافظ و این دنیای شماست یاده عمر و در هم
مکتوب حیل و موم محمد و انقیر را پیش از مرد و مقصود نماید و مرد و بر سلام بوقت نتواند کرد

موافق خبر صحیح جواب سلام تواند داد و بشنوند یا ندانند که رسم اسامات تازه کرده اند فقیر نیز خود را در ادراک
 رسم و دوستی با مقصود خواهد داشت حقوق محققان و نخواهد گذاشت و این بی سواد و گستاخ تحقیق استعدای
 کتاب ندارد بعضی مسائل تریهت طریقت بطریق جواب که احباب موال کرده اند بطور کتابت بمرقوم شده
 عزیزان آنها را فراموش کرده اند بعضی از برای آن تعاقب مرسل شود خدا کند بقبول رسد و منبر علی بن ابی طالب
 که بجای برادر و فرزند فقیر و از خاندان عمده و باوصاف حمیده مملی اند تهری قصد علی بیت نوده اند و منبر
 با مردم آن بلده ندارند پس سلیقه رقصه فقیر اگر بخدمت برسند مورد مرحمت خواهند شد و اشتیاق و عنا
 که با ایشان بسند دل خواهد شد بعینه ما بفقیر خواهد گشت ملاقات که نظر با سبب خلیت خود و بنا چندان آسان
 فرایده مصحح و الرحمن الطاف خفیه چه مستفیدان محبتش شریف سلام قبول نمایند مکتوب چهل و چهارم
 باعث تحریر آنکه نظر علی خان سلمه ری بخلق نواب اعتضاد الدوله و لارشا و خان بهادر سیه نوابین الدوله
 سفورست از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام عبدالعزیز عبدالقاری رضی الله تعالی عنه و تربیت ظاهری و
 باطنی از فقیر یافته نسخ رسد ای بابی اوصوره معنی بصورت سیده موافق و عده ما حفظ رحمت خان صاحب
 که در سبلی و مجلس کتبی حیدری و ندیکان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار داده بودند
 قصد علی بصیت کرده بنابرین خدمت تصدیع سپیدیم که بخی و دیشهای قدیم و اتفاقی که بر فقیر میزد دل است
 شقیق که لایق بزرگیهای آنهمه بان باشد و حق این جگر گوشه که مرا عزیز تر از جانست بذل فرمایند
 و اگر اعتیاجی بکلیه فقیر باشد مرتبه خود داری منظور نداشته بطوری بفرمایند که مستمع متاثر گردد و اگر خود را
 سفور دارند که سپارشهای سرسری فائده ندارد و تمناعیات ایشان کافیت نفیست را بعد و
 خود و در پی هست گاهی خیال نگذاشته بتعرب بودن این نور چشم در آن محروسه اتحال صورت این معنی
 قومیت السلام مکتوب چهل و پنجم اشتیاق و شفقت با بحال شماهاست که بود خاطر جمع دارید پس
 الله صاحب پیرزاده ما و شما و می مانند و بی معاش و دانشه واقع شده اند شریک مقدور استطاعت و
 و توفیق خدمت ایشان غنیمت انید الله تعالی شما را بعد انصود و بر اجاسر و و راه و دنیا شما سید
 بوقت رسید خانه آباد خدا تعالی کند و از ارسال قائم که حکم نصف الملاقات اردو بیخ نیاید کرد و هر جا

صلی الله علیه وسلم متفرق دارد و حامل قیام شاه از یاران حلقه است و کسب کمال کرده اگر چه بظاهر از علم و فضل و خلیف است اما از انوار طریقه باطنی او محسوس است با وجود عیالندی و معیشتی ندارد و بخواجه که در برج صدر اقامت نماید اگر چه به ما مشق قلبی که در آن مقدار زندگی با مع علائق تواند کرد و این کار دنیا و داران این ملک است بسی شامی سر آید هم موجب اجر عظیم و هم سبب فناء مندی در دنیاست خدمت و سعی و عیش معاش صاحبزاده عالیقدر میان هر چسین صاحب فرزند حضرت محمد و الف ثانی حضرت شیخ احمد نقشبندی سهرندی رضی الله تعالی عنه که با علائق بسیار ملاقه و رفوگار و معیشتی ندارد و همه متعلقان در شاخه چنانچه بقبری عیال باشند موجب خوشنودی پیرانست تا رسیدن فقیر یاران طریقه که در پی بهیست اند بخدمت کوه عبدالرزاق که بظاهر و باطن لیاقت ارشاد و تعلیم طریقه دارند و رجوع نمایند و محبت ایشانرا غنیمت دانند عزیزان و دیگر که از فقیر استفاده کرده اند و اجازت یافته صحبت آنها هم غالی از فائده نیست اما شغف با اصلاح بسیار در کار است و اگر فقیر در حق شخصی سپارشی بنویسد بقدر طاقت سعی در آن امر می نموده باشد که برای شامغید خواهد شد تا ایشانرا از تقدیر است السلام مکتوب پنجاهم کاری غیر از تربیه و تشریح طریقت از زندگی مخصوص نیست برادران طریقه پیش فقیر از برادران سنی عزیزان در حق تعالی ما و شمار ابرار تابع سنت نبوی علیه الصلوٰه و الطبیته استقامت و زری کند باعث خیر یا اگر از ظلم و ستم کامفران بکوه قدس الله تعالی بلده شبر که سهرند و یران شد و مزارات حضرت علیهم الرضوان بشهادت سید و صاحبزاده با آواز هر شهر و دیار شد و بجا نصد آنظر نما کرده اند و صاحب حضرت میر اسد الله صاحب که با فقیر خصوصیت بسیار دارند تشریف می آرند اگر چه احوال آن ملک مردم آنجا خفی نیست لیکن بعضی در تفرقه و مگر و کلال طریقه را بقدر نقد و در دست زبان رخ دست ایشان مقصود بسیار بود و خصوصاً دینوت که قصد مد غارت جلای وطن باین بزرگان سیده است با و زباده است السلام مکتوب پنجاه و یکم میان محمد کبیر از یاران طریقه بقبری آنجا میرسد تا نصف آنرا امکان برسد اندا اگر التماس قهر از شما بکنند البته توجع بپزند و در امور حرج و نهوی ایشانرا سببی نمایند و از کمال تخیر بمانند و در دفع نظر بایند و دعای حسن خانم در حق فقیر لازم دانند که وقت صحت نزد یک سید عیال باشند و بجا و زنده و توقع ملاقات نیست که در آنجا

سیر و سفر نامه و شمار فرصت نه السلام مکتوب پنجاه و دوم فقیر از سیر امر و بهر و مراد آید
 فایده شده است قصد تماشای شاهجهانپور و از انشا الله تعالی عقیق پر سر دوسه مقام در بر بی کرد
 روانه پیشتر میخود و پنج و شش مقام در شاهجهانپور روده مراجعت سبیل نماید بعد از آن بدین میسرود
 بودا و وضع پیری ای حرکت غیبت ابر خود پسندیدن بنابر اغراض صحیحه اخرویست که خدا میداند اشتیاق
 بقدر اشتیاق صاحبانست اغرض از آن مشتاق هر که در بر بی باشد اورا اطلاع شخصی باید داد که فقیر را
 بعد و روانه بخانه خبر کردن بعد و رسم نیست که از نساکل اجاب باقت نه سباده که ملاقات میسر گردد و السلام
مکتوب پنجاه و سوم حال مردم اینخود و تباست خدا جمعی است محمد میسرند علی صاحبها الصلوٰه
 و السلام باعث تحریر است که حضرت میرسلطان صاحب بارک الله فی برکاتهم با همه تا توانی و میامانی بجز
 همت توی قصد فرج بجهاد فقر افروده اند اگر عیور ایشان در اند و واقع شود و بصاحب اطلاع رسد
 استداران دولت ملاقات سبیل برکات این بزرگ الله در یابند و خود را از خدمت پیچیده معذ و رندار
 که ذات شریف ایشان جمیع کمالات ظاهری و باطنی است کسب مقامات از حضرت سید السادات فقیر
 و تیمم سلوک از جناب شیخ الشیخ مرشد فقیر نموده اند و از این مضمون بخدمت نواب صاحب یعنی قاسم علی
 او صلعم الله تعالی الی غایه بایتمناه اطلاع باید کرد بلکه رتبه فقیر از نظر باید گذرانید که تحریر طبعه و در شب چنین
 وقت مناسب نمود و السلام مکتوب پنجاه و چهارم آنچه از عالم تدبیر معاش نوشته اند بجاست
 اما فقیر طاقت حرکت و بیخ سیر سیاست هرگز نداشته برای پرداخت باران طریقه که از اطراف هجوم
 کرده اند آمده ام بعد و راه بدین سیر و م که متعلقان را بجا بستند و از هر طرف فتنه قصد و علی میکنند باینهمه
 دنیا داران اینخود و با فقیر معرفتی ندارند بجهت معلوم شما اندازید که روز ملاقات این قصه را با شما مفصل
 گفته ام که غناسان و محنتی نمیستخ خان سردار خان ادر تمام عمر خود گاهی ندیده ام و در میان را که
 اراده ملاقات فقیر داشت منم کردم که نیاید و حافظ رحمت خان که پیش فقیر حاضر شده بود صحبت او فقیه
 نادرست افتاد و پس از آن علی محمد خان را بنی شناسم ربط کجا سفارش علوم میدادم که شما درین
 بیگانه ذنبی معاش و میالذ واقع شده ای بقطع نظر از حقوق آشنائی سسی در حق چنین شخصی عبادت است

اما حقیقت اینست آنچه نوشته ام و دنیا داران تعلی سنبسل بحال خود باور مانده اند و گرنه این خانه فانی شما
 بود و السلام مکتوب پنجاه و پنجم از خبر جالکد از رحلت میر سلیمان صاحب چه نویسم که بر سن گذشت
 یار رفت و با پیشش با چاکل افتاد و ایام به سایه میگردد یکا شش این نارسا افتادگی که انچه شده است
 بر سر آهیم و خبر فوت مغفوره مرحوم در مغلانی یکم از خطیب کرم و میر محمد معین خان صاحب سلمه الله تعالی
 پیش ازین دل را داغ و جان را سید داغ کرده بود و اندیشه ملاقات یکم خان صاحب هر آب میکند بهر حال
 همه مصیبتها میگذرد و ما هم خواهیم گذشت نفسیکه در اودا میگذرد غنیمت است از نوید کمالی آنچه از طون
 سر در احسان بخشی برای خرج صدوقیان خانقاه میر سید از روزی چند در توقف افتاده بود و سرست
 حاصل شده که درین آخر زمان توکل صورت باعث بی محبتی میشود و در اسل المال صوفیه همین جمعیت است
 و ناسازی و بیوفائی ایران را نه محل شکایت نیست داده بی تشویشی قطع امید است عدم و وجود اجاب یا
 یکی باید دانست آنچه در خدمت احباب سنی تقدیم میر سید از آن از جناب حضرت حق سبحانه باید طلبید
 کیفیت اقامه میر سلیمان صاحب که چه عارض رحلت نمودند و در کجا آسودند بنویسد چند نفس که باقیست خطیب
 در رضای خود میگذراند و داغ رحلت باقی ماند لایزال و مثل رساله و فتوحات باطنی و را خود
 درین بقیه هم قریب صد کس اصبح و شام توجع میشود شمارا بلکه همه راضا که نیست رزق و وقوع موت و فوت
 بر آبادی ملک نیست خلاص جمع دارد که خدا کار سازست درین ملک خبر نیست فقط لطیفی باشد خدا
 شمارا معز و غنی خواهد داشت اگر حرکتی واقع شود باقتضای وقت حال بعد استخاره منون بهر طرف میر شود
 باید رفت باید که طرین از دعای خیمه بدیگرا غافل نباشند میر محمد از چند روز بخت کرده الزام حضور حلقه کرده
 فتح باب فیض او خوب نیست و معلوم شده که آن برادر از وزیر باریان برای عذر تقصیر بقیه رفته فقیر
 میر سید معاف فرماید که عفو کار کایانست زود و رخصت نماید که عزم سفر دارد و نواب ارشاد خان مغفوره
 رحلت نموده اند و اوسیت را حاکم بر دند خدایا مرز و دهنائی ما را تا نابا بیکر کرده است آنچه ما را جان را میخست
 در وجه بود و آخر از ناسازی طالع بانی هم ساعتم مکتوب پنجاه و ششم ضمیمه متعلقان
 با حقیقت است به غایب و مستقران شغول ما اجابت نماد کرد و وقت است کار شما را خدا خاطر خواه می سازد که

از دقتی رنج یکشایدان مع الحصر لیسرا و عواقب امور شایع میگرداند و فاعلا جمع باضعف در مرتبه ایست که
حلقه در حالت خطیاج اتفاق می افتد اگر چه خطی از رنگی نماند و اما حیات صوفی غنیت است هم از هر چه بود
و هم از برای دیگران مردم محل شمار بقاعده طفره تا ولایت کبری خدا تعالی رسانید هر طریقه عقیقه خوش
استعدا دینست در عالم عقیدت اخلاص بی پیشرو مردانست میر که و تا مبادی کمالات نبوت سید اند
دوستان طریقی سرب تاهی داره ارکان بر سرین خود شیخ مقرر نیست حلقه درین ایام صبح و شام خوش
بشود و مردم خوش استعداد و فراهم آمده اند حق تعالی فرصت هر که بیه سلوک اصطلاحی بنامی رسانند
جای شما غایتست درین آخر عمر خود غنیمت برکات تجربه ایست که در تفریحی آید انچه بعد علی نواله و الصلوة
علی رسول و آله از استیاق و دین بر خور دار و درین کاسیاب نشانی نیست نه از چند میر عبد العلی انچه
نویسم گشت خدا و ارباقا عدا قصی در دیوبندیار رساناد و از فطرت محبت و احوالت یکیشتم دای حقوق طهار
او از انانی آید خدا کند که بالشکر باد شاهی دار و شهر شود که بعد ازین از خود جدا کنم قدر اول سیدان آداب
آدمیت که از شما بطور برسد دیگر رشیک شاکر دل ظلمت تان یا حق تعالی نسخ و جو شمار ازین هم
مجموع تر گرداند و فقیر امر که در هم شوال است بقریب تعزیت حضرت خانصاحب عینی دالذکر گوارشاکر حاج
نهران مناقب بودند و از انفعال ازین عالم داعی یادگار گذارم بشوند و اوله حاضر ام و بعد بوقت سه
شاز روز و فردا در اجبت سهیل خاتم بود و تحریر عبارت عز از بر حق تعالی از تکلف نیست که ما ایشان بجلایه هم عمری
در وقت قدوم این خاکدان بقدم و تاخیر چند قدم مسافر بودیم حال که وقت جمع وطن اصلی است نیز بفاصله چند
فصل سیم تا ظاهر ایم است امروز اگر از رفته حرفان خبری نیست و فردست درین زم زم زاهم اثری نیست
و السلام مکتوب بیچای و مستحکم آخرت ضعیف پیری از عدد زیاده خدا غایت بجزر و دلتوقع ملاقاتها
ضعیف است اما از فوت التی امید گوشت هم این راه خط آن نیست نه در حد یک جلد کتاب که مرا از زبان
عزیزت سید خدایتعالی مجزافردم و واقعه میر محمد کین خانصاحب مرحوم بنیتر شنیده بودم خدا بر سر
برادران را بیا مرز و داغهای پی دینی بر دل یادگار گذارم استند و رفته اولاد و آئنها را خدا توینیک
و محمد امین بسیار دمی آید و درین ستوره میر علی صغیر قدس اشس بیا مرز و غنما گذرانید و خواوشد

خبر و وفای احرام تهی آیند آراستگاری کنی بکثر اکاوان و علوم علمای اینها زیاده بود و نسخه نقد بنابر
 حکایت باین طرفها از برای مردم میخورد و مفید واقع شده از سنبل امر و همتا شایعها بنور جمیع منازل
 دسترس شده و جماعه مردم از قوم و سیله اکثر از مردم نهی کتر اخذ طریق علیه خود و منور و متنا
 گردیدند و جماعه از آنها همراه آمده اند بقصد خاقت بدلی برای کسب مقامات میروند و اکثر علمای اینده و دست
 بن بست طریق نشاند و برای آنها که همراه فقیری توانستند بدلی فت میرسین خان اگر از مقامات مصطلحه
 گذشته و اجازت مطلقه یافته و در توجه گرمی بسیار دارد و اتفاقا درین ایام از شهر برای دیدن فقیر
 رسیده بودند بجای خود درین بلاد گذشته ام مردم و صحبت این بزرگ آمده و با فیض میگیزند و خیلی رجوع
 کرده اند اما کار یک کس نیست که از عده این قافله بگوید بخاطر دارم که شمار این طلبیه بعضی شهر اشیا
 بعضی امیر مسین خان تقیض نایم بار طاقت نماند با همه بیاطاقی هر روز بشمار توجری افتد زنی سقا
 و حافظ سرور خان اصداف توفیق دیگر در زنی چند با ما باشد که محبت و حق بسیار بر ما ثابت کرده اند و تجبه
 برگیرد و اسلام مکتوب بنفقا و **و خیم** بعد صلوة از فقیر جانان حباب فضیلت و ولایت ماست که
 صاحب سلم الرحمن مطالعه نمایند که حق تعالی آنمروج شریعت منوط طریقت نور محمد دین دیانت که الله شاکم
 و میرا کلام اسلامت دارد و نیک و شما جینیه نیک و فقیر است و جو شما با فقیر عزیزترین موجود است
 و مصلحت چندین انوار فیوض برکات در زکوار شما عزیز تر و در آناش از بوجوبی از اهل بیت شما مخلص تر
 نداریم و ما درین با و آخر فقیری بنجر و مغرطی که صحبت کسی خوش نمی آید هم سید یا یاران حلقه هم بقدر توجبه
 می شنیم و سبب از یاران مانده توقعی نیست بر سبیل تفوه چیزی میگویند و در صورت ایفای نموده باشند
 بسیار بگردان میگذازند و شما با گرمی بر ندین بوانه این گروه ندارم خبر و لگدار دوست و لوازم
 بدان و منزل ساند نصیب کس مباد و علامت سعادت یلغ برین چو خواهد بود که شل شما صاحب کمال تکفل
 امور اخروی او گردانید و عمارت بر خور و ار احمد اند فقیر سخت تشویش دار و عمری فقیر اخیر شده و گرنه
 از عمر و دین بر خور داری نمی شنیدم که محبت بسیار این نعمت سمع است خدا و او را عمر و زنی کند
 و پیر علی دنیا و حصه او نیست هر چند سبب نعلی رضا خان چون طریق را از فقیر گرفته اند و ذکر لطافت

این نسخه از کتاب
 فیضی است
 در تاریخ ۱۳۰۳

جاری شده و نفی و اثبات شروع کرده اند بجهت بر سرند در حلقه شد و خل خواهند شد توبه بر لطیف
قلب ایشان که اول کار این لطیف منظورست ضرورت هجوم ملالت و انداختن و تو حیات غلبره و تحریک
نمی آید و شکر باطنیست بر قوم سنگرد و دهم چه بشود یا رسالت مانده یا اران حلقه متوجه مقصود اند
و ترقیات میکنند مخصوصان غائب و وصول سیوص در برکات حکم حاضران دارند و اسلام مکتوب
ببقا و دوششم فیه از طور تحریک ریشتر و زی زیر بار بودم چون احتمال مضرت بود خود را برز
باز آوردم و دعای خیر کردم و حق شاکر دم تا خاطرم جمع شد احوال که شمار در غرر در آمد به صاف تر
شدیم و صاف کردیم خاطر جمع داریم و بطیکه فیمین ما و شناسست تقاضای آن میکنند اگر خلاف مقول
گفته شود بنا بر قاعده حسن ظن که لازم این نسبت است تسلیم نمائید چه جای اظهار محبت در مقابل حرف
ستولی فقیر را قدر کمالات و حقوق اخلاص شما بنده بطوریت بنا بر خیر خواهی بسبب تربیت اظهار طاعت
اتفاق افتاد و خدا تعالی مفید گرداند خبر ملالت اثر واقع مرحومه لطف النساء رسید زهر و آب دل آبنا
گردانیده و استیغاثی آنم حومه را بیا مرزد در بر رخ توبه کرده اند که شمول فضائل الطاف الهی است
از بر خور و ارحم الراحمین و ازیم سلب نعم و الم کرده میشود و انشاء الله تعالی زود تسلی میشود و آخر نسبت
طریقه و اطمینان نفس کار خود خواهد کرد و خاطر جمع باد و باخوان طریقه و اخوات پانی پت همه سلام نمایند
مکتوب هفتاد و هفتم برادر من محب کار است که هر دو اعداد مردم پانی پت لکری شکایت شما
می آید معلوم نیست چه عمل شما واقع میشود اگر بر سستی دیانت شما باعث آزار مردم است از آن رستی
بگذرید برای حفظ حرمت تا و ایل همه خاطر مردم معنی دارید که طریقه و پیران طریقه به نام میشوند
برای خاطر لیثانی گیران را آزرده کردن خود را به نام ساختن باین کمالات طاهره و باطنی و دواز
هصل است انکار مردم باعث خرابی کار قاندا رشا دست شما میدارند و از پادشاه ملا توفیق نیست که بین
مزاج کس را تم شمی از و من سد و رعا زنگلا و می رسید که نسیم اند و مشرف بر ملک اند و نوع حیات
مانده معلوم نیست که اصل فقیر و کدام ملوک و بخت نیست که نیرسد و داریان بر و نه فقیر این تحقیق است که
یعنی دلیل الله را بی اختیار دست میدارد و نفس محبت و در و آت قلب فقیر اند و در گزین

هرگز نقشی از نقوش صفوح کائنات نمی نشیند و معرفت خاندان عالیشان این صاحبان که در عرصه آید و اند
 با فقر شهو است اما ایتام اخلاص ایشان از بیجا می توان دریافت که جواب نقات از نوشته اند اگر چه گشت
 اشغال حسنه ریخواه اسمن دیوانه را با این بی ایتامی نیست بکمال انصاف انتقاد جواب سفارش نباید
 کشید که جواب این مرامات عمل آوردن است محمد مد که درین قاعده قصیری راه نیافته جز اعمال منظر
 ازین تمهید است که محمد زاده سیان فضل علی از یاران طریق و سیان شرف الدین کشا زاده و دانشا
 کله انجیری از فقیر درخواست جواب دادن کفر آئین آدیت بود و ما چار دست تجربه ریزم شاید که اثر
 کند و کار اینها که مقصود فقر است صورت گیر و السلام مکتوب به قضا و ششم غصت مردم محل
 بجانب پانی پت موافق درخواست ایشان قرار یافته باید که بعد رسیدن ایشان در کجونی و خاطر و
 بر بالغ تمام بگویند و در غلط نصیحت خشونت نکند و با ستانست بهر برید اگر فقیر را در قضا بگویند و
 مقابل تمامید و هرگز نه برهنه و نه خیر و نه دین ست مگر کار از حد بگذرد و آنوقت بشورت پیر علی که با وجود
 جزیت ایشان طرفدار فقیر است نیز مرعوبان ایشان هر چه مناسب است باشد عمل آید و اگر ایشان بخواهند
 کس بر ندهد هرگز نگذارید و در امور سباه توسی ضرورت که سباده از فرط وسوافتند پیاپی شود علی
 شورهای سودی در سزار و پس استات و هم ضرورت اگر خواهید نمایند که سباده از سودا می آید
 خود تنگ آید و در تر بر و دو دعا کنید که مزاج سو دانیان به صلاح آید و فقیر را در پانی پت از خجست و نقا
 برادر شما غلط جمع نیست که مرا از فرط محبتیکه با فاندان شما هست تاب تحمل این کمروهاست نیست ازین راه
 و قصد انظر سردم کسی شما را نخواهد گذاشت که کنار دهی و چه که عالمی بظاهر و باطن با این شای
 آویخته است از اندرون عاوانیدار شما بسیار می اندر می آید و مقابل اطلاع و السلام مکتوب به قضا و ششم
 نفس قدسی شخص علوی مهربان قدر دان این بچکاره همچنان منزله انصاف بقطع نظر از کمالات خود
 قدر کمالات شما بسیار میداند و منتهی سائل طریق از مولفات شما و خدمت ایشان بود و برای
 استکباب گرفته و منتهی دیگر و همین باب که برای صلیه شریفه سیان بنده صاحب تالیف کرده اند درین حضرت
 سنبه از نظر گذشت برای قیدیان بسیار مفید است و حضرت نقول و نتایج یافته ام اگر سوده آن پیش شما باشد

ارسال دارید که نقل گرفته شود و لو مار با و سوده رساله تصوف بعرفت مولوی غلام علی رسید و بمطالع
 این مطالب مسائل رجبه شریف شده از توبت غفلی و عطیات کبری دانست تحقیق بعد توضیح کایافته
 و خطا بر دهم ششم بارگ اسدنی بر کاکلم باید که رساله صغیر و کبیر صفات خود در مجلدی جمع نماید و تقاض
 نکند و چهار مجلد سیرنجوی که طلبیده اید سه مجلد از آن حواله محمد عظیم کردم و مجلد ثالث را بعاریت و زنی
 نزد خود نگاه داشته ام و درین ایام بر فاطم نسق اتباع سنت بسیار مستولی است برای وزن اعلان این
 سنت به ازین گمانی نیست بوقت ملاقات حواله نمود و میشود شبرط انکه انتخاب محضی امورات آن بهاری
 بر داشته من بدید که اتباع سنت ابد از وسیله نیست اگر اراده تحریر یکله شرح خلاصه السیر در نظر
 برشان علم خود نمود و سی نام بکار باید برد و درانی جلد اول چیده شود و نسخه شرح سفر السعاده و
 اامیانی شش و عده آن بود و هرگاه شما طلبید به سختی تری از شما کیست از اسم حواله محمد عظیم کردم این نسخه
 از دو سه مصنف گذشته و حواشی به دست خط مصنف از و خط شیخ عبدالحق نامی شناسم قد را از اید بای
 تاب نگاه دارید چنانچه هست هر چند حضرت مولوی نعیم اسد قریب نیست نسخه سیف السلول امر و جلد
 حواله ایشان کردم و رساله خلاصه السیر ترجمه شاه ولی اسد صاحب که هر دو پیش فقیه بود نیز مرسل شده
 خدا برساند و السلام مکتوب بهشتا دم بر خور دارا حمد الله و محمد عجل رسیدند و بر عایت حرات
 و چون مقام کرده بعد نزول باران بهشت چهارم محرم حضرت مردم محل قرار یافت سواری بار برد
 و مردم بدرد شام بخشنید که بستم سوم این ماه بود بر در و از راه فرام آمده بودند که آثار و لذت کا فانه
 پیر علی ظاهر شد و ورق تدبیر برگشت کوچ موقوف شد صبح که دو شنبه بود احمد اسد را خدمت نمود
 چون با هم گنج رسید قریب بست سوار و وسیله از اطرف می آمدند یکبار بختند برین هر دو جوان چون
 اینها مستعد جنگ شدند دست از براق اینها برداشتند و بقیه پارچه ها از محمد عجل گرفته اگر خیر الله
 بنا برنگ عار در قهای آنهار و ان شد هر چند محمد عجل مانع آمده فانه کرد و بعد قطع مسافت بسیار دین
 آن سواران توقف کردند این بر خور دار بر سر که آنها رسید و بطلب نمود آخر کار جنگ سید و احمد اسد
 مجروح گردید و الحق تعالی جان آبروی او نگاه داشت بخاطر سواران اندخت که بر دلبری این فرمود

پاره را که فی این قسمت کرده بودند و در آنجا آمدند و رفتند و این بر خور دار با وجود شدت آفتاب و
 حرارت مسافت شش کرو و طی کرد و وقت عصر بقیه خانه مراجعت نمود و یک نیم شیر بر شانه رسیده بخت
 دوخته اند مزاج خوبست فقیر رفتن و تا غسل محبتین بر خور دار موقوف است نشاء الله تعالی در یک هفته پیش
 از تخم عقیق نیت خاطر جمع دارند و کار رسانند کرده هزار آفرین بزار شکر که جان آبروی او خدا سلامت است
 و السلام مکتوب **مشتاد و حکیم** ساخته درین ایام ایست که امر در که بستانم حمادی الاولی است بعد
 از وال سکوی صاحب یعنی ^{۱۲} والدۀ شاهرخت نمودن بهین وقت یک سرید آمد و خبر داد و حکیم شریف خان صاحب
 تدبیر کنین تهیه نمود و وانه پانی پت خواهند نمود و اگر میسر شود فقیر برای نماز جنازه خواهم رفت این وقت هر چه
 از ختمای تملیل و قرآن مجید استغفار حاضر بود بنام آن مرحوم گذرانیده شد خدا تعالی رحمت کند و با وجود
 ضعف بطآن مرحوم حالتی بر من گذشت که در تحریر نمی آید ان شاء الله و اما الیه راجعون اکنون بتنا این است
 خدا بوجوب رایی متعلقان ایشان نازند و وار و کمستور و بزرگتر از ایشان و آتخاندان نماند و در فقیر سینه
 حالتی نماند و پس فراخه اشغال بهم جمع خواهد رسید شیخ عین الدین بخدمت حاضر خواهد شد از توجبه
 طریقه محروم ندارند و در قلب و تنویر حاصل شده قطع مسافت بنور شیخ مکرده مر شکسته و لیست مورد حس
 و مردم محل از غلبه نسبت طریقه که از مدتی در اخذ توجبه هر دو وقت التزام کرده اند مزاج ایشان تغییر یافته
 در اقطار از دنیا و اقبال با خیرت محبت خدا و رسول و صلی الله علیه و سلم ترقیات نمایان معلوم میشود
 زندگی صوفیانه در کمال متابعت میکند و آثار خدای عز و جل و فریب معلوم نمیشود و السلام **مکتوب مشتاد و دوم**
 هر چه با مردم آزار و اذیت بر سر جدای اعمال است **ه** انچه آید بر تو از ظلمات غم و غم بیا که گشت است
 هم به اگر با بزرگان بالوب با خور دان بهر و شفقت ندگی نایب و کج کسی بی با شمایند تواند کرد و در اطلالت
 خدمت شو هر که فلاح دین و دنیا در رضای او تعالی موقوف بر آنست باید کوشید و غضب فحشه باید خورد
 و زبانه از کلمات لایق نباید داشت تنقید در نماز هم باید کرد و عبادین کسی چه قدرت از او که شتار رنجانه
 و از سفر حج که ام سلمان سلمان اسع خواهد کرد و بشبه طاکم فرض شود و بر شافرض نیست اگر استوار توفیق
 یابند و از شتا توجبه خواهند البته توجبه بسید اجازت است تا شیخ را بشمار خباب پیران امید تو نیست بزرگتر از این شتا

و اتبع رسالت بنای مصلی السعدیه و سلم مقید باشید و رعایت فوی الحق و اخلاق حسنه لازم گشته
 موجب نیکبختی کایمانی دارین خواهد شد و السلام **مکتوب ششم** و در مکتوب معلوم شد که اراد حج
 کرده اید از یداری ظاهر نسبت باین معین بود که با وجود عدم فرصت حج حقوق والدین و تکلیف
 زوجه که بخند عیسی سلم الم قبل است اختیار کردن مرکب کبار برای ادای سببی گردیدن ایشل شما با کمال
 مستبعدست باید که بر کمرو هات نامه صبر نمود و مانند رباب مقامات عالیله رضا بقضاراکا کسر شود
 این خطر را از دل برآید که فقیر را آنرا بسیار جل خواهد رسید و آزار و درویشان فی حق خوب نیست
 این از دم محبت غیر حق بیاید نوشته شما خوانده نوشته اید حاجت تحریر فقیر نیست با خدا مشغول باید بود که قطع
 نظر از فائده اجر سعادت اخروی احتیاج نوی نیست **درست** **ه** هیچ کس نمی بینی دو دینی دانست
 جز کثرت گاه حق آرام نیست + و از فقیر در تحریر رسم غرایزی تاخیر از برای اتوقع شده که در طلب
 خزن اند و تغزیت کردن باعث هجران غم میگردد که ذکر محاسن متوفی را بنفست در حق آن مرحور توجه
 کرد و بدین مشغول فضل و کرم آتی باقیم غمتانیر کرد و هم خاطر جمع داری و تخیل هر قدر مسیر آید بنام او خوانند
 باز شکر زنیات باطن که نوشته اید بجا نیست فقیر هم معلوم سینا بد بر در و طلقه مسج اول تو چه شما میشود و
 سادات کمالات نبوت فخر ظاهر میگردد و از خوبی استعدا و شاست تقسیم اوقات بر طاعات و تقیید
 بیاران لازم گیرید انشاء الله فتوحات متواتر میسر شود و شکایتی نایا دآوری کباریهایی و دوستی
 رفقه مشتمل بر عدم مراسلات رسید و تقیید بجهت انجامید چون این بی پروایها جز از بی ایهامی انلاص
 حوصله خصوصیت آنرا برنی تا بعد ازین آگاه باشید و امیدوار فتوحات و جهانی از درگاه و السلام
مکتوب ششم و چهارم این نوشته اید که درین تنگدستی تقصیر نکشید چه معنی دارد دنگی اندک فرا
 بودی و عقل بدین نوعی که می باشد **مکتوب ششم** و چهارم فرستاد خدا یتالی فقیر را از جهات بخت و ده که توقع شفت اعما و
 بسیار هر چه صبر خواهد شد و غم فرستاد خدا یتالی فقیر را از جهات بخت و ده که توقع شفت اعما و
 و من از سازمانه معذ ورم اگر فتوح سعادت میکند و زندگی و فائده انشاء الله تعالی رعایت شما و هم
 کرد که شما را اشفاق والدین شما خوش خواهد بود که در احوال حق یسار تقیید مسج کتاب توبه در مدت الد
 بزرگوار خود و رضای والدین معذ و شرف بکوشید تا شما و خطا بجزر بایزید یک شخص مستقر را معذ و شرف

ک جواب مارا نویسانید بابر کس از خان گفتن مناسب نیست السلام مکتوب هشتم و نهم
خدا شمار اینها را سال زنده دار و که بسوگلی مردم محل بپایرس غلط فقیه تحمل نکنید به بار اصلاح
می آید باید که از نیک به اندرون غافل نباشید تا فقهی بظلمت درختا بریت طالبان خدا اشغول بشم
و ثانیست درین اجر شریک باشید و در خدمت مردم محل و رعایت خاطر از شاه علی بکشید خدا شمارا
زنده دار و که بسبب شما غلط فقیه از طوف غایب است فقیه فرب خوش آمد مردم محل خورد و درستی
جمع بر خفاقت ایشان شد امام دوستان بپند و ستار از خدا سپردم فیض طریقه بطریق قسمت بر ما خواهم
نخواهم رسانید اگر خدا او را باز دشت فتوح است گزند هر چه بادا و آخر مفر طاعت است از غایت
تجد و بدائی اجابت رسان شده است اکثر یاران مانوس فرورفتند و بوق خدمت یاران دلی خود
علوم است در بیمار شدن فقیه و ربانی پت مکتوب بود که جماعت از مردم اینجا و جماعت از صوفیان شب روز
خدمت میکردند و تمام خانه مولوی صاحب در تدبیر و او خدا اشغول بود و ناگهان سکرانها بگویم بفضل الهی
طبیعت و دایم میرشد عمر باقی بود و گردن قوی مانده بود خدا ملاقات و زی کند مکتوب هشتم و نهم
احوال مردم شهر از برای عام و نااستی ناگهان نویسد خدا ازین بلد و در غلبه الهی برآرد که نسبی در
سلطنت مانده خدا خیر کند و از زیارات مشایخ خواجه کامل بنوده تعلیم طریقه و پرورش جوانان باری
محقق و شام مشغول است که ازین حرکت چنین مقصود بود و الحمد لله علی احسانه باید که شما موافق گفتنیست
سر و پوری حاضر شده است کین تسلی میکرد و باشد و خدمتی اگر نکرند که ضروری باشد بفرستد حقوق
فرزندی تقدیم نموده رسانید زاده برین از شما رسید است بر اقامت آن بر خود و از خاطر جمع است السلام
مکتوب هشتم و نهم معلوم شد که تمیز جنازه یا و شاه بیکر یعنی والده حضرت مولوی نادر شاه
کرده روانه پایتخت خواهند نمود اطلاع بایده داد که نماز جنازه کجا خواهند خواند اگر در مسجد جامع بیارند
این صنیف هم مثل شهاب نماز کرد که از شدت حرارت هوا تاب حرکت ندارد و جماعت کثیر درین مسجد
داخل اینجاست خواهند شد و السلام مکتوب هشتم و نهم بعد صلوة از یک چهاره پیچان فقیه
باجانان صاحبان آنجا خدمتایان به علی صاحب سلم الرحمن مطالعه نمایند که بعد و ملا حظت شکر کنید

طلبه مولوی نعیم احمد صاحب و صله السدالی متقی منتقد نخست مر جبت بطون دادم و سبایه جلشانه آنچه
در حق ایشان مبرودی اند نظور آرد و باله ماحده ایشان نوید این سخت سلام رسانند و سلام
بر حاشیه رساله مولوی غلام محیی نعمده و فصلی علی رسول سر کرده علمای قبول جامع مقبول
و مقبول سید غلام محیی و صله السدالی ماتمی که نسبت نوح طریقت باین همچنان صنی جانجامان از گنبد
ایامی فقیر رساله مختصری در تصدیق سلسله وحدت وجود و وحدت شهود و تحریر نمود و باز نظر گذرانید مدتی
اینست که با اینهمه ایجاز قدر کافیت بر بیانی وافی بایم احمد تقالی خیر البجاء اما تعرض مسئله تطبیق ضرورتی
نداشت که این توفیق برین لکشفین اگر چه خالی از تکلفی نیست لیکن تضمین مصلحت عده هست همی الاصلای
الفتیین العظمتین و رحم الله عبدالانصاف لم یستغف السلام علی من اتبع الهدی

ملفوظات

ایمان محل که ایمان آورد و محمد و رسول آنچه بنیبر خدا آورد و دست ارم و دستان خود رسول را
و نیز ارم از دشمنان خدا و رسول بجهت نجات کافینست هر مقدمه الی ثبات نمودن عده علمای محترمت
و عامه مسلمانان آن تکلف نیند حجت نامه الی بیت الطهارت و تعظیم اصحاب کبار رضی الله تعالی عنهم بر آید
ضرورت نیست سراط مستقیم که فردا بصورت بل صراط طور نماید هر گاه در خیالی و عو جاجی از آن
صراط مستقیم نیست فردا از آنجا استقامت خواهد شد - یکبار رضی بی ادب در جواب امیر المومنین
عمر فاروق رضی الله تعالی عنه زبان طعن گشاد و مار جهیت برین احترام اصحاب سید المرسلین صلی الله
عیه و سلم غضب آورد بر سر آن بی ادب خنجر بر کشیدیم به نظر اتمام فریاد بر آورد که محرم امام حسن
رضی الله عنه از سرین در گذریم بچر شنیدن اسسم مبارک حضرت امام غضب فرو نشاند آن
بی ادب را معاف فرمودیم تعظیم معیج او بیاد الله و محبت عامه مشایخ حجت الله علیه السلام است در حق
پیر خود اگر از راه نفع و مستفاد و عقیده و فضیلت نمایا فرط محبت سست بعدی نشاید در حق حضرت مجتهد
رضی الله تعالی عنه که طریقه نوبیان نموده اند و مقامات کمالات طریقه خود بسیار تحریر نموده و زبده
اصحاب آن طریقه با مقامات و واروات سید مازانوف هم زیاده شده اند و در آن مقامات هیچ شبه نیست که

کلی از تحقیقات مقصد
ناتقی است و اگر از تقالی بیگانه
مطلوب کسب از باب سال
عالی است و از تقالی بیگانه
تشریف تقالی نیست کسب
و طریقه خود در علم و ایمان
سین و در بی جا بی جا
فی سبب از تقالی بیگانه
در راه راست و حق
است و از تقالی بیگانه

باقرار هزاران علما و محققان بر سریده عقیده تساوی با اولیا یا انجمنیات ایشان بر آن اکابر جمعه اسد علیهم السلام
 نمود که آن کبرای دین را شرح ایشانند عقل و غیرت نمودن تقوی گزیدن و در نیوت سختی سختی است که
 معاملات تباها شده و عمل موافق شریع گو یا موقوف گردید اگر بطریق روایت فقه و فقه فقهی تن خود آید
 و از محدثات امور و بدعت اجتناب کرده شود بسیار غنیمت است السماع بوقت الرقده و الزلزله بجلالت
 پس آنچه موجب محبت الهی باشد چه احرام بود و در حرمت مزایر اختلافی نیست گوشت در اسرار مناجات
 دینی را مکرده روزی رسول خدا صلی الله علیه و سلم در راهی غیرتند آواز می شنید که سبک سبک بود
 فرمودند و عبد الله بن عمر جمله بود و در اجماع استماع امر نکردند پس معلوم شد که کمال تقوی و احترام از چنین
 آواز است بزرگان نقشبندیه که کل عزیمت معمول دارند و از رخصت اجتناب بر سطح بر زمین نهاده که در جوار
 علما را اختلاف است بزرگان مختلف فیة اولی بخیرین انکمال تقوی و کزنی اختیار نمود و اگر چه موقوف در ششست
 توحید وجودی از ضرورت و ریات دین نیست لسان شریع از ان ساکت است صوفیه فی الارض و کشف و انوار
 بیان آن نموده از غلبه احوال محبت معذورند و بمارست سائل توحید و تکمیل معنی لا وجود الا الله توحید حاصل
 نمودن نزد ارباب معرفت قوی ندارد و یکی از علما در منامی دید که کلامی صوفیه بخند و سر فراموشی علیه
 و سلم حاضر اند علما از صوفیه نکات یافتند و مکه یا رسول مدین عزیزان سبک و وحدت موجود شایع نمودند و
 شرح فطری پیدا شد بیاکان داهنت اختیار کردند رسول خدا صلی الله علیه و سلم این اکابر را از غلبه محبت که بجهت
 حق سبحانه دارند معذور دانسته سکوت آشتند یکبار فقیر را عروجی واقع شد و نوحیطه تکلف گشت نقوش
 تمام کائنات را فتنش بود و قول حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه یا و اما لا شیا و اعراض محبت عهده فی عین و حال
 در یافتن که ملوک و سلاطین صفات در مرتبه علم که باطن موجود است اقبازی پیدا نموده در ظاهر وجود منعکس شده
 مصدر آتنا مقصود گشته و نفس الامر و خارج همان وجود و اصدق است اما که متنبه ساختند که فوق این مرتبه
 مرتبه دیگر است چنانکه برای صوفیه سر موده اند فوق عالم الوجود عالم الملکات العو و پس معارف توحید
 در انامی سلوک پیش می آید و علوی سبکی تا دلی موافق ظاهر شریع است بعد از ان وضع میگردد و از انکاب
 ادبیا که این علوم متغول است یقین است که از ان ترقیات فرموده باشند اسد تعالی هرگاه میخواهد که مخلصان را

در اخلاص ثبات از دایا ذکر است فرمایا فاضله فیوض محل شکلات بصورت پیر و مرشد اینها در وقایع ثبات
و گاهی بعضی اطراف آن بزرگ بصورتش مثل گشته و سه پله برآمد کارها میشود و آن بزرگ را گاهی طایفه
این محافل هم میشود و بعضی نزدیکتر گفت که شمار که معظمه کی آمدی گفت من کمبند گاهی نزدیکتر گفت من
دیگر شریف طاقات کرده ام و صریح می گویند من خود بودم ارشاد و کرد و پس باید که تخمین واقعات موجب
عجب مهابات نگردد و از اینها و شاهانه بر ساخته اند و در حقیقت کمال امور او تعالی است **ع** او به اینها
خویش را به او بزرگ و در قدر و شرف او پیری و مریدی در نظریه محض بهجت مشجره و کلاه نیست تعلیم ذکر
قلبی حصول بهجت توجه الی الله در صحبت مرشد ضرورت اختیار اشتغال طریقه بهجت حصول غلبه
محبت الهی است گاهی فرط محبت بهجت بود و اولاد و ام ذکر شریف الطاف من مریض طریقه و در میان
خدا است بزرگ جمیع مرادات کثرت می نماید و بلند گردن کشاید بهرگاه در ذکر کفایت و وجودی دست
بخط آن باید پرداخت اگر در خطا آید باز ذکر تضرع و تقار نام باید بخواند و چنین است نام اشتغال باید در تمام
دوام پذیرد - آوقات را بزرگ و عبادت مملو داشته مدد که خود را از اینها با سوا پاک باید داشت
و بهجت جز به مفهوم اسم مبارک الله که بر آن ایمان آورده ایم هیچ نایگز نیست تا ملکه حضور را رخ کرد و درین
کمال که اسلام و ایمان احسان است حاصل شود هر وقتی که دل توجه شود دل اینجای مجامع باید درین
انها اگر در وقت و کیفیات دیگر دست به مزین غایت الهی است الا اهل کار حصول مرتبه حضور و اگر
دل سلیم از توجه بغیر پیدا باید نمود و وقایع و مناسبات چندان اعتبار انشاید و درین بارش شاه بسیار واقع میشود
گاهی نور انبیا حسنت گاهی نور ذکر گاهی نسبت مرشد گاهی کثرت روزه گاهی خدمت سادات گاهی
در حسن نیت گاهی تصدیق و اخلاص بصورت سول ضعیف الله علیه و سلم در وقایع نموداری شود
و همچنین در اطمینان نسبت بحدیست ادلیا بصورت آن اکابر حضور بگرد و گاهی اخبار شهوره و مقررات آن
صورت واقع پیدا میکند انجمن شعبه اهل اسرار می باشد و در حقیقت هیچ نیست مگر زیارت سول خدا صل
الله علیه و سلم و درین اولیا احوال و انوار باطن توفیق طاعت یا ده گردد و وقایع مطابق طایفه اهل امر
القبه نور عظیم است - و درین سول خدا و درین الهی که آنرا قبل صوری گفته اند نعمت خدای عزوجل است

به تمسک باشد از مناسبت اسخه بشارت ساست هیکل از باب التخییر تعجبها در وقت غلبه خواطر التواء
 نضره جناب الهی باید بود و صورت مرشد نصیب العین باشد بواسطه التماس الیها و مرض باطنی باینست
 صفت افکار را بحکما لازم باید گرفت بر خفا و خفای خلق تحمل مصیبات باید ساست صفت حراجه
 این نیست به عاشقان اندیش وین نیست به نظر بلند باید داشت مجاری امور از تقدیر داشته لب چون چرا
 نباید کشود حضرت انس رضی الله تعالی عنه خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم اگر درستی تقصیر منبوع
 و ابل بریت در اطاعت می نمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم میفرمود و من یحکم الله یرحمه و یؤدی فیما
 کردی محال نیست تکلفات تندید اخلاق است بطریق مکارم صفات رسول کریم خانه لعل خلق عظیم
 صلی الله علیه وسلم و حدیث شریف است لیث استهم مکانهم الا اخلاق از در مشن ذکر لغی و ثبات
 صفات بشریت کم شود و در تفسیر آنست که بر ذمیمه اجداد و زکرا که طیبه بکمال چند رونقی باید کرد و بحکم
 آن جنب خدا ثابت باید نمود آن فسیه زائل گردد و بر خلاف هوای نفس کسب مقامات سلوک باید کرد
 غالب است که دائم بجاهد سبیل گردد حق اینست که زائل صفات بقیه فیه و تکریم نکسته شود و ترمیم
 دائم ممکن نیست در حدیث اردست اگر شنوید که از جا نقل گشته تصدیق نمایند و اگر شنوید که کسی از
 جلت خود برگشته باور کنید که بتدبیل الخلق الله امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله تعالی عنه میفرمودند
 غضب من زفت مگر پیش ازین در کفر صرف میشد حال در حمایت اسلام ظهور نیاید بعد فنا و طمان
 تسلیم در رضا وصف سالک میگردد و در فحای قلب از غلبه محبت نسبت فعال از عباد و سلوب میشود و حسن
 فاعل حقیقی و دشو و سالک نیاید به توسط و حد اعتدال در اکل شراب نوم و یقظه و اعمال عبادت کاری
 بش شکست جمد باید کرد که اوقات موافق سنن خیر الدین صلی الله علیه وسلم مضبوط گردد و تبعیت انبیا علیهم السلام
 بحسب تحصیل حد اعتدال است در هر امر لایقوم الناس الا بالقسط انص قاطع است در نیاب از دوام تو میباید
 فیاض انقدر فیوض برکات فائض میگردد که باطن از افوار کفایت محبت لبریز گردد و یریزان میگردد
 تصور اعمال خود پیش نظر دشمن سابقه عنایت بیعت ادین کارگزار رنده ماه رست هر چهل
 بسیار کند از صفت استغناء و کبر یا خائف بود و دغدغه تقصیر و امید و افق وسیله قبول سازد و گناهان را

بسیار داند نعمت قلیل را بشمارد و دوام شکر و ضلایم گیرد و کثرت درود هزار بار و استغفار لازم
حال و نه کاران راه مست بر درس کتب و حضرت مجدد و حنی الله تعالی عنه که تقویست بر مسائل شریعت
و سایر اطلاقیت معارف حقیقت و محکات سلوک و دقائق تصوف و انوار نسبت مع الله بعد عصر و اوایل وقت
که درین امر کشاد او باب سعادت است و دعای حزب البحر و طیفه صبح و شام و ختم حضرت خواجگان محمد سل
اسرار بسم بر در محبت حل مشکلات باید خواند نماز تجدید و دوازده رکعت هر قدر که آسان باشد
بقدرت سوره اخلاص یا سور یس نماز اشراق چهار رکعت یا شست چهار رکعت یا شش رکعت و
روزال چهار رکعت یک سلام پیش یا بیست رکعت یا بیست مغرب چهار رکعت بعد از عشاء
و سنت عصر و تحفه وضو لازم باید گرفت تلاوت قرآن مجید یک و جزو و کلمه توحید صد بار
و سبحان الله و بحمد و در وقت صبح و وقت خواب صد بار و ادعیه توحید که در هر شیخ ثابت است
باید خواند و این احوال حضور قلبی ضرورت حصول فدا که ملاست آن بی شماری از مسوا و دوام
توجه مجدد است که توفیق یزد و میشود و تحقیق و ثبت آن مرتبه عالی کنسیان با سواد قطع علاقه علمی و حبی
از دل گردیده مدت و از دست میدهد بی سال از خدمت مشایخ کرام حجت الله علیهم السلام است
طریقه که دریم زیاد و دانی سال است که بطلبان حق عز و جل طریقه تلقین می نایم شصت سال شده
باشد که بوجهات حضرت سید ضی الله تعالی عنه بقای قلبی شرف شده ایم و این مدت مشغول باطن بجهت
تمام مشتهعالات و ثنائی قلبی چنانچه باید ظاهر میشود و از ظهور کمال فناء بار یافتن میشود که ما ازین جهان
انتقال کرده ایم و اگر در آنوقت کسی آمد سلام بگوید معلوم میشود که او بایر قیامه تحیه سلام گفته است
کیما را از محال افاقت میشود و گمان سیریم که هنوز زنده ایم و ازینجا رخت سفر بر بسته در وقت
ظهور فناء الله و تصور غالب می آید که خدمت تعظیم مردم موجب تعجب بگرد و دنیا فخر فقیر روزی در
حضور حضرت شیخ مر و به حبانی میکرد و جشن تمام منع گرد و در روز دوم خود آمد و نو و ند که بر خیزند
مر و در دنیا بود و فرمودند و در نسبت فناء ظهورید است پذیرا شتم که شما از وی هستم از دنیا بید
پس نشنوت منع نمودم و در وقت نسبت بقای ظاهر است و محلی عظمت که یاری آتی بر اطن بلوه گرفته

اگر نام عالم تعظیم خیر است حق این مرتبه را ندانند و باشد شناخت تعلیلات آئینه که تسلسل بر او اطلاق است
و معرفت او میشود و امری و شوارست نظر بصیرت تیزی باید کیفیات تعلیلات جدا جدا باشد و هم گردد
تبعه حصول مقامات طریقه احوال سالک شامل در تصویرات مختلف دیگر و گاهی نسبت مقامی مخصوص
در کیفیات خودش ملاحظه میدارد و گاهی نسبت مقامی دیگر بر تواند اگر دیده حالتی دیگر برسد
وقت می آرد و اما چون نسبت متوسلان خاندان احمدیه کجالات و فوق آن میرسد از لطافت و پیرایی
تجلی ذاتی ادراک حالات تعدد دیگر و در لطافت و صفات جمیع مقامات سافله موثر گردد و کیفیات استوار
می سازد و اوقات مناسبات که دل خوشش کن اطفال طریقه بود و دیگر کم میشود و آنجا حالت در جهالت و
تکارت محض است و خلوتی نشسته بخت نسبت باطنی و دوام توجه بیدار فیاض باید بر پشت اوقات
بادای اعمال ظاهری معهود باید داشت که نور اعمال نسبت جمیع صفاتی نسبت حضور و آگاهی است
از دوام مراقبه قوت و نسبت باطنی اشراق ملک ملکوت و نظر موهبت لمارا نوحه نسبت میدهند
از کثرت ذکر تخیل فانی صفات بشریت از کثرت در و و اوقات نیک از کثرت نوافل از کثرت
دلی و از کثرت تلاوت نور و صفای هم میرسد ذکر تخیل بلحاظ معنی مفید است در طریقه و محض تکرار
لفظ سرایه ثواب آخرت کفر سیاه است - ذکر نفی اثبات بحسب نفس کلمه صد بار فایده بی غش و آینه
هر قدر باشد مفید تر است حضرت خواجیه نقشبند صلی نفس را شرط ذکر نفی نمود و نه مفید میگفتند اما و این
قلبی و توجه بیدار فیاض کن طریقه خود مقرر کرده اند رضی الله تعالی عنه - خوشش دم ادل دیگر دل ضرور
است چون ذکر قوت گیرد و از این مقامات سمیع خیال سلیس در بر نفس توجه و آگاهی ذات الهی بداند
با حفظ خواطر از باطن و بجزر و فطر خطره دل را باید گرفت تا و سادس و حدیث نفس بنگاه بر پا کند مانع از ورود
فیض هجوم خواطر است کثرت اسم ذات شمر نسبت جذبه الهی است و نفی اثبات جهت سلوک قطع سبب
راه فائده دارد - ادراک کیفیات حالات باطنی در مرتبه ولایت مخطوط می نماید و در کمالات نبوت
یافت جز نکات جهالت محض باطن نیست اما در مقامات فوق اگر چه لطافت پیرایی لازم است فی الجمله
درست ادراک میرسد لطافت و پیرایی نسبت مجددی سبب انکار مردم می شود و لهذا چون سیر سالک

و این کلمات را با کلمات دیگر که در این کتاب است
و این کلمات را با کلمات دیگر که در این کتاب است

است و باقی نمانده اند و اما استغفار از اسما و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفة ظاهر است که هر
 روز با خود فرستاده و میگوید و کسی گفت با استقبال امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی الله تعالی عنه پس حضرت امیر
 علیه السلام فرمود که من بپوشم و بر او بپوشم و در دست او بپوشم و در دست او بپوشم و در دست او بپوشم
 دست خود کمال تو اضع و عظیم گرفته اند گفتیم این کیست کسی گفت خیر انما بعین ابولیس قرنی است آنجا حجره مصفا
 و کمال فرار است ظاهر است همه عزیزان در آمد گفتیم خجاست کسی گفت امر و زور حضرت خوش نشکست
 بقیه بپوشم تشریف بردند و قتیله فنا و نیستی بر نسبت باطن ظهور می یابد و سالک بوصف پیچودی و
 استعراق موصوف میگرد و خود را در واقعات مرده می بیند و نیای بی شعوری لازم حال میشود و یا
 که تقیر انسانی قلبی توجیهات حضرت سید رضی الله تعالی عنه دست او قطع علائق و زوال بوازل گشت
 و در دنیا بیستم که سر بران زن جدا شد و کلامی بر زبان جاریست تیر دیدم که گویا من مرده ام تخریب نفس
 من بنای پس نماند و بر دشته بطرف مرا حضرت خواجہ قطب الدین جمعة السعیدیه برای دفن بردند و روح من
 به امانت است تا آنجا بجا زده را در سبزه بنیاد و قبر را جاک پناشتند و من بر سر دیواری نشستم و نمک را
 نمک بود و نمک در دست ثابت شده و انال بر زمین ده درون قفسه آمدند و جان مرا انباشت عسل
 پیاپی جواب سوال کرده فرستادند و در قفسه با من تمام خواب فتم و نیز دیدم که من از جهان در گذشتم
 مردم بعد از من و گفتن بخوبی که بنده را بر دارند ناگهان بنده را در هوا بردارند و زانو ده روان شد و مردم قفسه
 بنده را سیر و در روح من بایشانست در نیوقت با منی خود بیا و آمد را با نظر شویش چشم و گوش نشو
 سر را به پوشش و فرمودی شو باید که بپای خود روی تا سر گور ای جوهر پاک بار دوشی نشو
 از فرط محبت که تقیر را بجناب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه ثابت است سرفشانی
 علیه السلام شنید ایشان را انداخته قضای بشریت غشایه بر نسبت باطنی عارض میشود و خود بخود رجوع آفتاب
 پدید آشفته با نقاش ایشان رفع کرد و در تیش و کیبا قصیده در روح ایشان گفته بودم عنایت بسیار با
 تقیر نموده از روی تواضع فرمودند و الا لای اینده ستایش شستم

نسبت با جناب امیر المومنین حضرت

این کتاب در
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی
 تهران
 ثبت شده است
 شماره ثبت
 ۱۳۵۷/۱۰۰

ثابت مقامی که حضرت سید و بان آریاز دارند بلکه مستفیدان طریق ایشان بآن درجات و حالات سید اند
 و افراد آن علوم و کیفیات نموده و آن مقام شنباهی نامده که خبرش را توفیق صدق و یقین است سیکه آن مقامات سید
 استبعاد آن سینه بیدار جمل خود و دست ظهور خرق عادات شرط و محالات نیست مهجابر کرام ضعی
 الله تعالی عنهم با وجود علو درجات که هیچ ولی بآن نتواند رسید بعد کثرت خوارق عادات نسبتهای
 شوق و ذوق و جذب و استغراق نبوده حضرت حافظ محمد حسن پیر حضرت سید نیز حضرت ایشان
 محمد مصوم رحمه الله علیه محبت استغاده دست اند ایشان فرمودند که بزرگان شاکر بزرگان مایکروند
 شاکر بزرگان آمدید یا تو را گفتند محبت استغاده را نکارسین التزام محبت ایشان بکمال تکمیل رسیدند حضرت نیز
 عبدالاحد استغاده و از پدر و عم خود نمود و نسبت حضرتین ابرار رسید انستند رحمه الله علیه و در نسبت سید
 و مصومی نسبت قوی نیکو کردند میفرمودند که در نظر من هر دو بزرگ برابرند چنانچه دو دانستیم بجهل امامت
 میشود اما الله تعالی با آریازی در نسبتهای حضرتین بخشیده است که در نسبت سعیدی ضحلال بخود که
 لائق مقام غلت است بسیار است در نسبت مصومی صفاد و لمان که مناسب مقام محبوبیت است بشما
 در محالات نبوت و در مقامات و نسبت سعیدی قوت یافته است در ولایات نسبت مصومی قوت بیشتر
 دارد و مقامات مخصوصه حضرت مجید و غیر این هر دو صاحبزاده و دیگر شرف نگشته رحمه الله علیه و در اول که
 تقیسن توبه بظالمان است مصوم بر توبه بضع ناکید سالفه میکردم شبی حضرت شیخ پیر خود را رضی الله تعالی
 عنه در خواب دیدم بحال فقیر غریبیت نموند در آنجا قوالی حاضر شد و او نیز توبه دادند ویرا حالت محبت و ا
 بر فراموش فرامیرا شکست از ناشروع توبه که فرستاده و طریق توبه نیست یعنی چون نسبت باطن بر کمال
 غالب می آید کار خود میس نماید از آنز و تعزل از استیفا معن توبه بگذر شتم که توبه بجهل کفایت توبه نصیج
 بروقت حاصل میشود و گوی از دانشندان از فقیر رسیدند که طریق نقشبندیه را بر دیگر طرق چو مزیت یافتند
 که از انضیا را کردیم این طریق منطق بر کتاب سنت است که ثبوت آن قطعی است آنچه منطق بر قطعی است
 نیز قطعی از ماست شغال این طریق توفیق اتباع سنت حاصل شود و از متابعت شریعت نوارا بر طبق
 می آید از یزدی محمد بن حسین بصورت تلای خشک تمثیل شد از فقیر پرسید که بر مزاج شامش و شمس و منطق

این مقامات سید و بان آریاز دارند بلکه مستفیدان طریق ایشان بآن درجات و حالات سید اند
 و افراد آن علوم و کیفیات نموده و آن مقام شنباهی نامده که خبرش را توفیق صدق و یقین است سیکه آن مقامات سید
 استبعاد آن سینه بیدار جمل خود و دست ظهور خرق عادات نیست مهجابر کرام ضعی
 الله تعالی عنهم با وجود علو درجات که هیچ ولی بآن نتواند رسید بعد کثرت خوارق عادات نسبتهای
 شوق و ذوق و جذب و استغراق نبوده حضرت حافظ محمد حسن پیر حضرت سید نیز حضرت ایشان
 محمد مصوم رحمه الله علیه محبت استغاده دست اند ایشان فرمودند که بزرگان شاکر بزرگان مایکروند
 شاکر بزرگان آمدید یا تو را گفتند محبت استغاده را نکارسین التزام محبت ایشان بکمال تکمیل رسیدند حضرت نیز
 عبدالاحد استغاده و از پدر و عم خود نمود و نسبت حضرتین ابرار رسید انستند رحمه الله علیه و در نسبت سید
 و مصومی نسبت قوی نیکو کردند میفرمودند که در نظر من هر دو بزرگ برابرند چنانچه دو دانستیم بجهل امامت
 میشود اما الله تعالی با آریازی در نسبتهای حضرتین بخشیده است که در نسبت سعیدی ضحلال بخود که
 لائق مقام غلت است بسیار است در نسبت مصومی صفاد و لمان که مناسب مقام محبوبیت است بشما
 در محالات نبوت و در مقامات و نسبت سعیدی قوت یافته است در ولایات نسبت مصومی قوت بیشتر
 دارد و مقامات مخصوصه حضرت مجید و غیر این هر دو صاحبزاده و دیگر شرف نگشته رحمه الله علیه و در اول که
 تقیسن توبه بظالمان است مصوم بر توبه بضع ناکید سالفه میکردم شبی حضرت شیخ پیر خود را رضی الله تعالی
 عنه در خواب دیدم بحال فقیر غریبیت نموند در آنجا قوالی حاضر شد و او نیز توبه دادند ویرا حالت محبت و ا
 بر فراموش فرامیرا شکست از ناشروع توبه که فرستاده و طریق توبه نیست یعنی چون نسبت باطن بر کمال
 غالب می آید کار خود میس نماید از آنز و تعزل از استیفا معن توبه بگذر شتم که توبه بجهل کفایت توبه نصیج
 بروقت حاصل میشود و گوی از دانشندان از فقیر رسیدند که طریق نقشبندیه را بر دیگر طرق چو مزیت یافتند
 که از انضیا را کردیم این طریق منطق بر کتاب سنت است که ثبوت آن قطعی است آنچه منطق بر قطعی است
 نیز قطعی از ماست شغال این طریق توفیق اتباع سنت حاصل شود و از متابعت شریعت نوارا بر طبق
 می آید از یزدی محمد بن حسین بصورت تلای خشک تمثیل شد از فقیر پرسید که بر مزاج شامش و شمس و منطق

و طبیعت باشعار عاشقانه و غلبه عین طریقه بی کیفیت که در آنجا سماع با ازیست با و ابهر و غیره کار چسبیده
اختیار نمود و کیفیت هم عقیدت و محبت بقصدی حکمت بالغه جناب باریست سجا گفت در صورت
ناچار نیست مرا از سوال متغنازه انقضای که میخواستم که شیش گفته بزرگی زعم بقصد غائب شد شبی حضرت
شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها برای تبحر فرماستند و از بی گوشت ایشان سید تیا با بنحو
افتاد و مرضی بدست مبارک ایشان آمد و منجم و مذموم ما را بیدار و میگویند بیدار ایشانند که بر تاسماع
صبری نمایند - بزرگی از این طریقه در راهی بر رفت و از سماع بگوشتش رسید تا بیاورده و بهشت و شوی
ضبطی نمود و حدت گرمی کا سه سر افشگافت - گفت سماع ملک است این سبب مرام گردید - و تقاضا
حضرت شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها هر روز چهار صد کس در پیش بهجت استفاده جمعی
و موافق فرمایش طعناها پیغمبر می شد و با وجود آنکه هم سالکان مقام بلند میر سید که در این طریقه بهجت
توجه شده است یکی از ارباب این طریقه خواست که تقلیل انداناید پیرش فرمود و حصول فیوض طریقه حاجت
احمال نیست که بزرگان با بنای کار برد و اقامت قلبی صحبت مرشد بناد و اندر زهد و عبادات شت
خرق عادات تصرفاقت حاصل و اقامت ذکر و توحالی الی التاب است کثرت انوار و درکات عوالم ظاهر
نظر بطور خرق عادات بود و خاص معنی آگاه را مراد تصفیه قلبی نسبت مع الله باشد حضرت محمد صدیق
پیر حضرت حافظ سعدا سید محمد اسد علیها بدین یکی از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه فرمودند
دی از عجب صاحبزادگی و حضرت ظاهر بی خود و تعظیم ایشان برخاسته تا با ایشان ازین بی ادبی ناخوش
بخدشت ایشان التماس ارجاع نمودند تا بصرف بهجت ایشان طریقه نقشند و از ایشان گرفت بحالات
نیک سید اقرای او را رجوع باین طریقه ناپسند و گفتند طریقه آبی کرام خود گذارم شیخ طریقه دیگران
افتداری کرد و گفت خداوند در سیرت نه چشتی هر کجا مقصود یافتیم بطلب آن شایسته نماز حضرت محمد صدیق
رحمه الله علیه سهر نبرد و دفن کردند در راه و وقت اذان جواب داد اذان از جنازه ایشان سمع گشت -
یکبار زنی بی ادب بخدمت حضرت شیخ عبدالاحد رحمه الله علیه ناسزا گفت ایشان صبر کردند و معلوم
که غیرت الهی در حد مقام او بکرت می آید یکی را از حاضران فرستادند که آن بی ادب استرغاب کند و

توقف نمود اما آن زن بقیه دویم و بان توقف خطاب نمود و عتاب گردید که خون او برگردن تو نشاند اگر قتال
 امر میگردی آن بی ادب جان منباده و سلامت میماند - آفتاب از مشایخ بنیوقت باید بود که بعضی آن کجاست
 مضمر باشد - شاه گلشن از خلفای حضرت شیخ عبداللحد رحمة الله علیه کمال بود و ریاضت موصوف بود و در حق
 گفت که محل غلبه سالکان خانقا حضرت جنید اند رحمة الله علیه میگفتند که مراد جبرسته نماند شیخ نور و در حق
 میشود در وقت شدت جمع برگ درختان یا انچه از پوست خیار و خرپزه می یافتند در آب پاک کرده بخورند
 گویی بود که تاسی سال بردوش من مبارک بود و ششده یکبار برای افطار روزه در شدت گرفتار آن عرض طلبید
 کسی عرض نمود که در اینجا چای سست آب سرد و شیرین را رفته و نه از چندین سال درین سبک بگوشت دریم
 هرگز در موسم باهم نیامده که در اینجا چاه سست شدت تشنگی آب عرض خورد و میزد و یکبار ششده سبک
 آمد به ایشان فرستاد و فرماستند که بر این فوض شراعتی نگذشته بود که باز آمد و گفتند سالی سال کرد
 آن شتر باد و آدم و فضیلت ج از دست ما افتاد گشت یکبار خواستند که دای گوه نمایند که در ادبی کوه نمایند
 و ادای هرست شرف مناس حاصل میشود و به آن نصاب نگوته فرستاد گشت کوه و نصاب سرد و در را چنان
 اند که قطع و حاصل شد نصاب رجب کا می آید که خیز نقره باب است و است تمام از فقر و آری ششده
 داشتند در دل کی از آن تاشان گشت که درین چهرت یان کسی انال کمال خود بودی که آنان از دیکه گفت
 خاکساران جهان از حقارت بگر تو به دانی که درین گرد سوار می باشد انکار چکین نماید خود درین صحرای
 حقیقت جلوه گرفت - ثواب کرم خان محمد اسد علیه حضرت ایشان محو معصوم نبی الله تعالی عنه استفاوه
 کالات باطنی دارند - روزی عالمگیر بادشاه از ایشان پرسید که عمر شما چیست گفتند چهار سال هر قدر که بخت
 پیر زنگوار بر سر برده ام عمر همانست باقی در آل آخرت چیست اوقات همان بود که بایا بر سر رفت
 باقی همه بجهلی و تجسبی بود در طعام خواب کرم خان بمختلفات بسیار بود بعد صرف رسید با شادان ششده
 سید ضی الله تعالی عنه بنیله عیاط و کمال قومی گاهی طعام ایشان می خورد میفرمودند از برکات طعام ایشان آنقدر
 نور باطن می افرازد که گویا طعام بخورد و ایم و کونما را داده شد و از طلب محبت حضرت ایشان محو معصوم و ظهور
 انوار نسبت تمام اشیا را ایشان نور شده بود **ششده نوی** از محبت ششده زین شود

نور شاد و ششده نوی
 چیزی که در دوزخ و جحیم تابان
 در راه و از حضرت عیسی علیه السلام
 صانع قیام و نماندنی است
 نبات از جانب ششده نوی
 سبک

که مردم را از این راه بهره نیست - سر فرار امام به الدین محمد علیه در پانی پت مراغبند ویم چندا که غور و چو
 که دریم اثری از نسبت ظاهر نشد بعد از امتداد بسیار و نقاشی ایشان در نهایت لطافت ظاهر شد و معلوم
 شد که سلوک ایشان بطریق محمود و صوفیه نیست در راه خدا بشهادت میدند و نقاشی مراتب قریب بطریق
 فائز گردید همچنین مستحالات شنیدان که در راه حق و نقاشی جان فدا نمودند و نقاشی نباتات حیوانات الهی نیز
 بمقامات قرب فائز گردانید حضرت شاه ولی الصلوات علیه در این طریق بعد از بیان نمود و اندوختن
 اسرار معرفت و خواص علوم طریقه خاص از راه با اینهمه علوم و کمالات انطیای ربانی اندیش ایشان در متفان
 که جامع اند و علوم ظاهر باطن علم نو بیان کرده اند چنانکه گزشت باشد اولیای خدمت را می شناسیم
 باینها قانت میشویم انما باینها مری الهی نیست - با قطب شکر نادر شاه ملاقات شده بود در یک ساله مرصفا
 لا بومی بایست با وی گفتیم در پاسی از روز که خدا را بهر قاضی آنجا سجد کرد و آورده گفت - قاضی اشغلی بود
 و درآمد و الا بحیانت تمنی آمدن من میشود - یکبار سلفی از زر برای علاج و تفرقه می زد کار بود و نیم شب او
 در قلعه رفتند از باین محمد شاه که هر شب صره هزار روپی برای صرف سکاکن غلوت نشین بر سر خود میداشت آن
 صره گرفته بر دشت بادشاه را بخیزند پنداشت مگر درست گفت من آنم که بوسط اس از جان محفوظ مانده الی گفت
 زرد دیگر طلب تمام فرمود و همین سه رکعت است - آجی اعمال را غیبه و دام توجیه با فیض و محبت مشکایح کرام رحمة
 علیه نیست بعلی گفتی دیگرست جامع کیفیات ناز است که تضرع افعال و کار از تلاوت و تسبیح و درود و تهنیت
 و صیحه ایل ترین حالات که باحوال من اول شایه باشد در نماز حاصل میشود اگر آداب آن مکاتبه بجا آورده
 تلاوت قرآن مجید خوب صفائی باطن و رفع فیض قلبی است تزیل حروف تحسین صوت خودی باید نمود و در جهر
 متوسط که در تلاوت قرآن مجید کرده میشود و قیامت میدهد - در رمضان المبارک ترقیات مثبت باطنی
 بسیار واقع میشود و حقایق صیام از غیبت کذب و همت الارز و جز فائز نیست جهد باید نمود و تاسی این ماه
 وادای حق نمود حاصل گردید که از بزرگان این ماه را بصورت مردی پارسا دید پرسید شما از اهل صیامم
 سیر دید گفت باصاعت حق صوم مرا خوش نمودند مگر خداوند تقشیر رحمة الله علیه که بعد از عرض ذره نمونستند
 گرفت از غیبت افعال ایشان از صوم مردم مراد پرسید به آمد - آوار و برکات این ماه سبک

از غره شبان طلوعی نماید گویا لالهال تنسیض این شهر طلوع نموده از نصف شعبان چنان معلوم میشود که آن
 لالهال بر تابان گردیده و انوار آن ماه متبرک جهان را منور گردانید و از شب غره آن شهر چنان در لایق شود
 که نقاب فیوض الهی از حجاب حجاب درخشان گشت و تحسین بر سبیل ولایت در ششایند شهبای اوقای شود و چنانکه
 معین نیست مگر درین شب سبب کثرت دعا و نماز که در مردم احیای این شب معمولست برکات بسیار در یافت
 میشود و گاهی شب قدر درین تاریخ نیز میشود و جمیع حضور این ایام ذخیره تمام سال میشود از هر باب است که اگر آثار
 قصوری و فوری یافته در تمام سال اثر آن بیاند - بنده شنیدیم مانی استاد خود که از حدیث شریف استغفار
 میگردد و اگر این با جمیع طاعت میگذرد در سائر سال توفیق نیک محبت مخلوق میدارد و حضرت شیخ حجه
 علیه در هر سال عتکاف و عشره اخیره ماه رمضان میفرمودند و کسانیکه مقامات اجازت طریقه میرسد درین
 ایام بعطای خرقه تبرک آنهارا منسبت می نمودند و تا یکدیگر زدند که درین اوقات مردم در طلقه مراقبه البتة حاصل
 شوند تا از ترتیبات باطنی بهر باب گردند بعد از تقضای رمضان میفرمودند که از برکات صیام نسبت های عزیزان
 کثیر الانوار و پرا زلمان گردیده - انفسوس که تمام سال چرا رمضان نشده اگر چه در صوم هر وقتیکه باشد
 صفا حاصل است از برکات این مده انا اجزی به غالی نیست لیکن کنیای صیام رمضان شریف نادر حضرت شیخ
 ارشاد میفرمودند که علومات و وجدانیات شما صبح است سر مو غلطی ندار و کشف و وجدان فقیر با پیران کبار خود
 همیشه مطابق می افتاد مگر کبار از فقیر خطای واقع شد که حضرت شیخ در حق بزرگی فرمودند نسبت شما با کلمات است
 بنده خلاف آن عرض نموده و منکر دزد و دیر شما خوارفته است آنچه باقیم صبح است اما بعد چند روز کمال بند و خدایت
 نموده فرمودند که دید شما صبح بود و خطا کردیم فقیر در گفتن بشارت مقامات بسیار تا بل بنایه والا انوار آن مقام در باطن
 سالک عیان می بیند باز تنوع الهام میشود و باز تفسیر تعبیرات حالات او میکند اگر در حق معامله الهام موافق
 گردیده و حالات کنیفات در باطنی جدیده رود و ادب بشارت آن مقام میگویم که نرا در ان مقام مناسبی نیست
 بهر من توفیق نماند که نسبت باطنی مثل دلای مقدمین حاصل شده و مساوات لازم آید اگر بزرگ و مراقبه طریقت
 کنی و با مجاری خضار صابش گیری از فتوحات ان مقام نشأت خواهی گرفت مستفیدان و بهی الی اسد
 انقطاعی از مساو با اذواق و کنیفات از محبت مرشدان حاصل نموده در غلو تماشاسته تبعیر اوقات و طالع

عبادت در مقامات آئینه تزیینات نموده اند و سبب ریاضت قلبی نیست تصور در سبب سالکان است یکی از اهل بیت
 آسمی در باره فقیر که شکران مقدم در میان نیست است که فقیر را در وقت کشف مقامات آئینه مطابق نفس الامر
 توکل سالکان او تا غایت تا نظریه از بزرگان این خاندان که در وقت شاد طالبان میانه اندامی خوشی و خوش
 قلوب عزیزان یا در تزیینات می شناسم که در چه باب خلوصی نماید - تا فقیر هم مقدم و راود اندامیم و بول مناجات پیران
 که سبب مراضیست با هم و معایت آسمی اینها را فضا حاصل میشود و کباری را دو راهی سفر نیستیم الله تعالی در سبب
 منزل از دست بندگان سامان ضروری میبایم و ناگهان در راه بارانی شدید نازل شد و اسرو بود و در فضا
 کشیده و عانو و دم آسمی باران گرد و برگ و مابار و دو باره فضا شک بنعل سیم چنان آفتاب شد - در او اهل حال
 مردم را که طریقه از من گرفته بودند از اظهار نام خود منع کرده بودند کم کم پیش هر کسی نام فقیر نیاورد گرفت و منی حضرت قضا
 سعد الله رحمة الله علیه از محمد فیج پرسید که شما طریقه از که گرفته اید و می گفت از بزرگان خود بایستی که در و روی
 آنحضرت نام فقیر میگرفتند مرا یعنی آنکه و سخت ناخوش شدم دیدم که شما طریقه حضرت ابابکر صدیق رضوان الله
 علیه و روی برگشته در دوسه روز بیاک شد - مزاج فقیر نازکست و غضب نهایت شدت یعنی شایا باریت ایشان
 نیست سالار و عانو و دم الله تعالی تیغ غضب را کند فرمود ما بعد ب غضب چنانچه باید رفتیم و غضب را باید
 البته باید امیر سد و نسبت بطنش تبا میشود و بجزر و غضب نسبت می مثل شهاب تا قبل از تمام خود فرو می آید و باید که
 رضای خاطر نسبت مرضی عنه مانند هوای آتشین بغیر میروند - هر چند طریق اجابت عوالت طریق سبب نیست
 لیکن این جزو زمان از فضا و نیات تقدان است از طعم اجابت آن اولست زیرا که باران مانند بیشتر بغیر و سبب
 در حالت گرفتاری بسیار معذور و بقیه در بند ضیافت چه رسد تکلف و رسودی فرض کشیده ضیافت میکنند پس
 اشروعیت ضیافت با نظیر معلوم و فقیر شبیه مضر تهای اینفو ضیافت از راه تجربه و نور فرست دریافتند که آن
 نموده که المومن لا یلدخ فی محرم احد مرتین حدیث صحیح است فقیر را در قبول نیاز شرافت کثیره است اول آنکه
 صاحب نیاز شرف و نجیب باشد دوم آنکه دنیا داران که محل شبنم اند چندان اختلاط ندارد و سوم آنکه
 اندک صلاح و تقوی باشد چهارم آنکه حرام از طلال شناسد پنجم آنکه از داغ غضب نیست زود وارد
 شده باشد ششم آنکه از اخلاص دل خلوص نیست آرد و باشد با نظیر که از صمیم قلب آنکه اگر حضرت این سبب

لا
 در این وقت که در مقامات آئینه تزیینات نموده اند و سبب ریاضت قلبی نیست تصور در سبب سالکان است یکی از اهل بیت
 آسمی در باره فقیر که شکران مقدم در میان نیست است که فقیر را در وقت کشف مقامات آئینه مطابق نفس الامر
 توکل سالکان او تا غایت تا نظریه از بزرگان این خاندان که در وقت شاد طالبان میانه اندامی خوشی و خوش
 قلوب عزیزان یا در تزیینات می شناسم که در چه باب خلوصی نماید - تا فقیر هم مقدم و راود اندامیم و بول مناجات پیران
 که سبب مراضیست با هم و معایت آسمی اینها را فضا حاصل میشود و کباری را دو راهی سفر نیستیم الله تعالی در سبب
 منزل از دست بندگان سامان ضروری میبایم و ناگهان در راه بارانی شدید نازل شد و اسرو بود و در فضا
 کشیده و عانو و دم آسمی باران گرد و برگ و مابار و دو باره فضا شک بنعل سیم چنان آفتاب شد - در او اهل حال
 مردم را که طریقه از من گرفته بودند از اظهار نام خود منع کرده بودند کم کم پیش هر کسی نام فقیر نیاورد گرفت و منی حضرت قضا
 سعد الله رحمة الله علیه از محمد فیج پرسید که شما طریقه از که گرفته اید و می گفت از بزرگان خود بایستی که در و روی
 آنحضرت نام فقیر میگرفتند مرا یعنی آنکه و سخت ناخوش شدم دیدم که شما طریقه حضرت ابابکر صدیق رضوان الله
 علیه و روی برگشته در دوسه روز بیاک شد - مزاج فقیر نازکست و غضب نهایت شدت یعنی شایا باریت ایشان
 نیست سالار و عانو و دم الله تعالی تیغ غضب را کند فرمود ما بعد ب غضب چنانچه باید رفتیم و غضب را باید
 البته باید امیر سد و نسبت بطنش تبا میشود و بجزر و غضب نسبت می مثل شهاب تا قبل از تمام خود فرو می آید و باید که
 رضای خاطر نسبت مرضی عنه مانند هوای آتشین بغیر میروند - هر چند طریق اجابت عوالت طریق سبب نیست
 لیکن این جزو زمان از فضا و نیات تقدان است از طعم اجابت آن اولست زیرا که باران مانند بیشتر بغیر و سبب
 در حالت گرفتاری بسیار معذور و بقیه در بند ضیافت چه رسد تکلف و رسودی فرض کشیده ضیافت میکنند پس
 اشروعیت ضیافت با نظیر معلوم و فقیر شبیه مضر تهای اینفو ضیافت از راه تجربه و نور فرست دریافتند که آن
 نموده که المومن لا یلدخ فی محرم احد مرتین حدیث صحیح است فقیر را در قبول نیاز شرافت کثیره است اول آنکه
 صاحب نیاز شرف و نجیب باشد دوم آنکه دنیا داران که محل شبنم اند چندان اختلاط ندارد و سوم آنکه
 اندک صلاح و تقوی باشد چهارم آنکه حرام از طلال شناسد پنجم آنکه از داغ غضب نیست زود وارد
 شده باشد ششم آنکه از اخلاص دل خلوص نیست آرد و باشد با نظیر که از صمیم قلب آنکه اگر حضرت این سبب

قبول اینکند مودار امانت مریون خوانند نو دپس با بنیورنیا ز قبول می افتد زیرا که حق سبحانه و تعالی
 ما را فراموشی عطا فرموده است که از نور آن اینطور دقایق خفیه ظاهر نشود و خلاف این عقیده مقبول
 نیگردد و فقیر شقی و سعید را بر چنین مردم می شناسم و مرتب ابدال از غیاب ابدال با آنکه مستور الحال
 میباشد ندانم از میگویم فقیر یا زیان خود نامید میشوم کما ز و و چنین کی از اخلاط بادیا دارائی و دم
 سوار عقدا و بایران لیکن بقدر حاجت اخلاط با ایشان مضائقه ندارد و بشرط صلاح نیت محافظت نسبت
 دنیا بوضوح حق است سبحانه از دقتیکه در عرصه ظهور آورد و گاهی نظر محبت بروی نکرد و اگر کسی که
 بقدر ارپشته و نصیب کفایت رسید بیکه تمام و کمال در حصه مسلمانان خوان نیامد راجع کند دنیا را
 اینوقت با فقر اسری ندارند و الا ایشان را نه حال میماند نه مبلغ وقت چنانکه حضرت خواجہ
 ہاشم کشمیری در مقامات حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ میفرماید کہ روزی بنده در حضرت خواجہ
 حسام الدین احمد کذا از خلفای حضرت خواجہ باقی باشد اند حاضر بود یکی از حاضران شکوہ اغنیاء امرای
 روزگار آغا زنود کہ با فقر اسری ندارند و حرمت این طائفہ بجائی آرند چنانکہ امرای سابق کمال آویند
 حضرت خواجہ فرمودند کہ ای برادر این را از حکمتهای الهی دان و حق فقرای این عهد را کہ فقرا
 زمانہ پیش از آنقدر از دنیا و اہل آن اجتناب بود کہ بر چنین اغنیاء ایشان اہارت باط میگویند ایشان
 از محبت آنها احتراز می نمودند و فقرای اینوقت ما اکثر ایشان چنانکہ اگر امراء و اغنیاء بجا ایشان
 اتفاقات نمایند و راہ مخالفت نمودت کشایند ناچار این روشنا را در وضع فقر و انزوا می بینند
 فتو تمام روی دہد پس کرم آہی با فقر احارسن حافظ است چنانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 قدم گذاشته است حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی در آنجا سر نہادہ و حضرت صدق اکبر علیہ السلام
 قدم گذاشته حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ در آنجا سر نہادہ و حضرت مجدد و چنانکہ قدم گذاشته
 فقیر در آنجا سر نہاد یعنی فقیر اصلا در بنیطریقہ تصرف نکرده مگر در دو جای یکی آنکہ در وقت توجہ
 گویند حرکت بدن میکنند دوم بشمار نفس توجہ میدہد این ہم بعضی کا بر این طریقہ خد خود کہ در حرکت
 اثر توجہ و قلب متوجہ الیہ بقوت و سرعت میرسد و در شمار نفس رعایت مساوات و توجہ بایران

میشود و نیز این عمل تفاوت استعداد طلب معلوم میکرد و آنچه نفع از بعض اذواق و مواجید خود
اطهار میکند حصول بردن کمال در کینه نفس نباید کرد بلکه خدایت نسبت امر است که بآن ماموریم
و اما بهر حال غرض از این معنی را از نهامی الهی که بصورتی نازل میشود و انعامی است که شکر آن
تلف کرده باشد شاید شخصی طویل القاست است در وقت بیان خود را قصه القاست نمیتوان گفت و
اگر گوید دروغ گفته باشد

انصاح و وصایا

طریق وایع تقوی پیش گیر تا بتبع مصطفی بجان بنیذیر علی المد علیہ و سلم احوال خود بر کتابت و
عرض نما که موافق است شایان است بول نکار و اگر مخالفت مرد و پندار بالتزام عقیده و اصل سنت
جماعت حدیث و فقه آموز و در محبت علما ثواب اخروی اند و در عمل بر حدیث و مصلحت کن اگر
میتوانی و الا که هیچ عملی را تا از نور آن محروم نمائی عمل نیت تباع صیب خدا بجنس رضای مولی اعتبار
کن و دل از اغراض بهر دو جهان بپسندار کن محکم است که آنرا در معرض بیع آری منتظر
از کیست که آنرا بخود و سبب پنداری بالتزام خلوت صفائی وقت بدست آر که سرمایه درویشی نقد
صفاست از اسباب دنیا آنچه گیری فخر گریب که عظام دنیوی را در حساب در قناعت و عبادت
و ذکر خدا و اگر مسماعل امروز بر فردا آیند از در صحبت مشایخ رسوخ عقیدت بگیر که دوستی
دوستان چه است موجب قرب خدا و حضور سبب التفات بغیر مناد و صحبت او بر نوافل طاعت بیغیر
آنچه است اوقات بصبر و توکل سبب کن آندیشه التجا بغیر از سر بر کن کار خود را بجد استقامت
و توبت یقین و صدق و عدا در سبب مایه خلوت انکار در دل تو اگر تردد نیست غفلت میاید که در
وقت معین خود می آید اگر آنرا بشه عیال نشویش فراموشی تشبث با سبب سنت نبیاست علیهم
السلام وجه معین دل را بر آن اعتماد و نبوغ منافی توکل سبب رشد نمود در سبب الهی است
فراخ بال جمعیت خاطر است دلی و ارسته در انتظار مقصود و ناظر تا به جمعیت تفرقه بل شود

و در توجیه و کسوفی خاطر غفلت شود و قناعت پیشه گیر خیر قطع از دل بگیرد از یار و اغیار تا امید باشد که دو
 تا بودشان یکی شناسد و در یکپسین چشم قناعت منکر و خود را از همه کمتر و قاصر شمرد و در اغلب مولی اکبر
 سر بنده خود را که بت برون و از اینجا گفته اند در ویشی آنست که آنچه در سرداری نبوی و از آنچه بر سر است
 نجفی از اندیشه وی و منتهی ابروی بر طاعت و عبادت خود مناز و دیده تصور و نیستی را سرمایه خود ساز
 و خفاقت نفس چند آنکه بود زیارت ما نالقدر که شاکسید و نشاط شوق و طاعت نیز لایه گاهی با او
 موااسات باید نمود که رضای نفس موسوس موجب ثواب میگردد و کیما نفس فقیر تشنگی گردیده و آرزو کرد و هر
 مرد اینچنین طعام بخوراند هر مقصود دیکه دارد بر آید اتفاقا در آنوقت کسی نبود که با او گفته شود با آن
 مشکل گشت نه التماس طعامی نمود و شخصی را آنوقت حاضر بود با هر فقیر آن طعام مهیا نمود و بعدد شکل گشت
 که با سخن سپیدم تبر و اندیشد باین عمل مشکل گشت طعام اگر به نیت دای شکر با جزه سازند چنانچه
 که در صورت عجز گشت که از ته دل نمی آید طعام لذیذ را بآئین شش آب میزه ساختن نعمت الهی را
 بخاک انداختن است پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم مرغوب تناول میفرمودند و اگر غنی نبودند
 باز بنمودند و نفوس مثل نفوس غنید و شبلی نیست رحمة الله علیها که لخمی را شکر انگارند و گویند الصبر حرم
 المرادة بل لا عبوة الوجه شکر که نفس بر زبان بود شعبه صبر است که لخمی آن بجان بود زیارت فرشتا
 او یار و یوز و غیر جمیع کن در واح طیبیه شایخ گرام را با تحاف ثواب تحفه فاقه در و بجناب الهی و سید
 ساز که سعادت ظاهر و باطن این یعنی حاصلست اما بتدایا زرا بنیة تصفیه قلبی از استوار و لیا حصول نفس
 تسعیر است لهذا حضرت خواجقشیرازی قدس الله سره العزیز فرموده اند که مجاهد بودن حق سبحانه
 از مجاورت قبول الوصیت بر سوم متعارف از عرس و چراغان بقید مباحث که این معنی مستلزم هوای
 فروش و عدم حفظ مراتب از دهم مردم میگردد و در زلفه غنیه بار باب استیجاب دادن بر عسرت شود
 در متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم لباس تقوی طهارت بیارای و بر ملاست عقیده اهل سنت و جماعت
 از ظلمت هوا و بخت بدر آید همیشه احوال خود را بر کتاب سنت عوض نماند قبول افتد قبول اگر در دست
 مرد و در هر حدیثی صحیح که از نظر گذرد و ما اگر کنی بخواهست عمل آن بگوشتن لایه هر که توانی بر آن عمل نما

اگر چه در تمام عمر کبار باشد از نور آن محروم نمانی و از لزوم غفلت صفائی وقت حاصل نمایند و فقیر درین وقت
 انحراف کسب و ده صفای وقت است که یکسری چیزهای یافته از صفای وقت یافته در راه طلب سرگرم و مقید باید
 کار مردان و کوششی گریست کار مردان جمیل و بی شرمی است هر چه گیر مختصر گیر و هر جا باش
 باشد باش باید که قدر و مقدار خود نصیب العین دار و ناز مع سمر و از دم کم سوز نباشد زیرا که بیشتر
 سبب تنبیه حال عدم اطلاع بر احوال مرتبه خود است مثلاً مرتبه او بوزن یک سیر باشد و بران اعتقاد و تیز
 دارد و در مصیبت اگر کسی نسبت منقذت یا منقبت در مرتبه و مقدار او کند هرگز متغیر ازین نگیرد و چرا که
 یقین میداند که من همان یک سیرم که بودم اینک نیم سیر میگویم یا فرست انگه و سیر میگویم فاضول
 قدیم بر جاده شریعت طریقت مستقیم دارد و در محبت مشایخ همچو کوه اسخ و استوار باش و محسوس
 بغیر نباید بود و اتفاقات کس نباید بود اگر چه اتفاقات بیواب خطاب کس باشد چنانچه نقل است که شخصی در خدمت
 حضرت محمد صدیق قدس سره از مرتبه مخصوص ایشان خطاب کرد آن مرد اصلاً جواب آن نداد و اتفاقات
 بد و نکرد چون آن شخص خطاب بسیار سالند که حضرت محمد صدیق خطاب ببرد خود ننموده فرمودند که لایق
 در جواب او بگویم **میت** من گم شده ام مرا بجویند از گم شدگان سخن گویند
 راه اوقات زندگانی بقدم توکل سیر باید برد و اصلاً محتاج و متکی کس نباید شد که در توکل نظریه بطرف
 حق است سجانه و در غیر توکل بطرف خنق و جهنم میبوال اگر بر آن اعتماد کنی نباشد سانی توکل نیست و قوت
 که محل مشبه نباشد نیز روان مقبول درین جزو زمان توکل صرف باعث بی معیبتی است راس المال صوفیه
 همین جمعیت است بقوت کفایت قناعت رز و قطع طمع قطع موده تشویش ساز و از احوال لغای الهی
 برین فقیر و چیز است که زندگانی بدان خوش بگذرد یکی هر چه میباید بروقت میباید بود و دم نهال طمع از
 زمین دل متاصل نباید اسیر دوزخ و اغیار نویسد باید بود و عدم وجود ایشان برابر باشد و فرد
 نویسی از مطالب گفت و ای من شد هر کار بسته آخر مشکلی من شد تا تو اندنیک بر این چشم
 احتقار نگر و اگر چه گم گریه باشد بر طاعت و عبادت خود مغرور نباید بود که ترک اعتقاد و توکل
 اعمال از لوازم این فقره است فردا انفعال جرم بهتر از خود طاعت است چه نظر دارد و تحقیق بنام خود

مخالفت نفس چند آنکه تواند کند زیادت فر و نفس را در باستانین کی مرد و هست و از غریبی آفریده است
لیکن آنقدر مخالفت سعادت با او نباید کرد که تنگ آید و مانع تحول در گران خرد و فاعله نیرد و از برپا قی راه
ضیقت پیش گرفته شوخی و سرگشتی آغاز نماید و از کاریکه قصود بالذات است باز دار و باید که گاه بگیا و با او بسازد
و باز و برساند که آخر نفس نیست خدمت آن اجر دارد و چنانکه خدمت بنده مومن هر چه طلبد همانوقت و در
هر چه بخواهد و تناسلی آن کند اول و او داده و دهان باز ماند و فو المطلوب الا با و ده و ده اگر بایستد
بنهاد و اگر باز متقاضی شود و همچنین او را در لیت فعل را دانست که بتدریج آنرا فرو بوش کند چون آنکه هرگز از آرزو
باز نمی آید و خلل اوقات می اندازد و یکبار شکم سیر هر چه خواهد و او را بد بشهر طیکه شروع و سراج باشد با بازار که
آن کند نفس فقیر یکبار صورت شالی خود گرفته در پیش فقیر حاضر شد و تناسلی شیء برنج خود گرفت هر که انیوت
هر چه شکم را ندید حاجتی که دارد و او را گرفته و فقیر چون این قصه از غریزی لقمه آن غریب باز اسف نمود و گفت
اگر باز این معامله رود و هر آگاه و فرمایند که دست و پا آرام فقیر گفت چه مضائقه بعد از مدت باز همچنان اتفاق
شد چون آنغریز را اطلاع کرد و مرد و دوشیر و برنج میا کرد و پیش من آورد و آنرا بخوراند بعد از خیر روز
آنغریز گفت از مثل حاجتی در دل داشته ام چنانکه نیش از برکت تین عمل حصیانه و تعالی حاجت و اگر دو طعام بنده
از برای تحصیل شکر از مصالح گونه اگر بازمه سازند مضائقه ندارد و بلکه حسن نماید کسیکه طعام بازمه و لذت
از خط آب بخورد و میکنند عجب نیامیزد که از طعام بنده شکر از دل و آنرا دهد شکر ظاهر زبان که صورت شکر است
نه حقیقت آن بلکه و حقیقت آن شکر از اشعاب صبر است که معنی آن حبس النفس است پس منعی مستلزم خلاف شکر
و منافی اتباع منت است که برای مخالفت نفس سخت تر چیزی از آن نیست حق تعلیمی تحلی فاصل آن طعام علاوه
حق سبحانه تعالی را را بر دقایق کمر و غریب شیطان آنقدر واقف و آگاه فرموده است که اگر خواهر که حبس
بر و طاعت ندارد و مگر بد و رکعت آن امر دیگر است بزیارات خدایات تبرک باید رفت و بوسیله رواج
پاک ایشان فتوحات ظاهری و باطنی باطلعید و فاتحه نیز بار و اح ایشان هر روز باید خواند که
موجب برکات بسیار است و فتوحات بیشمار بر بنده یان طریقت و صحبت شیخ مفید است سزاوار
زیارات قبور و مجاورت فرار غمی بینی که مردم بزیارت هزار رسول الله صلی الله علیه و سلم فرستند

و سعادت زیارت شریف میشود از جهت عدم مناسبت پنهان بے بهره و بی نصیب از کمالات
باطنی آنحضرت بازمی آید فقر و خرمی اگر بکبر رود و چون بیاید بنور خراشد و مگر هر کس لطیف
روح او قوی باشد و از عالم امر مناسبت تمام دارد و پس از زیارت مضائقه ندارد بلکه
سودمند خواهد بود زیرا که از جهت مناسبت وحی اقتباس از نوار برکات اهل مزار بلا واسطه
خواهد نمود چنانچه حضرت خواجه عبیدالدین احرار قدس سره میفرمایند که من مدت چهل روز خدمت
خواجه علاءالدین غفر وانی قدس سره که تالیف حضرت خواجه بهارالدین محمد نقشبند قدس سره
ملاقات و اختلاط و شتم روزی بحال تصرف و برکات مجلس حضرت خواجه بزرگ ایاد کردید
و در آخر گفتند که صحبت غریزان وقت نیز غنیت است اگر در مرتبه مردم منی نباشد و فرمودند
که حضرت خواجه بزرگ میفرمودند که اگر بگفته اند که گریه زنده باز شیر مرد **قطع**
تا که زیارت مقابر عمره گذرانی ای نسرد یک گریه زنده پیش طاف
بتر ز هزار شیر مرد حضرت خواجه علاءالدین عطار میفرمایند که حضرت خواجه بزرگ
میفرمودند که مجاور حق تعالی بودن احق و اولیست از مجاورت خلق او غرض اهل این بیت به
زبان مبارک بسیار گذشتی بیت تو تا کی گور مردان را پرستی بگرد کار مردان گردد و رستی
مقصود از زیارت شما کار بدین رضوان الله علیهم اجمعین می باید که توجیهی سبحانه باشد
و روح آن برگزیده حضرت حق وسیله کمال توجیهی گردد چنانچه در حال تواضع با خلق باشد
که هر چند تواضع ظاهر با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه باشد زیرا که تواضع با خلق انحاء پسندیده
افتد که مرضای را غرضی باشد یا نه یعنی که از انظار آثار قدرت و حکمت بیند و الا آن صنعت
ست نه تواضع انتمی و برسمیات عرفی از عرکس غیره تنقید نباید شد که در از کتاب آن شجاعت
بسیارست یکی التزام خلاف حضرت اینطریق که از قید رسمیات خارج است و دوم استلزام
سوال جنسیم و فروشن غیره سوم لزوم اسراف و اخراجات و چهارم توجیه او با
که محافظت آن ضرورت است پنجم شکایت مردم از شیب و از مجلس قصور در اتمام حفظ مراتب

در حق خود تصور نباید نمود از مواخذه فوت حق خودش ترسان لرزان باید بود و خود را از قید هستی
خود پرستی خلاص باید کرد و قطع نیت کردن بهمان خست از جهان بر بستن است و در سبکساری خصل
وضع جهانم کرده است و اینقدر را غافل از اندیشه روز حساب و رحمت بچید و لطف و عیسا بم
کرده است و رستن از قید بنودی مظهر حق پویشن است و قطره بودم بحر یک گشت شرابم کرده
فرو تله طبعی که جهان منزل است و بگذر تو ز خود در پس این پرده مقام مست قنوت

وصیت نامه

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و سئو قنیه جانجامان محمدی مجددی در حالتی که اقرار می کنم به شریعت صحیح و معتبر است وصیتی چند
با حجاب که اخذ نظر قیاد فقیر کرده می کنم که در تهنیز جنازه و دفن فقیر و قنیه از سنت فرود نگذارند و
بعد از آن دکانی بر فرار من پیشند که در حین حیات هم ازین عادت برگمار بودم و نام خدا بر نندگا
خدا تعلیم نمودم و در کس و مخلصان را راهین وصیت جامه کافیت که تا دم اخیر در اتباع سنت
بکوشند و مقصود حقیقی غیر از حق تعالی را و تبع واجب الاتباع غیر از رسول الله صلی الله علیه و سلم را
نمانند و از رسوم و عادات در ویشان متعارف و از اختلاط با دنیا داران و اعتنا بجهت باز
باشند و از شغل علوم دینی خود را معذورند و رند اللههم فقههم



الحمد لله الذي جعلنا من
حضرت سید السادات
حضرت زین العابدین علیه السلام
پیامد شد حضرت ابی طالب
و از صاحبان نبوت
دارنده باشند و بعد از آنکه
خود را با حضرت امیر المومنین
شیخ محمد باقر علیه السلام
میسوس کرده باشند



در مکاتیب قاضی شاد الله پانی پتی رحمه الله علیه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول به مولوی حضرت شاه غلام علی صاحب بیان نسبت
بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی و مسئله جبر و قدود
مسائل ضروریه شرعیت و طریقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله الذي لا اله الا هو كل شيء هالك الا وجهه والصلوة
والسلام على محمد عبدا ورسوله بعد از حمد و صلوة فقیر حقیر محمد شاد الله پانی صاحب مکتوب
مهربان مولانا غلام علی بن حیدر به التماس میکند که فقیر درین ایام تقریری در بلده سونی وار شده بود و کتابی
برای اشتغال بجهاد داشت مشاغل طاعت مستوجب و قات نتوانست شد و نفس را تعطیل کند شستن
خوب بنوب و لذت پیران عظام در مسائل فنی و معارف تصوف مکاتیب غنی شده اند پس بقول حضرت مولانا
رومی قدس سره مصرعه ایچو انسان میکند بوزینه هم چو بخاطر فائز گزشت که بتقلید سنت سنیه
پیران عظام در بیان نسبت بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی مسئله اقریت و مسئله
جبر و قدود مکتوبی بنویسد چون اقسام مقالات بحجاب حضرت میگردید و تکرار اقسام الله برکات نوشتن و زیره
بکرمان نشر رساندن سواد ب نامناسب یاد زیاران طریقہ آن مهربان انما طلب صحیح دانسته ناچار

بچند فقره نامربوط تصدیق شد اما آنکه از نظر کمی اثر جناب حضرت ایشان مد الله تعالی ظلاله مگذرد
 نشان این اعتماد و قبول نیست لهذا قسم است که این عریضه را بنجانب قدس مگذرانند و این فقرات پنجم
 بصدا تصحیح می شود نقل آن به شش تغییر غایت فرمایند که آنرا مسلم دانند و آنچه تعلیم اصلاح منسوخ نگردد
 اثر ابرار اندازند تا بصحیح از عقیق است یار یافته قابل اعتماد گردد و لا محظروا الی من قال و انظروا و ما قال
 قال علیه الصلوة و السلام کلمة الحکمة خصاله الحکیم حیث وجدها فهو حق بها و السلام علیکم و
 رحمة الله و علیه التوکل به الاعتصام منه و ما مقرر عقلاست للممكن و نفسه ليس له من علته ایس
 پس ممکن یا ناممکنی با علت و که فی نفسه و رایس وجود ثابت باشد و وجوب الوجود به و تحقق نباشد
 موجود نبود و تا موجود نباشد هیچ چیز را بروی عمل نتوان کرد و که برای حل بجای وجود موضوعی حکمت
 در حالت عدم سلب شیء از نفس او صحیح است زیرا که میتوان گفت پس ممکن علت و از ذات
 اقرب است قال الله تعالی یخاف من الله من قبل ان یبدی بستره کلام در آنست که ممکن چنانچه در وجود
 محتاج است بواجب بقا هم محتاج بوجوب هست یا نه بعضی متکلمان در میان ممکن و وجوب نسبت کوثر
 و کلال فمیه گفته اند که در بقا محتاج نیست درین قول بر خلاف جمهور عقلاست غنا عالم از صنایع لازم
 می آید فیض قطعی دال بر عدم لزوم احتیاج است حیث قال عز وجل یا ایها الناس انتم للفقراء الی الله
 و الله هو الغنی الخ الحیدر لهذا قائلان این قول برای بعضی ازین قباحث تجدد و اثبات قائل شده و ادوام
 احتیاج ثابت شود و در واقع برای اثبات دوام احتیاج احتیاج به اثبات تکلفات نیست نسبتی که ممکن را
 با وجوب است نسبت کوزه و کلال را با آن چه مشابهت داده کوزه که عناصر اربعه است مثل کلال
 بلکه بیشتر از کلال مخلوق آلی است جل سلطان و صورت کوزه که عوض است و صنع نیز مخلوق حق اند
 سبحانه مگر آنکه حرکات دست کلال بنا بر جری عادت آلی عز بر ما ندانیم تا آن صورت آمده بنا
 این حرکات که بنا بر عادت است الله تعالی از رتبهات واقع شده نیز مخلوق حق اند جل علاه بسبب هم قدرت
 و ارادت که در کلال مخلوق گشته کلال اکا سبب این حرکات میگویند نه خالق آن پس نسبت میان
 ممکن و وجوب یا نه نسبت کوزه و کلال خیال کردن مض غلط فهم و تصور عقل است و ما للتراف و کلا با

بلکه میان واجب و مستعمل و معلوم الایضه مجهول الحقیقه که مثل ندارد پس تشبیه و تمثیل او پخته شود
و لیست مثله شیئی لانی الذات لانی الصفات لانی النسب لانی الاعتبار لانی شئی من الاشیاء
چگونه با تو از مرغی نشانه که با عقاب و دهم آشیانه ز عقاب است نامی پیش مردم
ز مرغ من بود آن نام بهم و حق آنست که ممکن در تقاب هم محالست بعلت عجزه خود که بعلت
عبارتست از وجود در زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست در زمان ثانی چگونه
مقتضی باشد که اقتضای حقیقت با اختلاف از مرتبه مختلف نشود و زمانه بعدیت موهوم اگر مقدار
حرکت فکری سبب توفیق حقیقت امکانی را مقتضی وجود نماید آنست که در حال گذر این مذهب باطل است که فلک
حادث زمانی است قال الله تعالی ففضیهن سبع سموات فی یومین و کسانیکه فلک را متحرک نمیداند
بلکه کسانیکه فلک را هم نمیدانند آنها هم زمانه خیال کرده اند اصبح تا شام تفاوت می نمایند غرض که ممکن در
زمان ثانی هم وجود را تقاضا میکند چه اگر تقاضای وجود کند ممکن ممکن نباشد واجب شود و قیاس است
لازم آید و آنچه میگویند لاشئی ما لم یجد و آنکه میگویند الممكن محفوظ بوجودین سابق مدح
مراد اینجا وجوب با نیرست یعنی وجوب است با تقضای علت خود نه با تقضای نفس خود که آن لحاظ
پس ثابت شد که ممکن در وجود و تقاضا محتاج است بصلح تعالی شأنه تا وقتیکه بر مکن از جهت فاضله وجود باشد
ممکن موجود بود و مصدر را ثار باشد و چون فیضان منقطع شود هیچ اثری از مکن بر مفعول و زکار نیافتد
پس حال ممکن مثل حال زمینی است که بقابل آفتاب و شن شده تا وقتیکه مقابله با قیست ستاره باقی است
و چون غباری یا ابری بمیان آید و مقابله نماید از نور و روشنی هیچ اثری از مذموبیت او و چنانست
جهان چون کالبد که کالبد از وی پذیرد و آید پس با نیرنی ممکن باطل واجب میگویند چنانچه آفتاب
که بر روی زمین است فلک آفتاب میگویند نه با نیرنی که ممکن با او جب مانند مشابست است چنانچه
غل را باطل که اینجا است هیچ مانندی و شباهتی نیست بلکه با نیرنی که چنانچه غل را هیچ حقیقی و تاملی نیست وجود
او همان وجود اهل است چنان ممکن وجودی مثل نیست وجود او همان اصل است پس نمی بینی که با نیرنی
ممکن فی نفسها متحقق ندارد و وجود او بمعنی مصدری که بروی از سبب فیاض فائض گشته امریست از

چیزی با وی منقسم نشده و با موجودی و نشاء از شیخ این جو دهان نسبت است که ممکن ایا واجب حکم
 انهم است این است پس و ممکن معنی با موجودیت مگر ذات واجب تعالی و تقدس صفتی از صفات
سوال وجود ممکن بدیست که یکبار با وجود عقاود دارد و هم از ممکن جو مصدری است که کرده علم
 بوجود است او میکند پس اگر ذات واجب تعالی شانه نشاء این است شیخ باشد باید که منکر صانع از شیخ
 وجود کند و حکم بوجود است ممکن نماید **جواب** این ملازمه منوعست یعنی هرگز نشاء است شیخ خبر نه شده باشد
 او از شیخ کند و حکم بوجود است ممکن نماید یعنی که اگر شخصی ماه را در آب یا در آئینه می بیند که نظر ماه آسمان است
 و از آن خبر ندارد و البته حکم میکند بوجود ماه در آب یا در آئینه چنان هر که ممکن پس بیند هر چند از فرط غباوت
 جهل از وجود و متصل خبر ندارد و حکم میکند بوجود ممکن غایتیافی الباب همان ممکن از وجود متصل میداند چنانچه بطول
 در آئینه صورت خود را دیده آنرا وجود در وجود و متصل نمیده با وی در سخن می آید پس ممکن اجز در خردیم
 تحقیق شوی نیست و وجود این کثرت می با موجودیت واحد حقیقی است که ازین کثرت در آن حد حقیقی
 خلط نیامده و گردی بدان تنه او رسیده و چنانچه زید که در آینه خانه رود و صورتهای متعدد دیدار
 شود همان یک یک است چنانچه بود و هوالات کماکان و اعیان العالمها شملت الوجود
 لا آدم فی الکون لا الیس **لا ملک سلیمان و لا یقین** فاکل عبارة و انت المعنی
 یا من هو للقلوب مقطیس و چون نشاء این بهم وجود این کثرت ذات واجب تعالی شانه یا
 از صفات است و نسبت نه فرض فارضان از اعتبار معتبر این بهم در تقسیم است که نفی معتبر ان نفی نشود
 در بنا ما خلقت هذا باطلا سبحان الله فقنا عذاب لنا یعنی ما خلقت باطلا لا یترب علیه الاحکام و الاثنا
 بل خلقت له لیل علی صانع سبیل الی معرفه فانه من عرف نفسه فقد عرف ربه سبحانه عن کل المالمیق بشانک فقنا
 عذاب لنا لا یترب علی عدم العرفان الایان **محمّد و ما چون نسبت بین ممکن الواجب چنین متحقق شد**
 که وجود او همان است تعالی تقدس پس صوفیه جوید و غلبات سکر این کثرت است و می راعین واجب
 گفتند و عدم ذاتی او را و نظریا و ردند و قایل بهیست شدند و گفتند **همسایه و ششیم و همزه**
 همه دوست **در دلی که او طلست همه دوست** لیکن مرتبه تفریه را علین ثابت میکنند و میگویند **همه دوست**

[illegible]

یا صفاتی از صفات و تعالی و جو ممکن معنی مابدا الوجودیه قرار یافته و ببلایه همان نسبت زبان شمع
واجب خالق و ممکن المخلوق میگویند و در اصطلاح صوفیه حجب اصل و ممکن اصل می نامند و چون برین
حضرت مجدد الف ثانی در ظلال ممکنات آن نسبت با ذات است نه با صفات بلکه با ذات مطلقه
ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام داخل مضمومات آنها باشند لاجرم ظلال ممکنات باشند
و لازم آید که ممکن خالق ممکن باشد این محالست مخالف نص قطعی که الله الا هو خالق کل شیء
جواب مراد از اعدام که داخل مضمومات ظلال نه نقائص صفات محال نه مانند موت و چل و عجز و عی
و جسم کبر که در مرتبه علم و تقریر یافته باشد و خود یعنی حیات و علم و قدرت و سمع و بصر و کلام سبب
مقایسه منصف شده اند یعنی ضدین بیک ملاحظه ملحوظ شده اند و لظلال سمعی شده اند و مشک نیست که
صوریه اعدام موجهی است از دریای علم و امکان حد و ث و آن گناش نیست مغایره او با صفت
العلم مغایره اعتبار نیست حقیقی پس آنچه شما گفتید که چون ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام
داخل مضمومات آنها باشند لاجرم ممکنات باشند این مقدمه منعست یعنی که صفات مغائر ذات اند و ممکنات
نیستند و تعد و قدما میست تعد ذات صفات مراد از مغایره ذات صفات آنست که
هر یک تفصل جدا آیند و حل یکی بردگیری بالمواطاه صحیح نیست آنکه در خارج هر یک مستقل باشد
هر یک از دیگری جدا نتوانند شاین قسم متغایرین در اصطلاح شری لا عین لا غیر گویند و چون حال
صفات با ذات دریافتی همین قسم علل ظلالست با صفات از دریای علم متحد و مانست مذکور
که مصحح نسبت خالقیت و مخلوقیت است هر چند ممکن است با صفات حق تعالی باطلال گفته شود
و حقیقت آن نسبت با ذات اوست و نه لا شریک له صفات و لظلال حجابی بیش نیستند
حق تعالی بفرمایند الله نود السموات الارض مثل نوده کشکوة فیها مصباح المصباح و نوح کجاة
النوح کجاة کافها ککوب دردی بوقد من شجرة مبارکة زیتونة لا شرقیة ولا غربیة یکاد زیتها
یضی و لولم تمسه نادر نو علی نو یکد الله لنوره من یشاء و یضرب الله الامثال للناس والله
بکل شیء علیم و بیوت اذن الله الایة شجرة مبارکة زیتونة که سبب و شنی مصباح است

کنایه از مرتبه ذات است که شرقی بود و غریب بود و از ان متنی است و یکاد زیتها یفهم و لو لم
 تمسسه ناکد کنایه از مرتبه شیون اعتبار است که در مرتبه ذات مندرج است سبیل کنایه از
 مرتبه صفات است که زاید بر ذات اند و بیشتر مصد ظهور آمار گشته و زاجا کنایه از مرتبه ظلال است
 شکوه کنایه از عالم امکان است حاصل آنکه نور شجره مبارکه ذات توسط اصنات انیه شیون است
 مصباح صفات انصارت بخشیده و توسط مصباح صفات جاج ظلال درخشان گمانها
 کوکب ذکر ساخته و توسط زاجا ظلال ظلمت عالم امکان و ظلمت کفر از شکوه قلوب صدر انشیز
 و ظلمت غفلت و شرک خفی از شکوه قلوب العارفين بر طرف ساخته نوعی نور بر نصیه ظهور آمده
 قوله یهدی الله لنوره من یشاء عبارت است از هدایت کردن عارف بر مراتب نور و
 معرفت سرایان نور ذات و جمیع مراتب شیون صفات و ظلال و مکملات ایراد است
 و قوله تعالی الله نور السموات و الارض دلیل وضاحت آنکه ذات است که مایه الوجودیه همه
 اشیا است لا غیر محمد و ما در تقریر سابق مذکور شده است که ممکن بر آن نیست باطله هم برسد
 اصل اولی هم از و ما قسط است زید زید نتوان گفت پس علت ممکن از ذات ممکنات ممکن
 اقرب است معاصی اقرب الیک و من حیث الوجود یدر انکشافی ظاهر شد و قاعده که نزد
 عقلا مقربیت که از ذات شیئی بشیئی چیزی دیگر بلکه اقرب مساوی نتوان شد و اصل و ظل این قاعده
 منقو است بلکه اصل بطل از ذات ظل اقرب است پس باید دانست که چنانچه اصل بطل از ذات
 اقرب است همچنین اصل الاصل بطل از ذات ظل و هم از ذات اصل اولی اقرب است همچنین
 اصل الاصل از همه اقرب است پس ذات بحت واجب تعالی شایسته بکلیت اقرب است از شیونات
 شیونات بوی اقرب اند از صفات صفات اقرب اند بوی از ظلال و ظلال اقرب اند بوی
 از ذات می آید حضرت محمد و رضی فرموده اند سمانه و تعالی و را الورا ثم و را الورا
 و رایت در مراتب قرب ادا داشته اند نه در مراتب بعد فائده بعد فی الوجدان
 و اقرب فی العجب و الله تعالی اعلم محمد و ما چنانچه ظلال و صفات در میان ذات بحت و عالم

امکان بیش از جمالی محلی معلوم نیشود و همچنین قدرت را ذات عباد و میان افعال اعتبار
عباد و در میان قدرت کامله و ارادت شامله الهی حل نشاید و بیش از جمالی محلی که منکر و
و از جمالی سلبه جبر و قدر با یافید پس فرقی میان حرکت ارا و بطش و حرکت ارقا و کشش
می بینست مبنی است بر وجود قدرت بنده که مختصالی در وی آفریده و جابجه است کامله خود
ساخته است بر افتاد آن پس سبب جبریه باطل شده و چون قدرت ناقصه بنده و مثل جمالی
بمخالفیت سبب قریه باطل شد و نسبت خلق بین تعالی نسبت کسب بر بنده که مستفاد
قوله تعالی خلقکم و ما اعملمون مست ثابت است چون ظهور قدرت کامله درین جمالی محلی
مع انشغال است میکند و بیش از فعلی و نشان توهم قدرت است حقیقت قدرت -

سوال انچه از تقریر سابق و پنج شده دانست که در عالم امکان هیچ چیز و در حقیقت ندارد و نام
و اثره و هست پس مع انشغال قدرت حقیقی و بیش از فعلی قدرت سببی و معنی دارد و
چرا هیچ بناده الم بر وجهی قریه است اندک از قدرت حقیقی گویند و بیش از فعلی و توهم دوم
تغییر قریه است و اندک از توهم قدرت گویند -

سوال اینها و تکلیف باطلان اما توهم قدرت است نه حقیقت قدرت پس اگر قدرت است
سنا و تکلیف واقع شده و بهر تغیر قریه که از این احوال منبسط باشد تکلیف الایمانی عاقل باشد چرا
که و بهر امانت غایت هم جلالت گاه است در ممکنات بطریق اعلی و توهم قدرت بر حج بیت اکرم
و زیارت بیت المعمور که در آسمان منقسم است کیان است و فال الفرق اینجا -

جواب اول آنکه تکلیف الایمانی عاقل است تفصیلا و اقیست که در و چون اینها
که با اقدامه که بهر جواز و عدم وقوع آن لالت دارد و ثانیا آنکه مراد از توهم قدرت است که در
تکلیف است آنست که نظر بر جبری عاقل قدرت متوهم بود و وقوع فعل بقدرت مختصا
عبد نظر ظاهر حال تحمل باشد لهذا بر جبری عاقل حج بیت اکرام منته و در و فرض شود و زیارت
بیت المعمور فرض نشود اما اگر کسی زیارت کردن بیت المعمور فرض نمود و زیارتی حقیقه رحله

اشارت است بآنکه تجانی عن دار الغرور و اجتناب ان فضول مباحات مثل تجارت و مانند آن
از ادب صاف حمیده است هر چند از تجانی از بیع و تجارت مانند آن مفهوم نمیشود بلکه بیان است
که تجارت بیع آنها را از ایا حق غافل نکند قوله تعالی لیجین بهو الله احسن عملی و عده نهایی
بهشت است قوله تعالی و یزید هم من فضله اشارت است بمال و حق باد و ستان و غیره
قوله تعالی و الذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة الا ین یستلین ما را که ریاضات
کفار و اعمال شان شمر و خوان نمیشود و تقدیر کلام آنست الذین کفروا الا ین یهدیهم الله لنور
و بیان آنست که اعمال شان بر دو گونه است قسمی است که بظاهر در آن حسن معلوم میشود مثل
صدقات و سلاطین و کف نفس از اذای و خلاف و عدالت و ترحم و مانند آن چون ایمان شط
قبول اعمال است لهذا حال انقیصا اعمال شان مانند سراسر است که از دو رشته را پسید و ار کند که سراسر
کند چون نزدیکی سید بجز حسرت و اندوه و افزاید قسمی ظاهر القبح است مثل بت پرستی
ظلم و مانند آن حال انقیصا اعمال شان مانند حال ظلمت است ظلمت بحر و ظلمت موجی که آن دریای
پوشیده است ظلمت موجی دیگر بالای موج اول و ظلمت ابر بالا به ظلمت بعضیها فوق بعضی
اشارات چهار در ظلمت که در کفار جمع شده اول ظلمت غفلت که طبعی نفس اماره و عناصر
عالم خلق است بمصاحبت شان در لطافت عالم سرایت کرده این ظلمت بمنزله ظلمت است
و دوم ظلمت کفر سوم ظلمت معاصی و قبح اعمال این هر دو ظلمت از آنها ظلمت اول است
هستند چنانچه انواع از دریا چهارم ظلمت بوانع خارجی مصاحبان بد که در آخرت دو ک
اگر زو کنند و گویند یا کستنی لم اتخذ فلانا خلیلاً یا کست بینی و بینک بعد للفقین
فبئس القرین این بمثابة برست که بالای آن سایه کرده و اسد علم -

مکتوب دوم نیز حضرت شاه غلام علی صاحب تحقیق مقامات مجده و سیم اسم الرحمن الرحیم
احمد مدد العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابهمین مولو یصاحب شفقت مهربان
سلامت قدح سامی چند روز پیش ازین در تحقیق مقامات مجده و سیم رسیده بود و چون فقیر

بخارجی است درین ایام کم فرصت بود از نجات بجواب گنجینه فرشته بود و موعاف دارند
 اکنون تواتر دور و درگاه دیگر رسیدند ناچار آنچه معلومات فقیر بود بحسب عقل و دانش خود ترقیم
 نمودم اگر خطای فتنه باشد اصلاح فرمایند ما کان منه صوابا من شاکخی و ما کان منه خطا
 فمسی و السؤل من ابد العفو والغفران محققان طریقت چنان گفته اند که انسان مرکب است از
 ذره لطیف پنج از عالم خلق است عناصر ربیع و نفس حیوانی که جسمی است لطیف ساری در جسم
 که در بعضی عضو سرایت دارد و ناشی است از عناصر ربیع از جهت لطافت خود و آت است
 پنج لطیفه عالم مر را چنانچه آفتاب بر فلک است بسبب مقابله و صفای آئینه زجاجی آفتاب
 آئینه منعکس شود و نور و حرارت و لون آفتاب در آئینه پدید آید و عا لانه آفتاب اوج خود
 مبروط نگردد همچنین لطافت عالم اهر قلب روح و جسم خفیه و نهی که مقرر بنا فوق العرش است
 که میوه قلل الرح من اسرار و ما و تیت من العلم الا قلیلا در شان آنهاست این آئینه
 نفس منعکس شده و آثار آنها توسط نفس در بدن انسانی پدید آمده و آنچه در احادیث از
 شده که ملائکه الموت روح انسانی را از بدن نزع میکنند و طله های از بهشت می پوشانند یا روح از
 دوزخ می پوشانند اینها از احوال نفس است که مرکب روح علوی است پوشانیدن لباس روح
 جسم تصوف نیست پیر باید داشت که تا لطافت عشره انسانی مزکی و صفاتش و لایق تکلیفات
 روحانی نمیتواند شد پس در طریقت دیگر در ابتدا به ترکیه لطافت عالم خلق می پردازند و ریاضات
 و مجاہدات و جذب شیخ کامل که فی نفسه لطافت بهم میرسد و لطافت عالم امر بنور مکرر و طهارت
 پس تصفیه آنها در خواب سعادت بیستن خود در آفاق صوفی می بیند که کوب می بیند یا قمر ظاهر
 یا تمام و شمس مانند آن و آنرا سیر فانی میگویند بعد از آن سیر نفس میکنند و به ترکیه عالم اخر می
 و در طریقه تشبیه که اقرب طریقت است اول به ترکیه عالم امر می پردازند و انوار شان در قلب
 و روح و جسم خود در خود می بیند و آنرا سیر نفسی میگویند و سفر در وطن سینه گویند که سیر
 سیر نیم یا تسانی که آفاق و فی انفسهم نزد صوفیه کنایه از این و سیر است قدما تشبیه

سیر فانی و سیر نفسی که سیر در نفس است

بعد ترکیه لطائف امر به تصفیه نفس و عناصر می پرداختند و بعد در باب جم خلائق و ذرات حق تعالی
گفته اند که در خارج ذات حق تعالی موجود است و سواي او تعالی هیچ چیز موجود نیست
و بقول حضرت محمد در صفات ثنائیه حقیقه نیز موجود در خارج اند و دیگر صفات موجودانه
یعنی آنکه فشار است از خارج شان خارج موجود است و صوفیه وجودیه صفات از اید بر ذات
نیگویند و در خارج سواي ذات هیچ چیز را اثبات وجود میکنند و گفته اند که حق تعالی چون
ذات صفات خود را اجمالاً دانسته مرتبه اجمال علمی او حدت میگرداند و چون تفصیل دانسته مرتبه
تفصیل علمی او حدت میگرداند و عکس مرتبه تفصیل را که هم در مرتبه علم متحقق اند تعیین روحی و
تعیین شالی و تعیین جسمی گویند و این استراتژی همة حضرت ختمه گویند و چون عکس
مطلق العین فی ظل گویند که آن صفات اند و صفات از اید بر ذات دانسته عین ذات اند
لذا قائل به اوست می شوند و چون در خارج سواي ذات موجودند میگویند که احوال
ما شملت الحقة الوجود و اما حضرت محمد در مسائل ایشان که بصیرت قویه دارند میگویند که
صفات سیر ذات نیستند بلکه زائد بر ذات آری ذات محتاج صفات نیست اگر چه صفات
صفات نمی بودند ذات هم کار صفات سر انجام می شد پس ذات من حیث ذاته کار نمیکنند
از ایشان انهم میگویند و گفته اند ایشان الحیوة والقدرة والسمع والبصر والارادة والکلسم و
التکوین صفات گویند صفت ثنائیه اند و عکس آن را نه صفات اعتبارات جمع و بصیر و غیره
که در ذات اند از حیث ثنائیه میگویند و صفات اند را عکس و فرغ شان حکما و صوفیه
وجودیه همان شیونات اعتبارات اکبرین ذات اند صفات میگویند و صفات اند و ثابت
نیکنند و اعتبارات شیونات با هم مرادف اند متغایر نیستند و حضرت محمد با وجود تفاکر
صفات از ذات ممکنات را که صفت برشته و قیام اند عکس صفات میگویند و تماشایی میکنند
از آنکه کانس خفیس احالی صفات مقدسات میگویند مگر جماعه معصومین یعنی انبیاء و ملائکه و امرا و
صفات علیات میدهند و لهذا عصمت خاصیت آنهاست دیگران این ولت شریف نیستند

در حدت و حدت

در حدت و حدت

در حدت و حدت

در حدت و حدت

فصل در بیان
نسبت اشیاء

بگویند آنکه کسب فیض صفات اند که عبارت اند از اضداد صفات که در مرتبه علم موجودند
و بحسب تعاقب ضریب با او اوصاف منور شده اند آن خلل مریات ساد می تعینات
مکانات اند و حقایق نیز حضرت محمد و سواي ذات و صفات ثمانية هیچ چیز موجود نیست
لیکن در خارج که ظلال خارج حقیقی است حق تعالی ملک کسب خلل را بوجود و خلقی موجود ساخته و
نشار امر کام و آثار قدرت که بدو ذکر آید و در مصیوت همه اوست گفتن بعضی خطاست
از اوست باید گفت که چون عالم ملکین خلل اند و خلل ملکین صفات اند و صفات ملکین
شیوای و شیوایات منجم در ذات حق تعالی از ذات ممکن بکلیت مرتبت است و هم
از صفات که حضرت محمد در تفسیر خود و آنکه هر چند احوال انفارین از شفا ثنائی اقرب می تواند شد
و عقل اقرب است پس انفارین نه می تواند کرد لیکن نظر کشفی ظاهر میشود که اصل نسبت لظیل
از ذات لظیل مرتبه سبب است اصل اصل نسبت لظیل از نفس لظیل اصل اقرب است
و باین اصل اصل اقرب است نسبت لظیل از اصل او و اصل اصل او اگر خدایی که معنی
مستقل سازی بتواند ساخت باین تقریر که برای عمل بجای بود و موضوع شرط است پس
در وقت عدم موضوع عملی هم معنی نیست بطلب پیدا می شود و وقت انضمام زید زید
زید صادق نیست زید پس نه صادق است پس اصل باید که زید را از علت خود نبینی
بهره که شمره و داده باشد و زید زید گفتن صادق آید پس نسبت ممکن علت او مقدم است
بر اصل ذاتی بر وی پس علت اقرب آید از ذات او اینهمه تقریرات برای اطمینان
مشکاک است اگر نه که یعنی اقرب الیه من جبل الودید برای ایمان با اقرب است
ای برادر با وجود اقرب است واجب نسبت ممکن از ذات او ممکن بود واجب پیدا گشته و حجاب میا
واجب ممکن غفلت است از وجوب و تعلق علم ممکن بغير واجب غلبه علم حصولیت که بغير علم غفلت
دارد یا علم حضوری که ذات او تعلق دارد و به شایه که قول رسول الله صلی الله علیه و آله
علیه و سلم صحابه النور که با باشد از علم که علم را بر تو می بیند و قوله صلی الله علیه و آله

ان الله تعالى سبعون الف حجابا من نور وظلمة كناية باشد از هر دو نوع حجاب که
 حجاب غفلت ظلمانی است و حجاب علم نورانی و شاهد عبارت اثر دایره ظلال باشد
 که ظلال اسم الهادی نورانی و ظلال اسم المضل ظلمانی باشد حق تعالی را بنیاد فرستاد
 و اولیای اناجی شان گماشت تا حجاب از میان بردارند و آتش محبت در دلهای سالکان
 افروزند بهیت عشق آن شعله است کان چون بر فروخت هر چه جز معشوق بود گشت بسوخت
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن مع من أحب و چون محبت بخون است و دهنده را
 باخذ اقرب بهم رسد و این قرب که دست و دهرات غیر فناهی دارد که بزال حبس مقترب
 الی بالغا فلان از آن جنس میدهد پس هرگاه بنده را قرب بخون بهم رسد و ظلال او را در
 عالم مثال بصورت دایره ظاهر شود و خود را در عالم مثال بیند که نفوذ سیر میکند تا به
 دایره ظلال رسیده خود را و این اثره پسترون بلون ظلال پستری میخورد
 در آن باقی بجا آر آن بسید و همچنین بنده خود را که سیر میکند و حصول آن تا انتها دایره ظلال
 بقدر وصله خود و ماکتبه و اگر ندان اثره فی نفسها بلکه هیچ دایره نهایت ندارد شعری
 چشمت غایتی دارد نه سعدی را سخن پایان بهر دشنه مستقیم و دریا همچنان باقی و فنا
 قلب و روح و سر و خفی و خفی و در ظلال اسما و صفات الهی در همین جاد دست میدهد مگر خفی را
 بالاتر به سانی نت پستری دایره ظلال که مبادی تعینات ممکنات غیر انبیا و ملائکه سیر در
 اصول آن که اسما و صفات اند واقع میشود که آن مبادی تعینات اینیاست علیهم السلام و حصول
 بدان بالا صلاقه مختص اینیاست علیهم السلام و دیگر از حاصل نمیشود مگر بوارث عظیم تعینات
 این اسما و صفات که سبب تعینات انبیا اند بطوریکه بهر طبقه و بهر طبقه و بطون آنست که اسما و صفات او در مقابل
 این مقام است و آن بحقیقت از ابطلون گویند پس دوم اعتبار صدق آثار حقیقیه بیت ملکات و آن بحقیقت از انرا
 که گویند پس اسما و صفات اعتبار عو رسا و تعینات انبیا اند و حصول بدان مقام لایت کبری و ولایت انبیا
 نام دارد و دفای نفس من مطن میسر شود و چنانچه حصول بحر ظلال ولایت صغری و ولایت ولایا

فیه بیان
 ولایت صغری

نام دارد و اسما و صفات با عنایت باریطون سادوی تعینات ملاکمانده وصول بر این
 علیا و ولایت ملا اعلی نام دارد و بعد طی این هر دو مقام وصول بذات بخت برست و بعد
 بدان مقام بالا صلا تعلق دارد و بنسب نبوت انبیاء کرام سبب وصول آن مقام فضل اند
 از ملاک آنکه ولایت ملا فوج باین نبی است که کل این انسان هم سبب کمال متابعت انبیاء بدان در
 وصل میشوند ثلث من الاولین و قلیل من الاخرین کنایه از این مقام است و باب کمال است
 ولایت اصحاب الیمین اند ثلث من الاولین و ثلث من الاخرین و از باب کمال نبوت تقریر
 ثلث من الاولین یعنی من الانبیاء و قلیل من الاخرین یعنی من ائمه محمد مصطفی صلی الله علیه
 سلم و هم الصحابه و کثیر من التابعین و جماعه من اتباع التابعین و جماعه فی آخر الدهور و بعد بعد
 الدین بعد الف ستمه من الحجرة و کمال نبوت تجلی ذاتی و الیمی است بی پرده اسما و صفات
 و کمال است کمال کمال اولو الغرم موجب است از دریای کمال نبوت این بر سر و اثر
 با هم مثل ابره و استرست و مثل مرکز و محیط نوعی با هم تفاوت در مرتبه دارند که بر اولی الالباب
 ظاهر میشود و بعد کمال ثلثه انچه از کلمات قدسی آیات حضرت مجدد درم و حضرت ایشان
 حو و الهی و از رساله و ابوالقصد حضرت دلیل اید الصمد عبدالعزیز ظاهر میشود و هم در
 مقام سلوک از جانب حضرت ایشان شهید شد استفاوه و نو و ده شد و راه پیش می کشید
 و تقدیم و تاخیر تیک آن هر دو راه بیان مناسب لحاظ اختیار میفرمایند یکی راه حقیقت
 کبر ربانی که از اسرار ذات خلقت کبریا و بنو صرف چون تعبیر میفرمایند و بالاتر از ان حقیقت
 قرآنیست که آنرا مبدء و سمت چونی تعبیر نموده اند و بالاتر از ان مقام مسبو ویت صرف
 گفته اند و گفته اند که آنجا سیر انجایش نیست آنجا نقطه سیر نظری است اگر میسر شود منضم
 بلا بودی اگر انیم نبود و و ویر قدم که به حقیقت صلوة است که قتهای مقام مابدیت است
 میفرمایند وقف یا محمد فان الله یصلی اشاره بدانست که فوق حقیقت صلوة و لا محاله
 ان صلوة است که از مراتب خوب برای مرتبه تفریه صرف صادر میشود و راه دوم بعد کمال

و حقیقت که حقیقت نبوت و حقیقت ان

دایره محبت است که تحت محیط آن ائمه است آن مبداء تعین ابراهیم است علیه السلام آنرا
 ولایت ابراهیمی گویند مرکز آن محبت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز دایره
 ظاهری شود که محیط آن صرف محبت است که مبداء تعین موسی کلیم شد است علیه السلام آنرا
 ولایت موسوی گویند و مرکز آن محبوبیت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز هم
 دایره ظاهر میشود که محیط آن محبوبیت ممتزجه است که آنرا حقیقت محمدی و ولایت محمدی گویند
 و آن مری و مبداء تعین جدی سرور انبیاست صلی الله علیه و سلم باعتبار نام پاک محمد
 و مرکز آن محبوبیت صرف است که آنرا حقیقت ولایت احمدی گویند و مبداء تعین وحی آن
 سرور است باعتبار نام پاک و احمد صلی الله علیه و سلم و همین دایره محبت چون باجمال بے
 ملاحظه خلعت محبت محبوبیت صوفی متوجه میشود سیر در تعین جی کرده باشد و سیر در تعین
 وجودی بهم درین اثنا واقع میشود بالاتر ازین مقامات مبادی حقائق تعینات انبیاء مقام
 لائقین است که آنجا سیر قدمی را گنجایش نیست اگر سیر شود و سیر نظری میسر شود و آن را زین
 سرور بنمیرانست صلی الله علیه و سلم مع الله وقت کلا یسعنه فیہ ملک مقرب کلامی مرکز
 ارشاد است همین مقام گفته اند بعضی صاحب و لسان و لش خواران سرور و رافعین او علیه السلام
 ازین خوان نعمت او لش عطا گشته است اگر بادشاه بر در پیرزن بیاید توای خواجیه است
 عظمت سرور انبیا ازینجا ظاهر میشود که او لش خواران او باین ولت شرف میشوند حقیقت صوم
 در پیلوی حقیقت قرآن دایره سیف قاطع در پیلوی ولایت کبری منسوخ و اندک ظاهر است
 محسوس است از اسما و صفات اقبیل ولایت کبری چون نفس را فدا اتم اتحاد دست میدهند
 نام او سیف قاطع شده و اسماء علم و بیجا و شبهه بخاطر می خلد که صل آن را کتاب حضرت است
 نیامده باشد و آنکه حضرت محمد و زین را در ابتدای حقیقت محمدی صفه العلم ظاهر شده چنانچه
 در مکتوبات طریقه و غیر آن بیان نموده اند بهتر نشان العلم ظاهر شده بهتر حقیقت جامع
 ظاهر شده و تطبیق درین کشفات چنان فرموده اند که گاه باشد که طلش بصوت صل

این دایره محبت است که مبداء تعین ابراهیم است علیه السلام آنرا ولایت ابراهیمی گویند مرکز آن محبت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز دایره ظاهری شود که محیط آن صرف محبت است که مبداء تعین موسی کلیم شد است علیه السلام آنرا ولایت موسوی گویند و مرکز آن محبوبیت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز هم دایره ظاهر میشود که محیط آن محبوبیت ممتزجه است که آنرا حقیقت محمدی و ولایت محمدی گویند و آن مری و مبداء تعین جدی سرور انبیاست صلی الله علیه و سلم باعتبار نام پاک محمد و مرکز آن محبوبیت صرف است که آنرا حقیقت ولایت احمدی گویند و مبداء تعین وحی آن سرور است باعتبار نام پاک و احمد صلی الله علیه و سلم و همین دایره محبت چون باجمال بے ملاحظه خلعت محبت محبوبیت صوفی متوجه میشود سیر در تعین جی کرده باشد و سیر در تعین وجودی بهم درین اثنا واقع میشود بالاتر ازین مقامات مبادی حقائق تعینات انبیاء مقام لائقین است که آنجا سیر قدمی را گنجایش نیست اگر سیر شود و سیر نظری میسر شود و آن را زین سرور بنمیرانست صلی الله علیه و سلم مع الله وقت کلا یسعنه فیہ ملک مقرب کلامی مرکز ارشاد است همین مقام گفته اند بعضی صاحب و لسان و لش خواران سرور و رافعین او علیه السلام ازین خوان نعمت او لش عطا گشته است اگر بادشاه بر در پیرزن بیاید توای خواجیه است عظمت سرور انبیا ازینجا ظاهر میشود که او لش خواران او باین ولت شرف میشوند حقیقت صوم در پیلوی حقیقت قرآن دایره سیف قاطع در پیلوی ولایت کبری منسوخ و اندک ظاهر است محسوس است از اسما و صفات اقبیل ولایت کبری چون نفس را فدا اتم اتحاد دست میدهند نام او سیف قاطع شده و اسماء علم و بیجا و شبهه بخاطر می خلد که صل آن را کتاب حضرت است نیامده باشد و آنکه حضرت محمد و زین را در ابتدای حقیقت محمدی صفه العلم ظاهر شده چنانچه در مکتوبات طریقه و غیر آن بیان نموده اند بهتر نشان العلم ظاهر شده بهتر حقیقت جامع ظاهر شده و تطبیق درین کشفات چنان فرموده اند که گاه باشد که طلش بصوت صل

حقیقت محمدی

ظاهر میشود پیرچون بهل میرسد نگاه و مخرج میشود که آنچه پیش ازین ظاهر شده بود نقل بود
اصل نیست لهذا صفت العلم را در ابتدا حقیقت محمدی گفته بودم چون بشان العلم که مریضه علم
است سیدم دریافت شد که حقیقت محمدی نیست پیرچون بشان جاسمه رسیدم که بشان
العلم جزویت از اجزای او دریافت شد که حقیقت الخالق و تعین اول حقیقت محمدی
همین است در آخر مکشوفات ظاهر شده که تعین اول تعین خود نیست پیرچون ظاهر شده که تعین
اول تعین جی است و شاهد این مقال مندرج شده اند حدیث قدسی گنت که انما خفیف
فاحسبیت وان اعرف فخلقت الخلق ازین حدیث مستفاد میشود که اول حسب سر برود
که باعث ظهور جمیع اشیا گشته و ولایت براسمی موسوی و محمدی و احمدی در دایره حسب
صدر بیان مندرج شده اند پس ازینجا لازم می آید که شان العلم با مفعول تعین جی باشد که سابق
بصوت اصل خود را و انموده بود و این را بنا شد که صفة العلم از صفات حقیقیه است شان العلم
عین ذات است بقا را اعتبار می صفة احسان صفت اضافیه محالست که اصل شان العلم ای صفة
باشد و تشبیه و تمثیل است که کلمات نبوت عبارتست از تجلی ذات بحت بی پرده اسما و صفات
بعد قطع مراحل سیر در ولایت کبری علیا که سیر و صفات اصول آن اصول اصول آن در
شیون اعتبارات من حیث الظهور و البطون پس بعد قطع مراحل صفات استسما و تجلی ذات
بحت بی پرده اسما و صفات ترقی از ان مقام چه معنی دارد پس در العباد آن قرب حقیقت
که عبارت از سرادقات عظمت کبریا است این باضافت بیا نیه است یعنی عظمت و کبریا
که سرادقات است اند سوال عظمت کبریا از صفات اند که مصدر العلم العظیم و اسم الکبیر
اطلاق سرادقات بران از چه است جواب در حدیث قدسی آمده الکبریا در
والعظمه ازادی فمن نازعنی فیها احطه فی نادی ازاد و در اینجا پیرچون
همچنین صفت عظمت کبریا را که مانع اند از ظهور و درک ابصار حیرت قال لا تدلک الا بصا
لندا اطلاق سرادقات صحیح گشته آدم برصل سخن که حقیقت کعبه صفت عظمت و کبریا است

و حقیقت قرآن صلوة و معیت همچون است که مصداق اسم الواسع است آن نیز صفت است
و حقیقت موصوم عبارت از صفات سلویه است که صمد لا یأکل و لا یشرب و لا یولد و لا یولد
و لکن که کفوا احد و محبت محبوبیت هم از صفات اند بلکه از صفات اضافیه تفوق آن
از مرتبه کمالات نبوت که تعلیقات بحت است چه معنی دارد مگر صوفی در خیالات رجوع توقیری
نیکند این شبهه ثانی بجناب ایشان عرض کرده بودم ارشاد فرمودند که فی الواقع حقیقت
محمدی و حقیقت احمدی از اضره صفات اند از ولایت کبری لیکن شاید که حصول بعضی تعالی
موقوف بود و تحصیل کمالات نبوت لهذا حصول این ولایت بعد حصول کمالات باشد لکن
در حال این سرودش بنامه فقیه گذشته و از انجاست حضرت ایشان شنیدیم عرض کرده بودم
و جناب حضرت صاحب ایشان از شنیده تسلیم فرمودند و گفتند که شاید همچو باشد و آن است
که ذات حق سبحانه تعالی در خارج موجود است صفات ثانیها و تعالی نیز در خارج موجود اند
و دیگر صفات ثبوتیه و سلویه اضافیه هم در خارج موجود اند بدین طور که نشاء انتزاع آنها در خارج
موجود است چنانچه گفته شود که در موطنی که زید موجود است در آن موطن ابوت زید ممر و را
هم موجود است بمنینی که نشاء انتزاع آن در آن موطن موجود است همی عقلی محض نیست اگر
فرض کرده شود که تعقل و عاقل در جهان نباشد زید را با عمر و نبی است که اگر عاقل موجود شود
حکم کنند با ابوت زید ممر و را حاصل آنکه ذات صفات حق سبحانه و تعالی در خارج موجود اند
و سوای شان هیچ چیز در آن موطن موجود نیست پسر علم حق سبحانه بذات او صفات او احوال
و تفصیلاً متعلق شده پس در مرتبه علم هفتم ذات حق تعالی موجود است هم صفات حقیقیه صفات
و دیگر ثبوتیه و سلویه اضافیه و تقاض صفات هم در مرتبه علم موجود اند و از آن اضره ظلال ناشی
گشته و از اضره ظلال امکان در مرتبه علم پدید آمده و در خارج مطلق بوجود مطلق نموده اند
و ازین کثرت در وحدت تحقیق که در خارج است ظلال آه یافته ازین تقریر ظاهر است که ممکن است
سوای مرتبه علم وجود مطلق و همی در خارج حقیق گنجایش نیست ذات صفات الهی و اودنوست

از مرتبه لائنین گویند تا آنجا که یکپس از اولانگا نیست که معینت منج محبت است و محبت منج معرفت
 و واجب بر ترست از آنکه علم مخلوق بوی تعلق گیر و سبحان من لایعلم ما هو الا هو گستر
 پیغمبران صلی الله علیه و سلم بعضی اولش خواران بود و راسیه نظری در آن مقام است و استخوان عجل
 بلا فخر که اعنی اعلی شواهد الاسکان ثم دنی ابجاء و الفرة فذلک کان قلوب توسلین
 او ادنی انکارم که هنگام سیر نظری صفات حقیقیه قلوب توسلین هنگام سیر نظری ذات مقام او ادنی
 است چرا که در مقام نظریات منظور توسل جوی است لا غیر و در مقام نظر بصفات بوی از اسکان
 باقیست که احتیاج الصفات الی الذات من غیر عکس باین تقریر هر دو شبهه محل میشود که رجوع
 صوفی قنبری لازم نمی آید و فرغیت شان العلم و شان الحاصل از تعین جوی نیز درست می آید که ایشان
 علم و شان جامع در مرتبه علم تحقیق است و تحقیق آن در مرتبه علم منسج عجب است که در خارج موجود
 گشت کنز احضیا فاجبت ان المعرف بران باشد است الله اعلم صل قلب در دایره فلال است اول
 آن نخل که مربی قلب است در مقام صفات مربی آدم است چون فنا قلب در اصل و صوفی را
 حاصل شود آن صوفی صاحب لایت آدم علیه السلام باشد و چون روح هم در اصل خود فانی شود
 و اصل روح شقیق ابراهیم و نوح علیهما السلام است از زمان صوفی را صاحب ولایت گویند و ولایت
 آدمی و ولایت نوحی و ابراهیمی و چون سر هم در اصل خود فانی شود که شقیق موسی است علیه السلام
 صاحب لایت موسوی هم باشد و چون خفی هم در اصل خود فانی شود که شقیق عیسی است علیه السلام
 صاحب لایت چهار گانه شود و ولایت عیسی هم او را باشد و چون اخفی هم در اصل خود فانی شود
 آن صوفی صاحب لایت چنگانه باشد اخفی زیر قدم آنحضرت است و اصل اخفی شقیق اوست علیه السلام
 و السلام من تیر مقامات سلوک نیست بلکه ضمیمت عبارت است از آن که یک لی و ضمن دیگر یک باشد
 پس هر کجا لیکه متضمن یک وزن است ابراهیم سه بی اختیار متضمن یک وزن معقول ران شریک باشد چنانچه
 مای کلان بای خود را در شکم گیر و هر جا که مای کلان سیر کند مای خود هم بی اختیار در آن سیر
 شریک باشد پس ضمیمت یک لی اگر ولی دیگر را دست دوازده ضمیمت صغری گویند و هر گز ضمیمت

با رسول اکرم دست بردار ضمنیت کبری گویند ابو بکر رضی الله عنه رضایت کبری بود و لهذا
 رسول الله صلی الله علیه وسلم عمر و عاصی را صلی الله علیه وسلم در صلبه خود داشت و این بکر و سید
 فرمود که من ابو بکر و سواریم در سابق است پس من سبقت کرده حضرت شیخ محمد باطنیت کبری
 داشتند و حضرت شیخ فرزا صاحب رضی الله عنه ما را باطنیت خود بشارت داده بود و بطنیت
 کبری لیکن چون آن حضرت ضمنیت کبری داشتند و ایشان شهید و ضمن ایشان بودند ضمنیت کبری
 توسط لازم می آید و ایشان شهید این عاصی باطنیت خود بشارت داده بودند و الله اعلم بحقیقه
 و المسؤل منه حسن العاقبه -

مکتوب سوم نیز بنابه غلام علی صاحب حل اشکال آمده بعض مقام طریق و بیان سلوک جده
 بسم الله الرحمن الرحیم محمد بن العالمین الصلوٰه والسلام علی سوله محمد و آله و اصحابه اجمعین
 حضرت محمد و الف ثانی در مکتوبات طریقه میفرمایند نصف سافل این اثره یعنی لایت کبری تشتمل
 اسما و صفات انده هست نصف عالمی آن تشتمل بر شیون اعتبارات اتمه بعد از آن اگر بعض فضل
 الی از مقام صفات و شیونات ترقی واقع شود و سیر در دایره اصول آنها خواهد بود و از گذشت این
 دایره اصول آن اصولست بعد از آن اثره قوسی ظاهر خواهد شد و از آن اثره غیر از قوسی ظاهر
 نشد این اصول سنگا نه اسما و صفات که مذکور شد اعتبارات اند و حضرت ذات که مبادی صفات
 و شیونات گشته اینم تفصیل بسم الظاهر بود که یک بازوی ظریف است اسم الباطن هنوز در پیش است
 سیر در اسم الظاهر سیر در صفات است بی آنکه در ضمن آن ذات ملحوظ گردد و سیر در اسم الباطن نیز چنین
 در اسما و صفات است اما در ضمن آنها ذات ملحوظ است و صفه العلم ذات اصلا ملحوظ نیست و در اسم العلم
 ملحوظ ذات است و سیر در صفات نیز که علیم ذات است که مراد از علم است فالسیر فی العلم سیر
 فی الاسم الظاهر و السیر فی العلم سیر فی الاسم الباطن و قس علی هذا سائر الصفات
 و این اسما و صفات که با اسم الباطن تعلق دارند این لایت علیاست لایت ملا اعلی و فقیه و سایر
 علم و علیم میان اسم الظاهر و اسم الباطن بنوده اند اندک خیال کنی حکم قطره دار نسبت

بریای محیط و گفت نزد یک است در حصول و در اثنا این سیر قه نموده اند که گوید باری میرم
 و از بسیاری رفتن مانده شده ام بعد طی سافت بسیار فای شهری ظاهر شد و بعد دخول شهر
 ظاهر شد که این شهر از تعین است که جامع جمیع مراتب احوال و صفات شایسته اعتبار است و نیز
 جامع است حصول این مراتب و اصول اینها را و منتهای اعتبارات اتمیه است این مقام ملاحظه
 نموده آمد که آیا این تعین اول حقیقت محمدی است یا نه معلوم شد که حقیقت محمدی همانست که بالا
 ذکر یافته و آن ظل این تعین است سیر یکدفعه آن شهر واقع شود شروع از کمالات نبوت
 خواهم بود این عبارت از کتب طریقه و سبیت و شصتم از مبداء اول انتساب است این کلام عزیز الکلام
 مستفاد میشود که کمالات نبوت عبارت از تکلیفات بحسب سبب که اگر صفتی از صفات آمده اند
 باعتبار وجود بالافسها در نصف سافل در اولی از ولایت کبری است اگر از صفات غیر از اولی
 که امتیاز خارج یا زوایا دارند و آن صفات ایشان اعتبارات گویند و نصف عالی در اولی
 از ولایت کبری است صفات امانی و صفات فعلی و صفات حقیقیه تا نیکه جماعت و علم و قدرت
 و اراده و تسبیح و تعجب و کلام و تکوین اند اینهمه اצל صفات آمده است اصول اینهمه در دایره
 و اصول اصول آن در دایره ثالث اصول اینهمه در قوس اند و آنهمه صفات باعتبار وجود بالافسها
 المقدسه در دایره ولایت علیاست بلکه ذات که در پس پرده صفتی از صفات است هم در ولایت
 علیاست چنانچه شرح آن در تفرقه العلم و العلیم بالا گذشت پس باقی نماند برای تفویض از این مقام
 مگر در مرتبه ذات بحسب پس در کمالات نبوت تکلیفات بحسب است لا غیر پس چون فروع کمالات نبوت
 و رسالت اولی العزم حقیقت که عبارت از سرادقات عظمت کبریاست حقیقت تکران
 و حقیقت صلوة که وسعت ذات چنانست و سبودیت صرفه و خلعت و محبت و محبوبیت و تعین وجود
 گفته اند و اینهمه اצל صفات اند بلکه از صفات آمده بلکه از صفات امانی غیر حقیقیه که با بیان تر از صفات
 حقیقیه اند چرا که صفات حقیقیه یاده از پشت صفت مذکور کسی گفته بلکه صفت تکوین که صفت ششم
 است نه از صفات نیست صفات حقیقیه نزد او نیست پس البته رجوع تقریری لازم

می آید و حال اشکال منحصر در همین است که صفات که بعد از کمالات نبوت اصول این مسیر میشود و غیر آن
 صفات اند که در ولایت کبری و علیا گذشته لیکن استغراق و شمول صفات که در دایره اولی از
 ولایت کبری و علیا مذکور شده و متفرق اصول آن در اصول اصول اصول آن
 ازین با احتمال بابا میکنند و آنچه آن مهربان از طرف خود در حال آن نوشته اند که وحدت و محبت و قسم
 یکی اضافی و موقاتی و همچنین محبت و تعالی یکی بذات و تعلق دارد و دوم بنیل و همچنین محبوبیت این تقریر
 هیچ فایده نمیکند چرا که همه اقسام صفات ازل دایره اولی از ولایت کبری اند و اصول آن نامه مرتبه
 دیگر در سه دایره دیگر از ولایت کبری اند و پس از این جمیع شی و نیز آنچه تقریر حضرت فایز الدین در تقسیم
 صفات نوشته اند آنهم حال اشکال نمیکند این تقسیم صحیح است که صفات دو قسم است یکی ذاتی و اقبالی و
 از ذات دارند و دوم بغایب نبی با ذاتی ندارند لیکن قسم اول اسم مرتبه گفته اند یکی مرتبه وجود بالانفصا
 دوم مرتبه وجود بالذات المقدسه سوم مرتبه اندراج آنها در ذات این تقسیم صحیح نیست چرا که صفات
 زائده را اندراج در ذات چه معنی دارد که منافی با ذاتی است پس صفات الزامه ماد و مرتبه است وجود
 بالانفصا و وجود بالذات المقدسه و اندراج در ذات خاصه قسم ثانی است که زائده بر ذات نیست و انضمام
 اقسام صفات خواه زائده اند بر ذات یا زائده نیستند بر ذات بلکه صفات زائده و اسمی بشیونات اند هم
 در دایره اولی است از ولایت کبری من حیث وجود بالانفصا و در دایره علیاست من حیث وجود
 بالذات المقدسه پس آنچه تقریر حضرت مجدد و ضی المصطفی که بالا مذکور شد جمیع معنی خارج از ولایت
 باقی نماند مشفق من در ضمن نوشتن این خط آنهم بان تقیر همین تقریر کثیر الحمد الیه
 مطالعه کرد و از آن معلوم شد که سابق همین اعتراض اصحاب حضرت ایشان عوده الوافی در جواب
 ایشان معروض داشته اند و دو مکتوب آنجا در جواب این مصادره شده یکی آنکه نوشته بودند که چون
 معالیه کمالات نبوت بذات بحت تعلق داشته باشد ترقی حقیقت کعبه حقیقت قرآنی بر آن
 چه صورت دارد و مخدوما از کجا معلوم میشود که کمالات نبوت بذات بحت تعلق دارد و آنچه تقریر
 که نقل کرده اند تقریر هرگز نگفته است در کلام حضرت ایشان هم قدس الله سره الا قدس معلوم است

از کمالات نبوت بعد از حصول لایت سگانه است پس عبور از اسما و صفات و شیون و اعتبارات
و تنزیهات تقدیمات است بعد از ترقی از رسم الظاهر و اسم الباطن است که در مکتوب بیان طریق
تفصیل مکتوب میگردد ذات بخت بودن آن سخن است چگونه این معالجه نبات صرف متعلق باشد
و حال آنکه حضرت ایشان در همان مکتوب حقیقت کعبه که عبارت از سرادقات عظمت است فوق
کمالات نبوت نوشته اند و ایضا در همان مکتوب مرتبه ذاتیه را فوق این کمالات ثابت کرده اند
آنجا که بکارش منبر بوده اند که ذات الله را این وجود و عدم است گیر مکتوب آنجباب باین عبارت
صادر شد **سوال** مرتبه کمالات نبوت فوق مرتبه اسما و صفات و شیون اعتبارات است پس ترقی
کعبه و اشغال آن که اعتبار سجودیت جز آن در آن ملحوظ است بر کمالات نبوت بچشمی است جواب
این نوشتن تفصیل نخواهد یافتند بدانند که مرتبه کمالات نبوت فوق آن اسما و صفات و شیون اعتبارات
که در ولایت کبری علیا ثابت اند **مشفق** من از این مکتوب جناب عوده الوافی رضی الله عنه
و عن اسلافه و اخلافه نیز محل شکل نشود و چرا که بعد از قراض جمیع اسما و صفات بعد تمام شیون اعتبارات
و انبیه که همان تست بلاطه مبدای صفات بعد از ترقی از تنزیهات تقدیمات نیست مگر مرتبه بخت
و آن کمالات نبوت است پس نفی کردن ذات بخت از آن مرتبه علیه همین محل اشکالست مغایرت
اعتبار سجودیت محبت و محبوبیت و وسعت بچون مانند آن از اعتبارات شیونات که سابق در ولایت
کبری علیا پیش از کمالات نبوت گذشته چگونه صورت بند و بهر حال جوابی که از نیمه اشکالات تقصی می باشد
فقیر بدان ملهم شده خواه از امام فیهی باشد یا بنیبه قوت فکری آن همانست که بخدمت مای معروض
داشتند بود و مگر آن حق و صوابست من الله بما فی بغضه و احسانه و اگر خلاصت من نفسی الظلمه الدنیه
الکاملیه احق و کردن صاحبان بران اجب نیست فقیر مدعی کمال نیست مجاوله و مکرره منظومیت
و کلام و آنچه شاهزاده این از کلام حضرت محمد علیه بود و ندا گرشا بدین در کلام آنحضرت علی منزل میبود
این جناب انبست بخود نیکو دم حکایت از کلام آنحضرت رضی الله عنه می نمودم مهربان من در صورت
انحاد و موطن تغار در میان شیون اعتبارات مقدمه از کمالات نبوت متاخره صورت نمی بست

و باین تهریر که صفات شیونات اقبالیات که در مرتبه علم تقرر دارند در ولایت تجلی میشوند و ذات بخت که
 بهم در مرتبه حضرت علم تقرر دارد و در کمالات نبوت تجلی میشود اگر گفته شود که کمالات نبوت ذات بخت تعلق
 دارد و اینهم صحیح شد اگر نفی کرده شود گفته شود که ذات بخت تعلق ندارد و در ذات بخت بودن آن
 سخن نیست چنانچه حضرت عروه الوثقی و حضرت مجدد رضی الله عنهما فرمودند که ازین ماجرا در توهم غیبی که
 عقایدش کار آمد و میسر نمیدام افتاد و بهو بهمانه بعد و راء الوراثم و راء الوراثم و راء الوراثم ذات الله
 در او وجود و عدمست اینهم درست می نشیند که در کمالات نبوت فی الحقیقت ذات بخت نیست بلکه
 صفت العلمست که ذات بخت تعلق گرفته و از آن حاکیست بعد حصول کمالات نبوت سیرت که
 واقع میشود در مراتب صفات خارجیه واقع میشود بلکه صفات اضافیه خارجیه مثل محبت و محبت
 و تعین وجودی جمعی مانند آن صفات نمایه حقیقیه خارجیه در حل در سره لائقین انداخته میسر می آید و اینها
 اگر میسر شود و سیر نظری میسر شود و ذات بخت بنور راء الوراثمست که در او وجود و عدمست
 و وجود و وجوب هر چند از صفات کمال اندیکند ذات اوسمانه و راء اینهمست العجری الادراک ادراکها
 ادراک لا غیر اینچ حضرت مجدد رضی الله عنهما میفرمایند که و رایت نه با اعتبار محبتست که محبت
 بتامها مرتفع گشته بلکه باعتبار ثبوت غفلت و کبر یا است معنی این عبارت در حق ناقص چنان
 میگردد که حق تعالی از بنده اقرب من جبل الوریثست و محابها در میانست از دو جنسست که
 رسول صغیر یا صلی الله علیه و سلم لکن الله تعالی سبعون الف حجاباً من نور و ظلمة محابهاست
 ظلمانی حجاب غفلتست که ناشیست از آنکه در ت لطائف عشره انسانی و حجب نورانی غفلتست
 کبر یا است تعالی و تقدس چون لطائف عشره را بسبع لطائف اربع میکند چنانکه عالم امر و قالب
 نفس پس از هزار حجاب حصه هر لطیفه از لطائف سبعة است فنا نفس در ولایت کبری فنا لطائف
 عالم امر در ولایت صغری کمال آن در دایره اولی از ولایت کبری و فنا نفس در ولایت کبری
 و کمال آن در مقام کمالات نبوت طهارت عناصر ثلثه در ولایت علویا و معامله خاک کمالات
 نبوت تعلق دارد و چون سالک تا بانجام رسد تمام حجب ظلمانی مرتفع گشته پس باقی نماندگر اوقات

عظمت جلالت و روار کبریا حضرت محمد و رضی الله عنه میفرماید بعضی از مصلحان باشند که در وقت
 سداوقات عظمت و کبریا بطفیل انبیا علیهم السلام ایشانرا جا و بند قبول معهم و مایل معهم می فرمایند
 این عامل مخصوص بیعت و حدانی انسانی است که از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشته است و ملک
 درین موطن نیست رئیس عنصر خاک است شفق من از سیرافاتی و سیر انفسی جذبیه و سلوک و خصوصیت
 جذبیه بقتضیه و جذبیه و ساکنات ساکنات مجذوب استفسان می شود و بداند شفق چون انسان
 مرکب از لطائف عالم امر و عالم خلق است هر یک از آن سبب که درت از ولای خود
 با وجود افریت بعید و همجو گشته چون رحمت الهی تقاضا کرده که آنها را ازین برطیر و نرسند
 و این عوارض که درت از آنها دور سازد و لهذا انبیا را فرستاد که مریات شان و صفات
 الهی اند که داغ ظلمت که درت با من شان نتواند رسید چنانچه سبب آفتاب محاذی مغرب
 او باشد ظلمت در مقابل آفتاب چه یار اند انبیا بدو و جازا که درت انسانی کردنی که آنکه
 اعمال صاحب آموختن چون اعمال شیر بجا و معاصر تعلق دارند لذا از اتیان اعمال صاحب
 تصفیة نفس و عناصر دست میدهند این را سلوک میگویند که سعی بنده در آن داخل دارد و در آنکه انبیا
 مریای صفات اند لذا در ذات ایشان حق تعالی تاثیر می دهد است که از محبت و مصاحبت ایشان
 بی اختیار از لطائف مبعوثان مصاحبان شان که درات و حجب بر طرف میشوند چنانچه در مقابل
 آفتاب بی اختیار حرارت نور دست میدهند و چون که درات و حجب بر طرف میشوند چون درت
 این جذب میگویند باز صاحب کرام چون کمالات ظاهری و باطنی پیغمبر صلی الله علیه و سلم بهره ور شدند
 در رنگ پیغمبر برآیند و در هدایت خلق نیابت آن سرور صلی الله علیه و سلم نمودند و اصحاب این
 علوم و انوار قرنا بعد قرن باستان بواسطه میرسد پس سلوک عبارتست از اتیان یا ضات موافق
 ارشاد پیر کامل مکمل که او را بواسطه از رسول کریم بایجاد سطر رسید و این نتیجه تزکیه لطائف عالم
 امر است بر طرق صوفیه چشتیه و قادریه غیر هم سلوک ابر جذب مقدم میکنند و مرید اول یا ضات
 ربعینات و امثال آن دلالت میفرماید تاثیر صحبت پیر کامل هم در یا ضات شان میباشد و اگر فقط

مغنی بنی سید

ریاضت چه کار سیکشاید بزرگت شان یا ضایع نفس و عناصر مرید را مصفا میکند و مرید طهارت
 نفس و عناصر خود را بیرون از خود در عالم مثال مشاهده میکند مثل ستاره یا ماه یا ماه نقص
 یا بدر که فلک شمس از دیدن انوار سپید مرید با بشارت فنا و تصفیه نفس و عناصر مرید بر این سلوک است
 و این سیر را سیر آفاقی میگویند که خارج از خود و در آفاق می بیند بعد و پیر کامل کامل توجه بکار او میرد
 که در آن مرید را هیچ عمل نمی باید بزرگت توجه و لطائف عالم امر او را محضیض ترقی کرده در اصول
 خود با فانی میشوند و تزکیه لطائف عالم امر و فنا هر یک از آن اصول شان دست میدهد بر این
 سیر نفسی میگویند و این جذب است هر یک از اینچنین تربیت کرده شود و او را سالک مجذوب میگویند
 و درین سیر جنبی آنچه مرید می بیند از ستاره و ترقی و وصول حاصل فاسد در لطائف خود و خود
 می بیند لهذا این سیر نفسی میگویند و حضرت خواجہ نقشبند از جناب الکی طلب کردند که راسبه
 خطا فرماید که اقرب طرق باشد و البته موصی باشد لهذا حق تعالی حضرت خواجہ رضی الله عنه را
 بتقدیم جذب بر سلوک الهام فرموده چنانچه حضرت مجدد و رضی الله عنه در مکتوب بیان طریقۀ فرموده
 که در طریقۀ نقشبندیۀ ابتدا از سیر قلب بوده که از عالم امر است بخلاف سایر طرق مشایخ که از عالم
 در تزکیه نفس مینمایند و تطهیر قالب میفرمایند و بعد از آن بعالم امر می در آیند و الی ما یشاء الله انجا
 عروج می نمایند از نجاست که نهایت دیگران در بدایت این بزرگواران اندراج یافته است این
 طریقۀ اقرب طرق گشته چه حصول تزکیه و تطهیر و ضمن این سیر ایشان ابو جاحسن میسر شده است
 مسافت کوتاه گشته لاجرم این بزرگواران سیر عالم خلق را قصه اضلایع دانسته اند و بکار می نهند و مانند
 بلکه مضر و مانع وصول مطلوب یقین نموده اند زیرا که سالکان طرق دیگر بتقدیم تزکیه بر ریاضات
 شاقه و مجاهدات شدیدۀ قطع باویدهای صورت عالم خلق نموده چون شش و هجده سیر عالم امر فرمایند
 و در انجذاب قلبی التذاور روحی افتند بسات که باین انجذاب قناعت کنند و همچونی آن عالم
 از بچون حقیقی باز دارد و در مقام سالکی گفته کسی سال روح را انجذای پرستیدم بخلاف بزرگان
 این طریقۀ علیۀ که شروع از مقام جذب مینمایند و بعد التذاور قیات میفرمایند التذاور و حق تعالی

سیر آفاقی
 سیر جنبی

در رنگ ریاضات مجاهدت است لکن آنکه کلامه رضی الله عنه این جامع را که جذب سلوک مقدم میکنند
مجدوب سالک میگویند بعضی در ضمن جذب سلوک میکنند یعنی مجدها را که اینها جذب سلوک با هم خلط
کرده اند و یا حاصل آن عبارت شده که در بیان مقامات طریقه واقع شده که مجدها را با هم خلط کرده اند
و الله اعلم بما یخفی و ذکر نفی و اثبات بحسب نفس و ذکر سانی نفی و اثبات در مقام ولایات و تلاوت قرآن
و نماز نافله در مقام کمالات در حق اینها است سلوک مست حاصل آنکه موفیان طریقه نقشبندیه مجذوب
سالک اند که جذب که عبارتست از برکها داشتن پیر بهمت خود را بر ترقی مرید مقدم کرده اند بر سلوک که
عبارتست از ریاضات فائده سلوک غیر از تصفیه عناصر و تزکیه نفس و یگانه نیست در عالم امر سلوک را
تا ثیر نیست و موفیان دیگر طرق سالک مجذوب اند که سلوک مقدم کرده اند بر جذب فائده جذب غیر
مرید است انحصار امکان تا لطائف عالم امر در اصول خود فانی شوند و از آن ترقی کرده اصول آن
اصول اصول آن سیر سیر عالم خلق که سلوک مربوط است سیر آقا نیست سیر عالم امر که جذب شگفت
سیر انفسی است سیر صوفی را انحصار امکان تا دایره ولایت صغری سیر الی الله میگویند و سیر بیکه در ولایت
ولایت است آنرا سیر فی الله میگویند و اما سیر در عروج است چون نزول میکنند آنرا سیر من الله باشد
میگویند و عروج عبارتست از استعراق صوفی در مشاهده ذات و صفات عالیاات انقطاع از خلق و
نزول عبارتست از توجه بسوی خلق برای تکمیل کارش و حضرت مجده میفرمایند که اکثری گمان برد دارند
که در ولایت و محبت است در نبوت و خلق و از اینجا توهم کرده اند که ولایت افضل است از نبوت و محبت است
که هر که امر را از ولایت نبوت عروج و بصیرت عروج هر دو را در و محبت است در هر دو هر دو را
و خلق غایت مافی السحاب مرتبه بهبوط نبوت بکلیه و خلق است در بهبوط ولایت بکلیه و خلق نیست
باطن حقست ظاهرش بخلق سرش انیسیت که صاحب ولایت مقامات عروج را تا تمام کرده نزول
کرده است لاجرم مگر آنی فوق دانست که اوست صاحب نبوت مقام عروج را تمام کرده بهبوط فرموده است
لذا بکلیه خود متوجه بعوت خلق است حق جل و علا فافهم فان هذه المعرفة الشریفة عالم شکم چه چه
قنای نفس در طرق دیگر شلج سلوک ریاضات پیش از تقابل قلب حاصل میکنند و در طریقه قدما نقشبندیه

مجدوب سالک

سیر الی الله سیر من الله سیر فی الله

بعد فنا قلب چرا که اینجا سلوک بعد از عذاب است از کلام حضرت محمد و رضی الله عنه معلوم می شود
که آنچه از سلوک ریاضات است باید هر صورت فنا نفس است حقیقت فنا نفس در ولایت کبری
کمال آن فنا عناصر در کمالات نبوت است.

مکتوب چهارم بشیخ محمد تاضی کرانه در بیان علم حصولی و حصولی و

فوائد دیگر بسم الله الرحمن الرحیم حمده والصلوة والسلام علی رسول الله وآله و صحابه و پیغمبر
شریعت و فضیلت پناه مهربان و ستان سلوک بعد از اسلام سنت الاسلام واضح باد که خطاری
در استفسار چند رسیده جواب آن آنچه در عقل ناقص گذشته می نویسد اصفا فرماید که علم دو قسم است
علم حصولی و علم حصولی علم حصولی عبارتست از حصول صورته الشی فی العقل یا صورت حاصله و بنا
این علم و فشار آن بر مشاعر و حواس است نفس ناطقه محسوسات اربو حواس ادراک میکند از خبرات
کلیات آنست ای میناید قضا یا بهر ساینده از صغری کبری است کج بر می آرد پس فشار این علم
بر مشاعر و حواس است آنچه علم غیبات توسط صبح حاصل میشود و بیشتر از آن مبنی بر قیاس است
بر غائب است مثلاً عمارات اشخاص که و بنده و رابعه از استماع و ضلوع و کیفیات آن شاید اجزاء
و کیفیاتیکه مشاهده است آنست در میابد و حکم بحسن و قبح آن میکند و لهذا حق تعالی در دنیا
لذات آلام میدهد و لذات آلام است و اگر داند تا از مشاهده حاضر قیاس کرد و جهنت
نار را دریابد و خوف و طمع بهر ساینده و امثال او را و انتها از سنایی بجای آرد حاصل این کلام آنکه
علم حصولی غیر است و آنچه محسوس باشد یا محسوس مثل باشد یا مستنزع و مستفاد از محسوس باشد
و لهذا روح زکرا از ممکنات مخلوقاتست بعلم حصولی نتوان ریافت قال الله تعالی وید علونک
عن الروح قل الروح من امر ربی ما و تیتل من العلم الا قلیلا آری علم حصولی مع
منعلق میشود و پس بد نیست که چون علم حصولی روح را بالکلیه درمی یابد ذات صفات باطنی
چگونه در یابد که همچون پیکر نیست بی شبه و بی نمون بر چند اسم و صفات که از قرآن حدیث
میشود و لیکن گفته آن هرگز نتوان ریافت چنانکه جمیع مخلوقات عبارتست از توحید حق تعالی در صانع
میرساند

نفس ملقه بان قوت استماع میکند همچنین بصیر از خروج خطوط شعاعی از چشم وصول آن بر سطح مجریین حس
صفات و صفات آئمی را باصفات ممکنات غیر از اشتراک اسمی مشارکتی نیست مشتاقی که در
حقیقت فی پس چنانچه حق تعالی سمانه را ذات یحیی و ثلث است همچنین صفات او یحیی و ثلث اند لیکن
کشفه شیئی لافی الذات لافی الصفات و لهذا در اسماء الاهی توقیف شرط است بر اسم و صفت که حق تعالی
خود را وصف کرده و تسمیه فرموده سوار آن اسم اگر چه در لغت معنی همان اسم باشد اطلاق در لغت
ازین بیان واضح گشت که معرفت حق تعالی و ذات او صفات او علم حصولی ممکن نیست حصول ^{الشیء} حصول صورت
وقتی ممکن باشد که آن شیئی را صورت باشد و لیس نیست معرفت حق سمانه تعالی بعلوم حضوری یا علمی دیگر
که نوع علم حضوری باشد جائز بلکه واقع است حق تعالی بعلوم حضوری مدرک شیء و مدرک آن دراک هم
علم حصولی نیست لهذا صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرموده العبر علی ادراک و چون درک
آن ادراک نباشد تقریر و بحث از آن محالست و ممنوع و لهذا علی مرتضی فرموده البحث عن سلب ادراک
اشراک آئی برادر بدانید که علم ظاهر عبارتست از علم حصولی که مستفادست از قرآن حدیث و آن علم ^{الشیء} علم
و احکام از عبادات معاملات و علم است به بداه و معاد و علم توحید باری تعالی و انصاف و ابعثتک ل
تشریه او انقص و زوال بوجیکه علم حصولی بدان تعلق توان شد و واجبست در نیقاع علم خداوند
و توقیف قال الله تعالی منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات فاما الذین فی
قلوبهم زنج فیتبعوا متشابهه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویل و ما یعلم تاویل الا الله و الرحمن
فی العلم یقولون امانا به کل عند ربنا حصه راسخان فی العلم در نیقاع همین قدرست که گویند که
انچه مراد خداست حق است دران گفتگو نمیکند حق تعالی خبر داده ^{الله} الحقن علی العرش استعلا و اول
فوق اید یبهر و ایماناً و لو فقه وجه الله باید دانست که مراد خدا حقست که معنی استواء و یروج
بر باد وضع نیست بلکه کیفیت سمع و بصیر حق تعالی و علم و کلام و غیره با بر او وضع نیست ایمان باید آورد
و حکم در گفته آن نباید کرد و همچنین آنچه قرآن حدیث بران ناطقست از عذاب قبر و وزن اعمال
صراط و غیره که عقل گمانش نکند ایمان باید آورد و در دریافت کیفیت آن نباید کوشید

نه برای مرکب آن بافتن که جا بسپاراید انداختن فرق باطله مسیره قدر دیگر
 چون پیروی عقل پیروی تشابهات کردند در وسط ضلالت نیستند از قرآن ثابت است نکته
 خلقکم و ما تعلقون ازین معلوم میشود که خالق افعال عباد خدمت با وجود آن استناد علی بنده کا
 فرموده ایمان بدان باید آورد و باید گفت که جبر و کافریض بل امر بین امرین جبر پیرو قدرت
 پیروی عقل کرده در وسط ضلالت افتادند این بحث از علم ظاهر رفته اکنون علم باطن صحبت بیان
 کرده میشود آبی بر در حقیقت میفرماید که برین سخن اقرب الیه من جبل الوریذ غرقا قرب الیه منکم
 آیات دلالت دارند که حقیقتی از مخلوقات قریب است از آنها با نهائس ایمان باید آورد که حقیقت
 اقرب است با خلق و اقربیت و با خلق نه اقربیت مکانی است که مستلزم جسم است بلکه اقربیت بی کیف
 که عقل ابدان را نهیت این اقربیت است مومن و کافر در آن شریک اند و یک نوع اقربیت دیگر
 که مخصوص است بنحواس بندگان خدا قال الله تعالی ان رحمة الله قریب من الخسین و رحمة
 صبیح قدسی آمده که بزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبته فاذا احبته كنت سمعه
 الذی یسمع به و بصیرة الذی یتبصر به الخ این اقربیت درجات غیر متناهی است چنانچه انزل
 بران دلالت دارد قال الله تعالی وان الله مع الحسنین و قال موسی ان معی وسیعته
 و قال محمد صلی الله علیه و سلم لا تخون الله معانی این معیت و اقربیت در اصطلاح ولایت خوانند
 این دلالت که عبارت از اقربیت بی کیف است مستلزم علم حضوریت که بذات و صفات الهی متعلق
 باشد و آنرا علم باطن علم لدنی و عرفان گفته میشود و در اسلام آنکه چون شخص را بذات خود علم حضوریت
 که متعلق حصول صورت نیست و بیگاهه در آن غفلت را نهیت بخلاف علم حصولی که دالعی نباشد و
 غفلت از لوازم اوست پس بحق تعالی و صفات و کما قرب انداز وی بوی التبیان علم حضوریت متعلق باشد
سوال اگر اقربیت مستلزم علم حضوری باشد پس کفار هم در اقربیت عامه شریک اند گویا اقربیت
 خاصه محروم اند پس باید که آنرا هم علم حضوری باشد جواب زنگ شرک و معاصی مانع علم حضور
 اوست که او با وجوده اقربیت حق در حجاب غفلت از حق بعید است حقیقتی میفرماید بعد القوم

الظالمین مولوی روم میفرماید روز تو زنگار از رخ دل پاک کن بعد از آن که نور را
 ادراک کن **سوال** اسباب حصول لایت علم لدنی چیست **جواب** ولایت که عبارت
 از قرب معیت است ثمره محبت است قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المصمع من احب تقوی علیه
 و محبت از د و چیز بدست می آید کی اقتضا که آنرا در اصطلاح صوفیه جذب گویند یعنی محبت کشش از
 جانب حق خواه بلا واسطه چنانچه انبیا را باشد یا بواسطه تاثیر نفس شیخ کامل مکن معنی پیغمبر و نائب
 باشد دوم آنست که از اسلوک گویند یعنی زهد و ریاضت قوله تعالی الله یحب الیه من یشاء
 و یهتد الیه من یشاء لیس است بهر دو طریق جذب سلوک و فضل صحابه بر سزاوارست دلیل است
 بر آنکه صحبت شیخ کامل کمال اقوی طرق و صلوست بحسب قوله صلی الله علیه وسلم اتبعوا عیوبکم الله
 و قوله تعالی لا یزال عبداً یقرب الی بالنواقل حتی احببه دلیل است آنکه اتباع رسول و فواید
 موجب محبت است و سبب قرب غرض که از تاثیر صحبت بهت شیخ کامل کمال اعمال صاحب موافق
 شیخ حصول ولایت میشود **سوال** فائده که مرتب بر حصول لایت علم لدنی باشد چیست **جواب**
 قرب الهی و تعلق علم حضوری فی الهی بمراتب ذات صفات اعلی فواید است دیگر فائده آنست که اعمال
 صاحب اتباع سنت نبی اختیار مرغوب طبیعت او شود و کمالات شرعی بالطبع مکر و طبیعت
 گردد و کلفت تکلیفات شرعی از وساطت گردد حق تعالی در حق صحابه میفرماید و لکن الله حبیب الیکم
 الایمان و زینیه فی قلوبکم و کره الیکم الکفر و الفسوق و العصیان اولیایم الی الله
 فضل من الله و نعمه رسول الله فرمود صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی یکون هواه
 تبعاً لما یجئت به دیگر فائده آنست که ثواب اعمال و زیاده باشد و رکعت ناز او بهتر از هر
 رکعت دیگران باشد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده در حق صحابه لو ان احدکم اتفق مثل حد
 ذهباً ما یبلغ مداحهم الا نصفه یعنی اگر دیگران مثل جمل احد زرد راه خدا خرج نمایند نزد ثواب
 یک سیرانیم سیر غده که کسی از اصحاب راه خدا داده باشد ازین بیان واضح شد که در ظاهر شریعت و
 باطن تعاضد تلازم است هر قدر که شخص در استقامت بر شریعت کوشش نماید در مراتب قرب و علم باطن

بنا
 بر اینست که
 اولیایم الی الله

افزاید و هر قدر که در مراتب قرب فرایز زیاد است تقابلت بر شریعت حاصل آید پس معلوم شد که
 آنچه جهال میگویند که علم باطن با علم ظاهر مخالفت دارد باطل و غلط است ان اولیاء و الا المتقین لکن
 اکثرهم لا یعلمون **سوال** از تقریر سابق ظاهر شد که علم باطن علم حضوریست بیان تقریری آن
 آن صریح علم حصولیت محالست در قیل و قال نمی آید بپیت این معیاران طلبش بجز آنست که آنرا
 که خبر شد خبرش باز نیاید چه پس جماعت اولیاء الله که از حال و مقام خود خبر داده اند و از مراتب
 و قرب و دور و تنگ و گشاده اند و درین باب مثل تفصیل و قیاسات تصنیفات کرده اند این را بپیت
 جواب اینهمه گفتگو از علم حصولیت نه حضوری و بنا بر این علوم بر کشف است و کشف عبارتست از
 مطالعه عالم مثال بدان ای برادر که مثل دیگرست و مثال دیگر مثل عبارتست از آنکه دو چیز را یکسان
 باشند و این در بار تعالی و صفات و محالست مثال عبارتست از آنچه بیان مرا کند بادی شایسته
 چنانکه گفته شود که باد شاه مثل قنابست که عالم از وی روشن میشود و حال آنکه هر دو از یک جنس نیستند
 پس باید دانست که در عالم مثال از واجب نامکن با وی مجرب و هر یک مثل میشود و یوسف علیه السلام
 سالهای خشکی و سالهای بارش شخصی را که صورت گاوهای فریب خوابیده نشان داده بود و در
 کریم حمی مدینه را بصوت فی سیاه رود دیده که از مدینه بجهنم رفته و رمضان را بصوت مردی
 خوشرو دیده پس قسیمی که حق تعالی بخواهد که مرتبه قرب ترقی در آن هر یکی از دوستان خود و کشف سازد
 او را در عالم مثال صورت مثالی مرتبه از مراتب ظلال یا صفات یا احوال بنماید و صوفی می بیند
 که صورت مثالی از جای خود میسر میکند تا وقتی که از راه اسکان خالی شده بدایه ظلال صفات
 میرسد و خود را بظلال سیاهی بیند که در آن ظل داخل شده بعد از آن می بیند که بجز
 آن ظل میشود و خود را در آن فانی و بوجود آن ظل باقی می بیند بعد از آن ظل ترقی میکند و بعد از آن
 میرسد و در آن فانی و باقی میشود و همچنین در ظلال های بسیار و صفات و اسما و اشیاء و بقا حاصل میکند
 ازین حال معلوم می شود که هر چه در مرتبه هفت صد هفتاد و نهم و دهم و یازدهم و بیستم
 در چنین حال صوفی را تغلیر میشود که وجود حق وجود سایر ممکنات خیال محض و در مرتبه بیستم و بیست و یکم

ذات حق تعالی نیست پس یکبار ازین جماعت غلبه بر کوششی است میگویند اما حق سبحانی
 با عظم شانی و بر کرا ازین جماعت با وجو غلبه محبت از سده حوصله مثل بغیر ازین صحیح است میداند که
 بنده بنده است خدا خدایست آنچه می بینیم صورت مثالی است که عالم خیال می بینیم مصرعه جواب
 مگر موشی شتر شد چه فرقی اول اصحاب حدت وجود اند و فرقی ثانی اصحاب حدت شهو کسی از بزرگ
 پرسید که منصوب صلاح انا حق گفتند و بایزید سبطی سبحانی با عظم شانی گفته و سید المرسلین ماعبد الا حق
 عبادت حق فرموده این تفاوت انجاست آن بزرگان جواب داد که حوصله منصور و بایزید مثل کوزه بود و
 اندک آب بخورد رفته و حوصله سرور انبیا مثل دریای محیط بود با وجو و فور آب در مقام عبودیت تنگن ماند و
 من مزید گویان طالب مزید علم شد ربی دنی علما سوال از کمال اولیا الله اکثر کلمات سر زده که ظاهر
 شرع مخالف است در حق آن کلمات در حق آن بزرگان چه اعتقاد باید کرد جواب اگر ممکن باشد آن
 کلمات اتاویل کرد و بر محل محسوس فرو داید آورد و اگر ممکن نباشد صاحب آن مقال از ایل سکر است
 او را معذور باید داشت کلام السکادی بطوی و کایر و مولوی سیف رایش و چون پری پاشا
 شود بر آدمی چه سیر دازم و وصف مردی چه در پری این حال این بود چه پیری که کار چینی بود
 و اگر صاحب مقال از ایل محسوس قصه فم و گل باید کرد چنانچه در کلام الله و کلام رسول مشاهدات اند
 همچنین کلام اولیا الله هم مشاهدات اند که عقل از ادراک آن قاصر است چون عبارات تنگ است
 و الفاظ در مقابل معانی که در اذهان عوام میتوان تخمید موضوع گشته و آن معنی که بر اولیا مکشوف میشود
 آنها الفاظ موضوع نیستند تا چار باستعارات مجازات تکلم میفرمایند و قرائن و دست عوام نیستند ناچار
 بمعانی آن پی نمی برند و هر کس که از آن معنی آشنائی دارد و در آن پی می برد حاصل آنکه احکام اولیا الله
 نباید کرد و از غیر طاعتی که در حق دوستان دوست باید ترسید که در حدیث قدسی آمده من عادی علی
 ولیا فقد باذنی بالحداد به دشمنی با اولیا دشمنی کرد دست با خدا لیکن بر کلمات شان که مخالف شرع
 باشد اعتقاد نباید کرد بجهت شیخ الاسلام عبدالعزیزی هر رانی قدس سره میفرماید آلتی اولیا
 خود را چه آفریدی که ظاهر شان قسم قابل است باطن شان تریاق نافع هر که بر ظاهر شان چه پیوسته است

گرفتار شد و هر که باطن شان بی بردحیات ابدی یافت گوی و لیای خود را چه آفریدی که هر که آنها را
شناخت ترا یافت هر که آنها را شناخت ترا یافت مولوی و مفسر باید فتوی کار پاک را قیاس از خود گیرد
هر چه باشد در نوشتن شمشیر در نیاید جان نخست چرخ نام پس سخن کوتاه باید و سلام
حضرت قیوم ربانی قطب محمدانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه در حق شیخ اکبر محمد الدین علی
قص سر فرموده که منکر شیخ در خط است متفقد کلمات تطویر شیخ نیز در خط شیخ از کار او بسیار
باید دانست کلمات تطویر شیخ را بر ظاهر آن منکر نباید آورد و در طریق اسلام است نوشتن شمشیر و
که در تفسیر قوله تعالی ثم دنا قدلی فکان قاب قوسین او ادنی است جماعت اختلاف
صوفیه بر حق تعالی حمل میکنند و شیخ از آن قرب جبرئیل می فهمند حیرانم حکیم تحقیق این امر بینه صفا من
با اعتبار روایات حدیث و بهم باعتبار عربیت قرب حق تعالی ازین آیه فیدان نزد تفسیر برج سرست با اعتبار
صدها پیش نبوی و غیره و مفسران اصحاب حدیث و ایت میکند اناس بن ملک بن عباس که در مفسر
او از غیر شان من السلف قالوا ادنا بعد رب العزة قدلی حتی کان منہ صلی الله علیه و سلم قاب قوسین او ادنی
اگر چه ما نشد رضی الله عنهما و بعضی مفسران این آیه را حمل میکنند بر قرب جبرئیل و نشان قول انجا نیست که اعتبار
و نو تدلی است و ذات حق سبحان تعالی که این چیزها از خواص جسم است این استبعاد و مجاز است لفظ
منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات در قرآن همچنین تشابهات بسیار اند اگر
علی العرش استی و یقی وجهه را در دیده فوقاید بهم و یا یتهم الله فی ظلال من النعمان چنان
این آیه را بر اسم ان قبیل نمیدارند که تا ویلات یکیکه قائل میشود و اما من جبت العربیه پس بحث کند که
کلام است که حق تعالی مفسر باید و ما یمنطق عن الهمکان هو الا وحی یوحى علیه شدید الله و مرقه
فاستمع و هو با لافق الا علی ثم دنا قدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاقوی الی عهد ما ک
جلد علیه شدیه القوی صفت مست و صفت محمی او هر محمی تو ساطع جبرئیل نیست بلکه بعضی تو ساطع جبرئیل
بود و بعضی بنو ساطع جبرئیل پس اگر از شدیه القوی جبرئیل مراد باشد بر هر سه وجهی القوی صاف
نیاید و نیز قوله تعالی فاقوی الی عهد ما ک و محمی هر سه است که مراد از شدیه القوی حق سبحان است جبرئیل

الاقتضای لازم آید و آن در کلام مضامین است که نیز در توفیق جبریل موجب کمال رسول کریم
 نبیند و که پیغمبر جبریل فضل بود و نیز هر کس که از توفیق جبریل مآد و شسته پس گویای آن نبیند
 حکایت از آن واقع است که رسول کریم جبریل را بر صورت اصلی او ششصد و شصت و شش جمل عزاف
 دیده بود و آن واقع حالیت بحکم ان هوالاوحی یوحی ربط ندارد و حال آنکه جمله شود فی وقت که در سطر
 بر جمله علم شدیدا القعا بسبب عطف صفت می نمیتواند پس ظاهر شد که مراد از توفیق
 قرب حق است و یوحی و میفرماید انصالی بی کیف بی قیاس هست بالناس را با جانان
 نوشته بود و مذکور صوفیه اخاذ لزلت الاوض فی الزلزالها را بر نفس انسانند و دمی آرد بر کبر
 صم بکرمی فیه حلا بر جبین و الیوم غنم علی افواهم و نکلمنا ایدیم و تشهدا جلهم بمناک
 یکسبون در حق نهان میگوزید حال آنکه در حق کفارت صاحب من باین گفتگو از حق اعتبار است
 تفسیر آن تفسیر قرآن همانست که مفسران گفته اند بر فن اعتبار اعتراض نیست فرود شده خیا
 از عرب گفت انما عشرة در هم صوفی بشنید و از هوش رفت چون هوش آمد و مردم از دور رسیدند
 گفت اذا کان انما عشرة در هم تکلیف الشرا و شک نیست که چنانچه بر کفار صادق است که صم بکرم
 عسی بین الحق فهم لا رجوع عن باطلهم نهان از غیر حق صم بکرمی اند فهم لا رجوع عنه تعالی
 الی غیره چنانچه اعضا کفار بر آنها شهادت خواهند داد که موجب تعذیب آنها خواهد بود و اعضا مو
 برای آنها شهادت خواهند داد که موجب تکرم آنها باشد رسول کریم فرمود که تسبیح و تهلل بقصد انما
 بخوانید فان من سولات مستقطات یوم القیامة نوشته بود و مذکور نگارن میگوزید لایمان
 ولا یقصد و در حدیث وارد شده ایمان تسع و سبعون شعبة اعضاها قول لا اله الا الله
 و ادناها اما طه الا دی عن الطریق تطبیق در آن چگونه باشد صاحب من چون رسول کریم
 ایمان تفسیر کرده قبوله علیه السلام ان تو من بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الاخر
 تو من بالقدر خیر و شر و نیز از احادیث تواتر اجماع ثابت شده که اعمال داخل ایمان نیست معجز
 آنکه اگر شخصی ایمان را در اعمال صانع ندارد و مرکب کبار است انجام او بر پشت است لهذا اوجنیه

گفته که ایمان که لا یزید ولا ینقص یعنی نفس ایمان که عبارتست از اقرار باللسان اعتقاد و جازم
قلب بر این زیادت و نقصان تصور نیست چرا که در اعتقاد اگر نوعی ریب شک است ایمان نیست و اگر
ریب شک نیست خیر است ایمان است این حصه درست برین النعم الاثبات پس بر این زیادت و نقصان
گنجایش نیست لیکن چون از احادیث کثیره و از آیات قرآن زیادت ایمان نقصان مفهوم میشود
الله تعالی الذین آمنوا زادهم ایمانا و زادوا ایمانا مع ایمانهم ان الله لا یضیع ایمانکم
و نحو ذلك لهذا شافعی رحمه الله و اکثر محدثین میگویند که ایمان یزید و ینقص چنانچه امام بخاری رحمه
و صحیح خود بابا لایان یزید و ینقص نوشته است لیکن در فیه من نزاع گویا نزاعی است لفظی چرا که فقط اقرار
باللسان تصدیق بالقلب و فریقین با نفع است از خود فی النار و سبب نخل جنت است و اعم
التعذیب زیادت نورانیت ایمان و کثرت ثمرات مرتبت مرتب شدن بران باتفاق از ایتان
او امر و اعتقاد سنایی است پس نزاع لفظی است و صوفیه علمه میگویند که ایمان اصورت مستحقت
صورت ایمان بهر امتیاز است تصدیق بالقلب و اعمال صالحه است اعتقاد بکرم و با
شرعی و از فضول مباحات حقیقت ایمان تصدیق ایمان اطمینان نفس است دلیل بر تصدیق و اطمینان
نفس آنست که مقتضای طبیعت گردد و حسن بصری که سر سلسله صوفیه که است گفته که اگر شخصی یقین
باشد که درین سوراخ از ده است پس محالست که آن شخص در آن سوراخ انگشت گذارد و اگر شخصی
انگشت در سوراخی نهاد پس معلوم شد که او را بر بودن بار و در آن سوراخ یقین نیست پس معلوم شد که
هر گاه کبیر و یکنند او را بر و عید است یقین کلی نیست هر گاه بر و عید است یقین نیست کافرت
ایمان غار دو چون از دجلان دریافته میشود که با وجودیکه بفضل الهی بر شرائع و صدق رسول یقین
قلبی است مع هذا صد و محصیت میشود پس از اینجا دریافته میشود که چنانکه کفر باقیست آن نفس است که
اماره است بالسور هر چند حق سبحانه تعالی بفضل هم خود اقرار زبان تصدیق قلب اسی دخول بهشت
نجات و نزع مقرر فرموده و اینقدر ایمان تسویل بوده لیکن ایمان نفس هم مطلوب است بران مراتب
منوط قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا بالله و رسوله انین آیه تستفاد میشود که بعد ایمان با این

مطلوبست پیرایان اول یان قلب است ایمان ثانی ایمان نفس قال سبحانه یا ایها الناس اعبدوا
 الله ما لکم من دین غیره واضیع یعنی کل ما را در وضیة فاوخلی فی عبادی یعنی فی الذین
 قال الله تعالی فهم لا یبیس ان عبادی لیس ملک علیهم سلطان من احد خلقی حتی شاید که مراد
 ازین جنت مبتنی باشد که در حدیث آمده ان فالجنة جنة لیس فیها کرم ولا فیه یخجل فیها
 ربنا حکما چون نفس ایمان آورد اسلم شیطان صادق آید زائل نفس اندر کبر و حسد و تعدد بطن
 و از محاسبه پاک گردد و اگر نه محاسبه بر زائل نفس باقیست قال الله تعالی ان تبدوا ما فی انفسکم
 او تخفی میحاسبکم به الله یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء در حدیث آمده و اجماع است
 بر آنست که محاسبی که بخواهد تعلق دارد و از اراده کردن حساب عذاب نشود تا اگر قصد آن عمل شود
 از اراده کردن طاعت ثواب یابد و از عمل کردن آن عیب و ثواب یابد پس مراد از تنفوخ فی انفسکم
 درین آیه زائل نفس است الله اعلم امی برادر ایمان آوردن نفس و در قوس شمع کامل مکمل
 صوت نهند و مولوی روم میفرماید بیت نفس نکشد غیر از طبع دامن آن نفس کش نیست
 نوشته بود و مذکور بود میگوید که اگر لا اله الا الله بگوید صوفیه گفته شود در عاقبت سودمند خواهد بود
 صاحب من کسیکه اگر باین معنی گفته باشد که مطلقا سودمند نخواهد شد پس غلط گفته بلکه ازین
 قول کفر لازم آید و اگر باین معنی گفته باشد که آنچه صوفی آرزو شود و سودمند سازد نیز سودمند خواهد بود
 پس گنجایش دارد و ایمان مجازی برای دخول جنت است ایمان حقیقی برای حصول خالق جنت فایز
 من ذلک لیکن ایمان مجازی هم با حلیه اعمال صالحه اگر در گور برده شود غنیمت است بمیت
 هنیکه کار بار النعم نیمه ها وللعاشق سکین ما یخرج شجر آستان نسبت بعرض آفرود
 و رزق پس مالیت پیش خاک تو

مکتوب پنجم شیخ محمد قاضی مذکور بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة علی رسول
 نوشته بود و مذکور بعضی کلمات صوفیه از شیخ کتفیه صوفیه یکیند چنانچه مولوی روم میفرماید
 چونکه بزرگی سیرنگ شد سویی با سویی در جنگ شد چون به بزرگی سی کان داد

موسی و هرون و ابراهیم و همچنین موسی عبدالرحمن جامی سیف مایه سه همایه و شمشیر
 همزه همه اوست و در واقع گدا و اطللس شه همه اوست و چنین با چار عقدا باید کرد و
 مهر بان من دم که کفیر میکنند و بر مراد قائل اطلاع یافته لب طبع بیکشاید یا بیکشند اول
 مراد قائل باید فهمید بعد از آن حکم باید کرد و همچنین مقالات بنی بر وحدت وجود است که همه است
 بگویند هم از دست سه و همچنین منسرق مننا خانه جمع د با سه همه اوست ثم با سه همه است
 با یعنی بگویند که زید هم خداست و عمر هم خداست نفوذ با سه نهاده با یعنی که حق تعالی است
 کلی طبعی است و اختصاص کمالات افراد وی انداین هر دو قولی کفر بحسب انکار وجود حق تعالی
 نفوذ با سه نهاده بعض جمال کلام بزرگان ابرنمای باطله خود حمل کرده با نجا میرند و بعضی بان
 طعن بر بزرگان بیکشایند و حقیقت صوفیه وجودیه حقیقی اوج و حقیقی موجود میداند پس
 کسی اسو جو و نمیدانند و عالم را در مرتبه و هم میدانند لاکه الا الله لا موجود الا الله میگویند و چنانچه
 اعتراض را در پیشوندی آنکه این مذهب صوفیانه است که حقایق موجود محسوسه را موهوم گرفته
 فرق در مذهب صوفیانه و درین مذهب چیست و هم آنکه استدلال و وجوب اجبانه و وجوب و کمالات
 اروه میشود و لذا در کتب عقائد اول سلسله حقائق اشیا که ثابت می نویسند پس اگر عالم کمالات وجود
 نباشد استدلال صانع فوت میشود و سوم آنکه کریمه دنیا ما خلقت هذا باطل است و این
 قولست چرا که موهوم باطل را پذیرفت چهارم آنکه بالفرض اگر عالم موهوم باشد حق تعالی وجود
 پس همه اوست گفتن چگونه راست آید که اتحاد موجود با موهوم محالست و معنی این آیات و
 امثال آن چه باشد جواب این اعتراضات آنست که فرق در میان مذهب صوفیانه و این
 مذهب آنست که صوفیانه عالم را موهوم قسمی میگویند که منشا تحقق آن اصل نیست و لذا استدلال
 بر وجود صانع فوت میشود و صوفیه وحدت حقیقی یعنی وجود و هب انتشار توهم کثرت که هر است
 از عالم اسکان میداند چنانچه شعله جواله منشا توهم و اسره میگردد و چنانچه زید اگر در آن خانه رود
 عکس او در آئینه با رنگارنگ با شکل و الوان مختلفه ظاهر شود پس شک نیست که شعله

و خارج موجود اند و دائره و مکرر اینها اصلاً متحقق و شوقی ندارند و معنی آن در دلو و مکرر
 دلیل اند بر وجود زیر بنا خلقت خدا باطل و صا دق است چرا که عالم را در مرتبه و هم براس
 استدلال بر وجود خود پیدا ساخته و معنی صوفیه با استدلال کار ندارند حاصل استدلال حصول
 علم حصولیت حضور کسی بر وجود خود که آنرا علم حضور می تعلق است محتاج استدلال نیست مگر
 روم می فرماید مشنوی آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر دلیلی بایست نور و متنا
 پای استدلالیان چوین بود پای چوین سخت بی تکلیف بود آری جواب همه اعتراضها
 منضم گشته مگر اعتراض چهارم و جوابش آنکه همه دست گفتن غالی از تجوز نیست چرا که چون
 دائره شعله و مکرر یک در آینه خانه ظاهر گشته اصلاً نیست مگر همان شعله و زیت پس اگر
 آنرا بالمجاز معین نیکه گفته شود و معین شعله گفته شود هم گنجایش دارد و اگر گفته شود هم گنجایش دارد
 که آن موجود است این موهوم لیکن در غیر گفتن اثبات موجود مستعمل قیاس میشود و لهذا انسان تماشای
 می نماید و معنی قائل شده اند و گرنه مراد آنها آن عینیت نیست که ستر نم کفر باشد و با ستر نمهای
 بیت مولوی جامی رحمه الله علیه معلوم شد بگویند مراد مولوی جامی رحمه الله علیه آن باشد که بیشتر
 فیهما هست حال آنکه خود مولوی میگویی که فی عرض ذات او و بی هر چه در بند خیمال
 ازان برتر بود و معنی بیت مولوی رومی قدس سره آنست که وجود حقیقی که عین ذات حق است
 یا صفت او چون از بیرنگی خود سیرنگ شد یعنی در مرتبه و هم کثرت تعلق گرفت موسی باموس
 در جنگ شد یعنی از یکپارگی جدا شد و در شکافه برآمد موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله
 یک صفت اند و هر یک نشانده این احکام و احوال مختلفه دارند مراد در جنگ شدن
 همین تکرر و اختلاف است بیت چون بر بیرنگی ره می گان داشته موسی و سهروردی دارند
 یعنی چون صوفی در وقت مراقبه مستغرق نشا به و وجود حقیقی میشود و در آن وقت موسی و سهروردی
 هر دو از نظر او ساقط میشوند و تعدد و کثرت مطر نظر او نمیشود از آن وقت خبر میدهند که موسی و سهروردی
 دارند آشتی و از معین حالت مولوی دم قدس سره خبر میدهند علم حق با علم صوفی گم نشود

این سخن که با مردم شود یعنی و قیله صوفی توجیه ذات محبت میشود آن وقت صفات
 هم مد نظر نباشد پس صادق آنکه علم حق که صفتی از صفات حقیقی حق است افلاک و اوزان ذات حق
 در آن وقت در علم صوفی آنهم مطرح نباشد پس در علم صوفی گم شده در نفس الامر سوال از این تقریر
 امکان صحت دعوی صوفیه ظاهر شد لیکن دلیل برین دعوی چیست جواب این جماعه برین دعوی
 هر چند استدلالات مذکور کرده اند و در آن کتب و رسائل نوشته اند لیکن در واقع دلیل آنها کثافت
 لا غیر صوفیه شود و یہ میگویند که این جماعه که همه اوست میگویند در غلط افتاده اند و فساد غلط ایشان
 و چیز است یکی تسکین عشق و مقتضای عشق آنست که غیر محبوب از نظر محب ستور گردد و در
 که می بیند صورت معشوق که در خیال او مستقرست بشود و دیگر دود و در عشق مجازی هم بصورت
 ظاهر میشود و دوم آنکه وجود ممکن در مقابل وجود واجب بمنزل لاشی است لهذا اعتقاد موجود در کل
 مشکک میگویند عقلا میگویند للممكن في نفسه ليس له من علته الیس رسول کریم میفرماید -
 اصدق القول قول اللبید **مصرعه** **الكل شيء ما خلا الله باطل** یعنی همه
 ذاتی اوست و وجود او ستوارست از حق جل و علا پس قیله حکم قوله تعالی ان تؤدوا الامانات الى
 اهلها انسان تصور کند و یقین باند که وجود ممکنات ذاتی شان نیست ستوارست در وقت غلبه
 این تصور ممکن البته از وجود عالی خواهد یافت خواهد گفت لا موجود الا الله چنانچه زید که بر نه بود
 و پارچه عاریت پوشیده است اگر آن پارچه را بنیر نسبت کند و درین ملاحظه استقامت نماید
 خود را بر نه خواهد دانست چنانچه شخصی نظر خود در آفتاب و خورشید باشد البته روشنی چراغ و نظر او
 تاریک خواهد بود و این یاد قرب بصواب و اوفق بکتاب است جلع امت است سوال
 فریق ثانی صوفیه که قابل محبت شود و اند میگویند که در خارج حقیقی غیر از او حقیقی هیچ موجود نیست
 ممکنات و در خارج ظنی بوجود و ظنی موجود و اند این چه معنی دارد جواب این جماعه که عالم را بطل و مفسر
 تعبیر میکنند البماز میکنند و نیزه انچه ایشان را در آشنای سیر سلوک شده و میشو و در حالت سکر از ان
 حکایت میکنند و چون بمنتهای کار میرسد از ان تماشای نمایند و میفرمایند که محمد صلی الله علیه و سلم را

غل نبود خالق محمد را چنانچه مطلق باشد نسبتی که در میان وجود واجب و وجود ممکن تحقق مست لفظی حقیقی بر آن
 آن موضوع نیست ناچار بالمجاز برای اظهار قوت تضعیف اولویت و اولیة وضدان اصل مطلق میگردد
 و میگویند که آنچه در و بر تو شهود تو گذرد و آن غیر حق است زیرا تحت لای نفی باید که در و مقصود و
 آن باید حسب س عکس آئینه با نایم مرد و در میان بابرگاه الست و غیر ازین بی نبره
 که حسب م لا لک رب رب الارباب چون از عالم باطن اینقدر کلام کرده شد دیگر فایده نگفته شود
 باید دانست که کشف کونیه و کرامت داخل ماهیت ولایت است نه از لوازم آن ماهیت ولایت
 همان خصوص تکلیف است لوازم آن ابتلاع شریعت و خرق عادات که بر ریاضت سترت است و چون
 هم بطور می آید آری کشف الهی که عبارتست از دیدن صور شالیه قرب چون غیره مراتب است
 صفات در آئینه خیال فاضله اولیا امدت مولوی و میفرماید آن خیا لایکه دالم ولایت
 عکس مریان بتان نیست لیکن فاضله شامه نیست اکثر اولیا کشف الهی باشد و بعضی کشف
 تفصیلی باشد بعضی را اجمالی بسا اولیا باشند که از ولایت خود خبر نداشته باشند تا بدگری پس
 صحاب کرام که با جماع اشرف و افضل اولیا را سبزه که ولایت شان منصوص قطعیه ثابت گشته که از انبیا
 کشف الهی تکلم کرده الا و الله اعلم

مکتوب ششم نیز شیخ محمد قاضی مذکور در بیان شریعت و طریقت و حقیقت

بسم الله الرحمن الرحیم و بحمد و الصلاه والسلام علی رسول و آله و صحبه شریعت و فضیلت پناه
 مهربان و ستان سلامت بعد از سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند چند سوال غرضه بودند
 جواب بعضی از آنها را مکتوب سابق میتوان دریافت لیکن باز نوشته میشود که آنچه بهال میگویند
 که در میان شریعت و طریقت و ایشریعت حقیقت تضاد است این از غلط فحی آنهاست یعنی شریعت
 و طریقت و حقیقت نفهمیده اند شریعت در لغت یعنی راه است لهذا راه عام را شارع میگویند و
 اصطلاح اهل اسلام شارع عبارتست از جمیع اجازیه البنی صلی الله علیه و سلم که راه است و اصل بخدا
 و متصل بحیث و بین است صراط مستقیم که حق تعالی سوال کردن آن تعلیم فرمود و بقوله تعالی اهدنا

الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم واین ایهست که حق تعالی همه
 انبیا را بتسلیم آن امر نموده قال صد تعالی شرع لکم من الدین ما وصى به
 نوحا و الذین اوحینا الیک ما وصىنا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقموا الذین
 ولا تشقروا فیه کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه الله یغنی الیه من یشاء و یهک
 الیه من ینیب یعنی این شریعت که برای شما ای مسلمانان مقرر کرده ایم و به پیغمبر علیه
 السلام بان می کرده ایم آن شریعت آنست که دین است درست کنید و تفرق روا
 ندارید یعنی هست خود را یکسو دارید یعنی قبله توجیه جز و حده لا شریک له نگردانید انچه امر کرده آن
 امثال نایید و انچه منع کرده از آن اجتناب کنید و در امور مباح هر کاری که کنید برای خدا کنید
 و با هر که دوستی گزینید برای خدا و با هر که دشمنی گزینید برای خدا و خوف و طمع بخردی از کسی نکنید
 عن ابی امامه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الله و اغضض الله
 و اعطى الله و منع الله استکمل الایمان رواه ابو داود و عن انس قال قال رسول
 الله صلی الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والدته و
 الناس اجمعین متفق علیه و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من
 کن فیہ و جدهن حلاوة الایمان من کان الله و رسوله احب الیه مما سوا
 و من احب عبدا لا یحب الاله و من کفر ان یعوذ فی الکفر بعد ان انقذه الله منه
 كما یکفر ان یلقی فالنار متفق علیه و قال الله تعالی قل ان کان آبائکم و ابناؤکم
 و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالکم فترغبون فیها و تحبون کسادها و
 مساکن توضوها احب الیکم من الله و رسوله و جہاد فی سبیلہ فترضوا حتی یأتی
 الله بامر ازین احادیث معلوم میشود که مسلمان کامل وقتی شود که غیر خدا دیگری محبوب و مقصود
 و منظور خاطر او نباشد پس معنی اقموا الدین و لا تشقروا فیه کبر علی المشرکین ما تدعوهم
 الیه هست یعنی اگر آنست بر شرکان انچه بسوی آن میخوانی توای محمد انما را یعنی قبله توجیه

نداند بلکه گفته که ادب ندارد و دانش چندی دیگر است انصاف بدان چیزی دیگر و حقیقت اعمال احوال
 آنست که رسول کریم صلی الله علیه و سلم فرموده ان تعبدوا الله کانک تواله یعنی دوام حضور
 و این بدو تن قلب میرشد و پس حقیقت ایان حقیقت شریعت است لا غیر فقط اقرار بر زبان کردن
 تصدیق بالقلب نمودن و فرائض بظاهر بجا آوردن از محرمات بحد و بر پرهیز کردن صورت شریعت
 و حقیقت شریعت همانست که مذکور شد شریعت از برای و مجسم بخاری و امثال شان فاج نیست لیکن
 از خواندن آن خبر صورت بدست نمی آید و حقیقت آن نیز سه عقیده اهل سنت جماعت که افعال
 العباد مخلوقه لله تعالی این سه حق یقین حاصل شود طبع و خوف از غیر خدا در دل نماند
 عقیده اهل سنت چنین است معتزله میگویند که افعال عباد مخلوق عباد اند لیکن عباد مخلوق
 خدا اند پس مخلوق مخلوق اند و لو بالواسطه عند عوام الناس و مقام تعظیم سلاطین امار
 ازین نسبت انقضای هم در غفلت اند سوال چنان حقیقت حقیقت شریعت است لا غیر پس معنی
 قول صوفیه که میگویند کل حقیقه مرتبه الشریعه فی ذنقه چیست جواب
 در عالم مثال مراتب قرب الهی بصورت قرب مکانی تشبیه و چنانچه در مکتوب سابق
 نوشته ام در ویت عالم مثال که آنرا صوفیه بکشف تعبیر میکنند از تسبیح و یاد نام است
 از آنجا رسول منسوبه صلی الله علیه و سلم الحمد یا الصالحه جزء من سنته و اربعین
 جزء من النبوة و احیاناً در مرآت خیال بسبب بعضی عوارض انکه ارشود لندا در کشف غلط
 می افتد و گاهی در فهم و تعبیر آن غلط می افتد لندا اولیا الله گفته اند که آنچه بکشف معلوم شود آثار
 بسیار شیع باید سمجید اگر موافق شریعت قبول یابد کرد و آنچه مخالف شرع باشد آنرا رد باید کرد
 و زندقه باید دانست آنچه شرع از ان ساکت باشد آنرا قبول باید کرد با احتمال غلطی لندا اولیا
 الله کسی امر بدینگونه ندانست که علم ظاهری نیاورد تا در زندقه نیفتد و خلاف شرع اعتقاد
 نکند و نیز صورت شریعت بدون علم ظاهر بدست نیاید و حقیقت بی صورت دست نرسد
 و حقیقت چون روح و بدست بدن بی روح حاد است روح بی بدن بیکار چون حقیقت شریعت

[illegible]

از عظمی استیفته است صاحب من این بیت و حق هوایان نیست و حق
 است نوشته بود و ندکه در مقامان صاحبان کمال ند و در متاخرین بسیارند
 من این سخن بعضی قلم است صاحب کمال ند و در قرن ثانی ثانی بسیارند از این اندک
 مختلط بود و ندقال الله تعالی و السابقون السابقون اولئک المقربون جنانا لا تعلمون کلام الله
 و قلیل من الاخرین و اینهم غلط که درین باب نیست بر ما سابق بیشتر اند که این خواب کمال همیشه باشند
 انان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال من امتی قائمه بأمر الله لا یضرب من خیر لهم
 لا من خالفهم حتی یأتی امر الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل امتی کمثل الغیت کلا ید
 او لخصیروا ام خیرها نوشته بود و ندکه سوری روم میگوید سه آتش ستاین باگ فی نوبت
 مراد ازین چیست افروزد و کدامت صاحب من مراد از فی صلی کامل است که از مرآت
 نفس و خالیست باگ فی تاثیرات انفس شریفه است آتش عشق و محبت الهی است و افروزد
 خداست جان علا نوشته بود و ندکه میگوید که جهاد اکبر جهاد بانفس مبارکست و لا رست
 که یکلا تقتلوا انفسکم شیخ ارقطل نفس صاحب من انجین سوال ای نوشتن از نشان شما
 بیدست کشتن عبارتست از انزال زنا ل نفس و نصف ساختن او بصفات حمیده گویان نفس
 صفات سبعی بهمی داشت فت نفسی دیگر متصف بصفات علی و رحمانی پیما میرانجی و قتلوا انفسکم
 چه نسبت مخالفت بانفس البه جهاد اکبر است رسول الله علیه السلام چون از غزوه تبوک یا غزوه دیگر
 باز آمد فرمود وجها من الجهاد الاضغزال الجهاد الاکبر قال الله تعالی و سجاهدوا فی الله و حق
 جهاده مراد بهین جهاد اکبر است قال الله تعالی و حق النفس عز الشیعی و ان الجهاد هی الملو و علی
 عدوک نفسک التي بین جنیتک و حدیث قدسی است عاد نفسک فانها قامت لمعاد
 نوشته بود و ند و شاق گرفتن نفس تکلیف است و شرح تکلیف نیست انهم نکه و شرح تکلیف لا یرط
 نیست که تکلیف الله نفسا الا و معها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کن فی الدنیا غریبا کعابر
 سبیل و عدو نفسک من اصحاب القبور و قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدنیا یوم و لنا فیها کصو

مالش در میفرماید ما مقرر کردیم که هر کس از این شعاع یومین هفتا کعبین حتی قصص مقتضی علیه السلام
 در میانست بجز در این که در میانست مسنون باید کرد و رسول صلی الله علیه و سلم از هر کس که در میانست
 و پادشاهی مبارک از قیام اللیل تصور شد بود و هر کس که گفت یا رسول الله عظمی الله له القدر
 من ذنبه و ما له الخیر و ما افلا آکون خیرا منکم را نوشته بود و مذکور بود در میان علمای
 باطن لطایف و تعارض دست صلب بر مصلحین الفضا و جابو قوی و صاحب حسب من ازین نوع
 غفل در مطابقت علم ظاهر و باطن نمیشود و چرا که انانی گفتن با تعاقب علمای ظاهر و باطن کفر است و
 قتل شریطه در حالت صحو و بیهوشی که در حکایت انفس خود کرده گوید اگر شخصی در حالت بیهوشی
 بیهوشی اگر چه از خود در خبر باشد که در قتل چیست این کلمه بگوید که نمیشود و قتل او روا نیست که
 فی الکتاب الحقه کفیفه ذاکل السکر یا در شش و سهیل با هر مرغوب یعنی حبس به بیس علمای ظاهر
 که در آنوقت بود و مذکور بداند که این سلسله این سخن در بیهوشی میگوید و خبر از خود ندارد و یا حکایت میکند
 چنانچه کسی در ملاقات قرآن بخواند یا لا اله الا انا و با وجود بیهوشی قوی بقتل او و او را بیا
 تعصب فتوی دادند پس مخالفان علمای صوری با علماء باطن و لیل بر مخالفت علم ظاهر و باطن است
 و اگر کسی بر علماء ظاهر از زمان معلوم بود و دانست که این سخن با قیام این کس صادر شده است
 علماء ظاهر هم معذورند و ماجر که مایه اسلام کردند و بیکاه توافق داشتند و اینها را و خطا نا و بعضی کما
 شریفی که بران فتوی مهر کرده برای آن کرده که دانست که اگر سن برین فتوی مهر کنیم عوام خواهند
 که فتوی علماء ظاهر باطل است و در شرح این سخن گفتن جائز است و آنصورت اسلام کافرانم ظالم آید
 و فقه عظیم بنحیر و قتل نفسی برای دفع فتنه عظیم خدا الله ندارد و الفتنة اشد من القتل نوشته بود
 که کدام چیز است که آنرا محمول بکنند یعنی در ویشان فائده آن چیست بعد درازی کلام در کتب سابق
 و درین کتب حاجت روشن جواب این فقره نیست مقصود ایشان خداست محمول ایشان حقیقت
 اسلام و حقیقت عبادت مراتب و قرب خداوند کثرت ثواب در این جزا و اس علم خوش بانی است
 علی ولایت خلق و الحیوة مبرورة ولایت توضیح و کلام غنیما لیت الکلی و بنیفا

و بدینی بین العالمین خراب را باغی فارسی آنگه که ترا شناخت با نرا چو کن به نزارند و عیان
 نشانان بچینه و دیوانگی بر دو جهانش کنشی و دیوانه تو هر دو جهان را چینه چرخ عادت را نازد
 او لیا که هیچ قدر و مقدار نیست مثل جوز و موی زلب طفلان میدان و آزار باحتی نقصت خود
 عیب پیشانده و میگردد لکرا من حیض الحبال باعث نقصت آن و که درین خطافست ستون
 شهرت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم یحب من من الشترن یشاد الیه بکلام صامع فی دنیا
 او دنیا که و تحسین خطافست دنیا موجب نقصان اوست آخرت قال الله تعالی اذهبتم طیباتکم فی
 حیاتکم الدنیا رسول الله صلی الله علیه و سلم بر بویانفته بود و نقش بر یاد بدن بهار کنگ ظاهر شد عمر بن
 کبریت گفت یا رسول الله قد کسری در آن نیتها و آنها دشمنان خدا اند و تو رسول الله با نجات بود
 فرمود و فهمانت یا عمر اولئک قوم عجل الله طیباتهم فی حیاتهم الدنیا من یخونکم که برادران
 خود رسم که انبیا و رسول و زانها همین حالت گذران کرده اند صاحب من اظهار سحر است
 انما را ضرر و است که بر آنها دعوت کفار واجب است کفار بدون سحر است یا نخی آورنده و الیای
 دعوت میکنند مومنان ابرامی استقامت بر شریعت تحسین حقیقت آن انما را که راست نمی باید که راست است
 او لیا و بعضی احیان مقتضای حال صادر میشود و انما را ایشان از شریعت نماند پیشه و میدانند
 اکثر او لیا که ظهور کرامت را آنها بیشتر شد وقت مرگ حسرت کردند که چرا ظهور این کرامت را نماند
 والله اعلم بالصواب

مکتوب به فهم بولوی نعم الله بکرمی تحقیق معنی قیومیت و شرح معنی عشق و
 محبت با فواید دیگر

رسول صاحب شفق مهربان من سلامت بعد از سلام سنت الاسلام و استیاق ملاقات بحیث
 آیات اضع برای باد احمد که نقیصه تا تحریر رقیبه با نیت و عافیت است احوال مستوجب شکر الهی
 حق سبحان تعالی ان شفق را سلامت برساند شافعی کسب در نقیصه ذات شریف اغیبت میداند
 دعای غیر یکین که ترا الله امثالکم و بارک الله فی برکاتکم ببلغ مرسل و نجات بی بی صاحب

حضرت الی در شده و بخدمت صاحبزادی عالی سب صبیحه شریفه حضرت شیخ گذرانیده شده و در حق
ایشان بسیار دعا کرده و مخصوصاً حضرت صاحبزادی که هرگز توقع این فتوح نداشتند کسی از ارباب طریقه
توفیق خدمت ایشان نداده و بلکه کم کسی از ایشان از احوال ایشان آفت مستان غیر بسیار خوش شدند و
شکر آفرینی بیاوردند **در مشفق من** هر چند ایشان صحبت کرامی الدبیر گوار خود نیاخته ده ساله عمر ایشان بود
که آنحضرت علت فرموده بودند بمشیر و کلام ایشان صاحب کلمات نینه بودند و مقامات بسیار عظیم
داشتند لیکن اثر غلبه پاکست ایشان به غیر از نماز و تلاوت قرآن را دنیا و اهل دنیا هیچ کار ندانند و بسیار
اخلاق حمیده و دارنده غیر را آنچه میسر میشد خدمت ایشان میکرد و گریه و همی از حاشی نهاده و حق تعالی
و دستاز قاصد توفیق و بزرگداشت ایشان سعادت انداخته الله تعالی این نیاز بسیار قبول فرمود که
آنصورتی که حضرت شیخ را فرموده و بنشیند گمان برادر کم که از نوازش آنجناب خطاب برادر **مشفق من**
صاحبزادی برادر را و حضرت شیخ بخدمت و زوی این صاحبزادی بی ادبی نمود و من بجای ایشان بیاد
ایشان را بخشودن پیش آمد و همان شب حضرت شایسته را در خواب دیدم که مرا در پیش گرفته و بر پیشانی من
داود و بسیار مهربانی فرموده **آن مشفق** در مقام حقیقت محمدی علی صاحبها الصلوٰه و السلام تمام
باشد خوبست و بر مقام که توست هم سدا در خدمت من ترست حضرت نفع علیه السلام از حضرت تبارک
علیه السلام در مقام خلقت است از بیکان چون قوت و مقام حضرت تبارک بر همه هست ایشان را فضل میگویند
خیل اسبق اینقد حق تعالی فرماید و تلک محمدنا انبیاها ابراهیم علی قومه نرفع ذرجات من
فشاء ان باب حکیمه علی و هدنا لداستق و یعقوب کلهد و بنا و نو محمد بنما من قبل
به ایت نوح علیه السلام را حق تعالی منت برابر استمیرم و از نبیا انفس من میگویند که چنانچه فضل اولاد و جسد
منت احسان چه میتوان شد فضل آبرهم من حکم دارد و **مشفق من** اگر در حقیقت احدی متوجه بوده باشد
بفضایقه ندارد و مبارکست بنگارم قسمی مراتب قریب از تلک علی را بعزیز از مقام قومیت استغفار فرموده
مشفق من تا که تمام انظار را در صفات و تعالی منت غفلت اوجود و قیام نیست که بسبب غی و قیام عالم
بغلالت منت قیام غلطال بصفاست که اصولی نیست قیام صفات بشبوه نیست قیام شیوات نه بخت

پس در عالم ذات نیست آنچه مستلزم بیضاقت در مقام مقلد و مراد از آنچه صوفیه میگویند افعال و احوال
 شجسته و غیره و بعد از اینست چون طلال اودو مستقل نیست اندک با عرض تعبیر کرده اند بالجمله و از این
 موعود و روم میسر مایه بیت اودو جاست همان چون کلبه کلبه از وی گسیب آید
 اینست که گفته اند از غزل جاست در دشت در صفات الهی قیصر السموات که در دشت من فیهن آید و کلام
 از ریاضت توله تعالی ق و القرآن المجید انکادم که رمزی از قیومیت حق تعالی باشد یعنی قیام هیچ
 تجله رشت است نهالت قسم بقرآن مجید و کفار از غیبی اطلاع ندارند که میگوید همچو ان جاعه هو منکر
 بلکه از اعتقاد آن در گذشتن محجب میکنند تا من سوال از جنس ایشان را می پرسد و حق تعالی بعضی را
 نه و از بعضی فضل خود بظیفیل سرور کائنات بمرتبه کمالات نبوت میرساند و او را از ذات بحت نبات
 می بخشد و گیاهانی بر وی فیضان نماید آن زمان و اوقاتی موهوب به عطا میفرماید که قیام وجود و توحید
 وجود و این کس ذات موهوب به نبات و قیام ذات موهوبش نبات است پس الوجود مرکز کمالات نبوت
 رسالت است مرکز کمالات رسالت کمالات موهوبی الغم قیام قیومیت است آن مقام که در
 تمام رسالتی نیست الا ما اشار الیه پس اگر شخصی راقی تعالی بآند دولت سرفراز فرماید در آنوقت قیام تمام عالم
 که حکم اعراض دارند ذات موهوب و میباشد و قیام ذات او نبات حق جل و علا بر کس که حق تعالی این دولت
 میسر فرماید حسنات اهل السموات الارض گویا همه اجزای اعراض حسنات او میشوند ذلك فضل الله یقیه
 من یشاء والله ذو الفضل العظیم **س** آنکس که تحقیقش باو شد و بهتر از سپهر پیاو شد
 ملا گوید که رفت احمد بنک سرید گوید فلک با حمد در شد فعلی الله علیه وسلم
 قلمی من بوده بود مذکر چه که و غفا و نسیه باید نوشت **س** من بهر چند از خوشن عطف نبات می آید
 توانا یاز توله تعالی انا حرم الناس بالبر وتنسون انفسکم و انتم تقولون انکم با فلا تعقلون و لو
 تعالی یا ایها المؤمنون اتقوا الله لا تعقلون که مقتضای اعتدال الله ان تقولوا املا لا تعقلون از ان
 باز سیدار و دیگر نظر بر یک مضمون از این آیات متاع از امر معروف انتها منکرست بنا بر اقبال امر ناشو عیفته
س که ما نسیمیم و توشایر کسیم الله الرحمن الرحیم وای برادر پادشاه و فقیر و عطار و کناس بهر بنی آدم

از یک سو تسبیح را و چون این گرامی و شاهی عظیم الشان کثیر الدعایا و الاحسان بسبب القهر مان فقیری را
 بسوی خود بخواند و او را متوقع انعام و احسان از قرب منزلت رفیع شان فرمایند فقیران را و شاه و گرو و سب
 صحبت کنایه سخن انتقار کند آن فقیر را چه بگوید گفت علاوه برین در صورتیکه در حق چنین پادشاه اگر کسی
 او پشت داده بکنایه امتحان نایه کبر و قهر مان لطیف البینه مقتضی قتل آن نادان فقیر باشد پس من قیاس بر آن
 که رب العالمین آن صفات عظامه را بر این حال و عظمت کبر یافته را بسوی خود بخواند و سیرای من بقدوب الشان
 اقرب الیه در آنجا که بسوی من در بر رسالت فرستاده او را بسوی خود بخواند و منتهای بخت من سر منتهای
 ویدار و رستمن میازد و بخطناب و درخ و زرقوم و عید میکند و این ناکس از قرب منزلت در و گردانید
 بدینار و فی و شهادت آن توبه می شود و میداند که او تعالی حاضر و ناظر است بچگونگی و بیخبری و بی غنی نیست
 بجای و غیره و قی است نکل است که زنی پرده نشین میش قاضی آمد و فرمای کرد که شوهر من فی دیگر خود را دارد
 از آن باز دارد و نزد قاضی گفت که او را از آن منع نمیرسد حق تعالی بفرماید فافکھ ما طاب لکھم فی البیضاء
 مفتی و ثلاثه و ابع از آن گفت که ای قاضی اگر پر و عصمت حجاب چنان نبودی حسن جمال و در
 بر تو ظاهر میکردم و انصاف میخواستم که شخصی که شل من صاحب را میسر ندارد من و بگرداند و بدین
 پر داند او را چگونه روا باشد اتفاقا در آن مجلس صاحبی نشسته بود و نعره زد و میوش شد و افتاد چون
 بعد ویرا یافت که همان سر سید گفت و فیکه این زن سخن گفته هفت نداد که این ضعیفه این جنسی که دارد
 چنین بگوید ما را اگر حجاب طاعت ذکر یا مانع بود حق جمال و ظاهر کرده انصاف میخواستم که کسی را که صاحب
 شل من بکنایه از آن و گذشته کبان ناالین و امور لایحل مشغول شود و او را چه بگوید گفت **بلیت**
 و من مثلی این بکون مثلی و لیس بکون فاطلین تعبدی انسان اگر حق تعالی را تصفیه بکند
 از خطی و مبالغه جان نده و خیال کند که حق تعالی سمیع و بصیر و علیم است این بی بروی غالب مستولی شود و بگوید
 که خوف و خشت بر دی غالب شود و بقیس است که از نام و فضیلت و اخترا نماند و در طاعت او بکوشد و چون اند
 که حق تعالی طیبیان او دست میار و او را با همه امت پیدا آید و در طاعت و عبادت و تسبیح و توحید و حکم الملئ
 مع من احب میت در یابد و از میت اقربیت بذات بحث سده اند حضرت شیخ زید بریدن عفت

رتبه تهریب رشا میفرمودند اول مراقبه ذات مستجمع جمیع صفات کمال از جمال
 و رحمت نعمت غیر آن اجمال تعبیر آن که این ملاحظه بروی استولی میشد و حق تعالی با عظمت و کبریا و جلال
 و جلال و دل و تنگ میگردد و دوم مراقبه ان الله علی کل شیء علیهم میفرمودند و چون صفاتی شوق
 این ملاحظه میکرد و این بد بروی استولی میشد بار سوم مراقبه ان الله سمیع بصیر ارشاد مکرر که حق
 تعالی حاضر و ناظر است چون این بد بروی غالب میشد چهارم مراقبه بصیرت میفرمودند و هو معکم
 ایضا گفتند که ملاحظه بصیرت چون نماید چون این بد بروی غالب میشد یا پنجم مراقبه اودیت لا اله الا
 هو اخلاق را بعد از جل الوالد چون ملاحظه اودیت بجمال سد باب ششم مراقبه محبت ارشاد
 میفرمودند حق تعالی میفرمایند محبت و محبت شخصی که بروی این یکگشت شود که خدا ما را دوست میدارد
 بیشک در محبت با خدا حاصل نمیشد پس بعد از این همه مراقبات مراقبه ذات محبت
 میفرمودند سه مراقبه اول در اول امکان است در اول لایت صغری و بعد فانی قلب و ولایت کبری
 مراقبه بصیرت است در دایره اولی از ولایت کبری پیش از فانی نفس اقدار بصیرت است بعد فانی نفس
 و از ولایت کبری و بعد مراقبه محبت است که نفس مطلقه یعنی مرضی و محبت محبوب گشته و در کمالات
 ملاحظه صفات را نظر ملاحظه شود و ذات محبت ملحوظ میاشد انیمه گفتگو برای ارباب علم و بصیرت است این
 کلام طویل که قبلاً آمده است فادار حضرت شایسته است رسول کریم صلی الله علیه و سلم در حدیث از جبرئیل
 علیه السلام بیان فرموده در جواب ما الاحسان قال ان تعبدوا الله کان ذلك له فان لم
 تکن تراه فانه بلاك فانی است یعنی بیان ارباب علم و بصیرت است که هر کس که نسبت جعلی باشد ملاحظه
 فهو بلاك فانی است یعنی هر کس که این بدستولی باشد حق تعالی برین حاضر و ناظر است و همچنین است
 از عبادت تلفذ و اجماع است محترم تر خواهد بود و الله اعلم کی از دوستان بفرموده که اکثر ادیاء الله عشق
 اعلی مراتب حب نوشته اند و بسیار روح و شایسته نوشته اند و امام محمد غزالی رحمه الله عجب عشق کرده و حب ابر
 عشق جمیع داده و بی غیر نبه گفته اند الفت نمودن و محبت عشق و شفقت تعریف حب عشق تحقیق نیست
 آنچه نزد صاحب باشد بنویسد فقیر در جواب آن خطی که نوشته بود نقل آن بخدمت سامی هم فرستاده

باز
باز

باز
باز

اگر بنده ای منظم فرمایند بسم الله الرحمن الرحيم از حب و شوق نوشته بود نه صاحب بن معنی است
تفسیر قوله تعالى ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحبكم الله نام می شنود بنوی نوشته که حب بنوین
عده اتباعهم امر و اتباعهم طاعت و اتباع و هم مرضاته و حب الله المؤمنین بناؤه عليهم
ثوابه لهم و یقین این تعریف محبت نیست بلکه تعضای محبت است و تفسیر بنیادی که از
الحجة میل النفس إلى الشيء بكمال در آن فیه محبت میجد علی مایقرب به الیه و در تعریف
تعریف محبت صفاتی است تعریف محبت آنی نیست و تعریف بر است از آن حال قلب محبت
بفهم از و از او از توجه بسوی غیر او چاره نباشد و از توجه و او بسوی او و از او بسوی او
العشق ناز محرق ماست العجب یعنی یقطع عن قلبه التوجه إلى غیر العجب فلیعبد نسیاً منسیاً
کما لو یکن فی العجب غیر محبوس به حتی یسقط عن نظر بصیرته نفسه کما لا یزید غیر
این تعریف محبت بنده است حق تعالی از قلب و اشتغال قلب بنده است پس محبت حق تعالی عبارت است
از انس با حق که تشنه باشد جذب بند و را بجانب خود و نگذارد که توجه بسوی غیر او شود پس محبت
فروع محبت خدمت است لهذا حق تعالی میفرماید محبت محبت خود را بر محبت بنده مقدم کرد و فقط
عشق در کلام خدا نیامده است در کلام رسول الله صلی الله علیه و سلم نیز آمده در کلام ائمه و از این
استدلال الله آمده و این مجانبه عبارت است از افراط محبت عشق هم در لغت افراط است ایگویند که در
انعاموس یار اعتبار میتوان گفت که ذکر عشق در قرآن آمده است لیکن در تفسیر اگر در قرآن محبت
عقل مطلق و عقل و حواس یکبار ساز و آن فرط محبت عشق گویند مطلق فرط محبت پس سکر و مستی
عشق لازم است این از تنگی وصله است اگر وصله وسیع و استعداد شخص عالی باشد هر قدر که زیاد تر شود
افراط کند عقل بجای خود باشد و حواس یکبار نشود و لهذا بر حق سبحانه تعالی میگویند صاوق می آید و در
از اسرار الهی است که بعضی محبت است عاشق کفایت بر روی تعالی صاوق نمی آید چرا که محال است که محبت
صفات الهی با یکبار سازد و لا یغنیه شأن عن شأن نیز انبیا و صحاب کرام و ائمه اهل سنت و بعضی
اولیا است که وصله آنها وسیع و استعدادشان سبب مالیت محبت آنها اگر باشد و دوست بکنند

احسانا بر بزم یازد و مکر و امیکه شان بیکر و نضو و پچاره از تنگی وصل بخیر گذشت و اما الحق گفت سرور
 عالم صلی الله علیه و سلم غیر از سبحانک ماعرفا الحق معرفتک و ماعبدنا الا حق عبادتک لب
 کشود و اما انبیا و علیهم السلام بخلای الله و نبی الله و حبیب الله موسوم گشتند و بدانشق الله موسوم نشدند مگر
 اولیاء الله حق و سائش عشق بیفرمان عشق را مرتبه اعلی از حب میگردد چاست که عشق عبارت از غیر
 محبت نیست فیه محبت الهی از نفس محبت ملی و اعلی است لهذا حضرت موسوی روم میفرماید علمو
 بهر چه گوید عشق از ان برتر بود عشق ایها المؤمنین حبیب بود و آنچه امام حبه الاسلام محمد خوالی
 رحمة الله علیه چنان تعریف میفرماید آن نکرده و گونه جو از قوله مقوم میگردد و در ان مقام نظر ادر بر سر است که
 از خود عشق است تنگی حاصل خبر میدهد و فط محبت خدا سر اسرموج و محمود است لیکن اگر با محبت
 از عشق بهتر باشد مشفق در راه خدا جمله ادب باید بود تا جان باقیست طلب باید بود
 دور یاد یا اگر بکاست ریزند کم باید کرد و خشک لب باید بود مقتضای فط محبت آنست که
 انشائی امر خدا بر مقتضای طبیعت خود مقدم دارند بخوبی در عالم التذلل از تسعیدین حبیب است کرده که
 حق تعالی را در و قیامت تبارازد و دوزخ اندازد و کفار را فراید که اینها محبوب معبود شما بودند شما همراه
 شان دوزخ بروید اما از بتان بیزاری ظاهر کنند و رفتن در دوزخ قبول نکنند از ان حق تعالی مومنان
 کامل را بفرماید که بان شهادت دوزخ خود را میندازید آنها بجز و حکم خود را در دوزخ اندازند و دوزخ بر آنها نبرد
 سلام باشد و منادی آواز کند و الذین امنوا اشد جهنمه و کافران با کراه در دوزخ انداخته شود بجز
 اگر افرط محبت سکروستی باشد خوف خدا بطلع ثواب در میان نیانند و لهذا منقول است که رابعه ربنی
 دستی آب در وقتی آتش گرفته سیرت پرسیدش که بجا میری گفت بخوابم که دوزخ را ازین آب سرگردانم
 بهشت ازین آتش سوزانم ما مردم عبادت خدا بخوف و دوزخ طبع بهشت نکنند بلکه فالصالحه عبادت
 کنند و جناب انبیا علیهم السلام انچه فط محبت استند را به پچاره از ان بی نشید و بود و بان همه بیکر که در
 صلی الله علیه و سلم و قرأت قرآن بر آیت عذاب گشتی تعوذ میفرمود و هرگاه بر آیت حمت و عد سیر سید
 سوال میکرد حق تعالی میفرماید که ای جن جنی المصالحعین عین بجهنم خوف و

الحسبوا و ما در قاضی نطق پس تفاوت مرتبه و حقین در روایت سید بن جبرئیل شخصی که گمان است باشد که ای امثال امراض او را در و فرزند اندازد و در و زنج عذاب در خاطر او فراموش باشد و غافل بود چندان شود نسبت شخصی به تبارست عذاب و در و زنج را بداند و خائف تر ساست با وجود آن بنام امثال امراض خوب خود را در و فرزند اندازد و عجب کار نیست قبول بخت گوی که من بخت گوی که تو رستم که تو هرگز بیاری به من و هرگز که تو هرگز و شگاف نام نیز نیست که غلاف است تو که تعالی قد شغفها احیا ضمیر منوع شغف را به دست بسوی یوسف و غافل بنام است از تشبیه یعنی قد شغف من یعنی شغف من یعنی شغف من شغاف قلب بنما را دیده اند و در و زنج را تو گمان شده و شغل طالب یثیلا یعنی طالب علم زید و یکدیگر پس ایام است و نیز به نسبت این شغف مرتبه از مراتب محبت نیست آنچه کسی غفلت نظر را باین نام نهاده باشد به نظر غفلت و لا شاعنی الا طلال و در حقیقت محبت امر را تب بسیار است منحصر در و زنج نیست

سید بن جبرئیل

مکتوب هشتم غزیری از سادات و در باب تجویر لعن بر بریدیم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و صلوات الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین در باب طعن بر علمای اهل سنت و جماعت است که قول است امام عظم سلم بوفیه که فی رحمة الله علیه در فقه که از آن منع کرده و امام احمد بن حنبل هم و اکثر متفقین مثل ابن جریر از ابن باز داشته و فلاسفة التقارانی هم و شرح تمام نفی همین قول فقه و جماعتی درین با و نظر بر اوله و یقین سکوت نموده اند در لعن البته اصاعت وقت اشتغال است بیافانده و به قول حضرت امام عظم سلم آنست که امام احمد بن حنبل بخاری را زین عمر روایت کرده که رسول صلی الله علیه و سلم را شنیدم که میگفت اللهم العن فلانا و فرایة عنه اللهم العن اباسفیان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم العن سهیل بن عمرو اللهم العن صفوان بن امیه فترکت لیس لك من الامر شیء او یعوب علیهم و بعد از بهم فاکهم ظالمون قال البخاری فقیب علیهم کلهم و در البخاری عن ابی هريرة و جماعت دلال آنکه حق تعالی رسول خود را از لعن کفار منع کرد و فرمود که درین کار سخن گفتن و بدعایمیرسد انقیاد مر خدا ره است اگر خدا خواهد آنها اسلام آرند و توبه کنند

قتل کند و اگر چه بد کند و سرور دارد و آنها را عذاب کند بجهت آنکه آنها طاعتان اند و بعضی را دایمان
 مسلم آید و که علق نکوان اهل بیعت و چون از آن سرور غدر کردند و مندر بن عمر و انصاری و غیره
 سفاک کشتن از فرزندان بنی امیه هم جمیع قتل کردند آنحضرت سلی اسد علیه و سلم است غم المردود
 و بر آنها لعن میگردد و از زبان این آیه نازل گشته و لعن ممنوع شده مروی است که پیغمبر علیه السلام فرمود
 فرمود و گفت یا محمد سلی اسد علیه و سلم ان الله ما جعلك باعنا و لا ساءا با انما جعلك رحمة للعالمین
 لک ملاک است یعنی ترا من تعالی برای لعن سبقت داده است برای رحمت فرستاده است و
 در هیچ الما لغت که هیچ کتب و انض است مرویست که چون امیر المومنین از اصحاب خود شنید که از
 شمار لعنت میکنند فرمودانی آنکه ان نکونوا سبائکین یعنی من کرده میدارم که شما سب کننده
 باشید و چه جز این است که چیزی روایت کرده که قاضی ابویعلی در کتاب خود متذکر الاصول است
 از رسول بن ابی نعل روایت کرده که گفتیم پدر خود را که ای پدر مردم گمان میبردند که ما مردم یزید را
 سیدایم احمد روایت گفت که اشی سب سبکایان بجا آورده باشد او را دوستی یزید بگوید و او باشد
 چرا لعنت نکرده شود و بر کسیه خبر و بی کتاب خود لعنت کرده گفتیم در قرآن کجا یزید لعنت کرد و
 لعنت فعل عیستوان تالیف توان نفس در افی الارض و تقطعوا ارحامکم کلکم ان الله
 لعنهم الله فاصحهم و اعمی ابصارهم یعنی قریب است که روگردانی کنید شما ای مردم و فساد کنید
 زمین قطع ارحام کنید و گفته که این آیه در بنی هاشم و بنی امیه نازل شده یعنی مردان و عبا سیان که در
 خلافتها کردند و فساد نمودند و قرآن امیر المومنین علی رضویا این تاویل است که شما بدان تالیف ضم و
 را و کسب لام بنی للفعول یعنی ان قلیب تو را یا ایها الناس لاه جازه خرم هم فی الفتنة و ما یجوز
 ان یثاب الذین لعنهم الله فاصحهم و اعمی ابصارهم یعنی ای مردم و تنگی بر شما باشد ان طاعتی باشد
 طریب است که شما همراه شان و فتنة و فساد بر آید و و کاسی آنها کنید آنها باشند که لعنت خدا بر آنها
 باشد که و اگر خدا آنها را از حق دلیل بگیرد اگر حق تعالی در قرآن بفرماید ان الذین یؤذون
 الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا و الاخرة فاصحهم است که مرا و از این خدا ایذا را و اولیا خداست

بحدت صفات یعنی یوزون اولیاد الله و رسول و درین صورت عطف رسول قبل عطف خاصیت
 بر نام برای زیادت ایتام باشد عطف جبرکین بر ملا که در بیان تاویل است حدیث قدسی که مختار است
 روایت کرده قال الله تعالی من عادى لی ولیاً فقد اعد الله له النار و انما جعل الجنة لمن اصابها
 و رسول باخباری بزرگ برآید پس ایضا نام حسین علیه السلام که در شریعت و دنیا و آخرت است ایضا حدیث
 و نیز ایضا رسول صلی الله علیه و سلم ظاهر حدیث رسولی فرموده صلی الله علیه و سلم فاطمة یضعه منی
 اما اهلها و یوسفینی ما اذا هانت علیهم فلیعینی فاطمة یار و است از من آنچه خوش میگذرد و را خوش میگذرد
 و ناخوش میگذرد و آنچه ناخوش میگذرد و را و اخرج احادیث و احکام ان الله عز وجل یحب
 اولاد من احب الله من احبهم فقد احبهم و من احبهم فقد احبهم و من احبهم فقد احبهم
 و احبهم و غیره و درین حدیث حسین بن علی بن مرتضی بن علی بن مرتضی بن علی بن مرتضی بن علی بن مرتضی
 و غیره از انس بن جابر روایت کرده ان ابنی هذا یعنی الحسین یقتل بارض من ارض العرب
 یقال لها کربلاء من شهد ذلك منکم فلیضعه منی و احادیث و احکام ان الله عز وجل یحب
 حسین علیه السلام ایضا آن سرور است صلی الله علیه و سلم و آن ابن عباس مرویست که این آیه و در
 عاتقه و نازل شده و فیکه منافقان بروی تهمت کردند و قضیه فارس ازین جمیع معلوم میشود که سرکار
 اهل بیت پیغمبر را ایذا کرده ایذا پیغمبر کرده و ایذا خدا کرده و مستحق لعن شده و چنین است حکم یکجهت
 پیغمبر را سب میکند رسول فرموده صلی الله علیه و سلم الله احب الی لا یجود و هر چه ضامن است
 فمن احبهم فحببهم و من احبهم فبیعتهم فیضعه منی و احادیث و احکام ان الله عز وجل یحب
 فیو شاک ان باخذ دواء الفرس فی عین عبد الله بن معقل و نرندی و عالم این بر بریزد من این
 علی علیه السلام روایت کردند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم را فرموده شدند سلاطین بنی امیه بر سر
 آنحضرت زین امر ناخوش و رنجیده شدند برای تسبی آنحضرت صلی الله علیه و سلم ان الله عز وجل یحب
 ان انزل الله ولیة الله لیللة القدر حسین من الف شهر لکلبای بنی امیه نازل شده و قاسم بن ابی لطف
 اشاکر در سلطنت بنی امیه هزار ماه بود که در نه زیاده یعنی یازده سلطنت نرید انقضای سلطنت

مروان بن الحارث را دو و یکصد سال شده ازین حدیث هم معلوم میشود که از یزید و دیگر مر و ابی
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم را ایذا رسید و بیل دیگر آنکه قوله تعالی الذین بدلوا نعمه الله کفرًا
 واحملوا قواهم داالاً و اذبحوا و حملوا و بیل القرا دان مرو و ابی از ابن عباس رضی روایت کرده
 که از عمر بن الخطاب رضی ازین آیت پرسیدم که آنکه کتبتند فرمودند که لا یخجلن من قریب نبی الله صلی
 و نبی اسبیه اما نعم غریه و کففتیم و یوم بدر و اما نبی اسبیه فتعول حتی حین یعنی مراد ازین آیت
 دیگر آنکه اندام ترین نبی اسبیه و نبی غریه نبی غیر در روز بدر متاصل شدند حق تعالی شمار از ایشان
 کفایت کرد و نبی اسبیه چندی در دنیا فرصت داده شده اند و همچنین امام نبوی قول عمر رضی روایت کرده
 و ابن عمر رضی و ابن مسعود و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر
 و بیل دیگر قوله تعالی و عبد الله الذین امنوا منکم و علموا الصلوة لیتخففوا و الا یرض کما استخلف الله
 من قبله و لکن الله دینهم الذین اتوا منکم لیس فیهم من بعد خوفهم امنا لیس فیهم من لا یشرک
 فی منیاء و من کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یعنی وعده کرده است الله تعالی کسانی که ایمان
 آورده اند یعنی از شما بجهت اعمال صالحه کرده آنکه خلیفه گردانیم آنها را در زمین چنانچه خلیفه ساخته بودیم آنها را
 که پیش از شما بود یعنی چنانچه بعد موسی و یسوع بن نوح کاتب فرقیل علیه السلام خلیفه ساخته ایم و این
 موسی را تأیید کردند و عالم را با صلح آوردند و همچنین بعد محمد صلی الله علیه و سلم بود عمر و عثمان علی رضی الله
 عنهم خلیفه سازیم و قدرت بهم فلما را برتر و بیج دین شان کرده از ان احسنی شد و اختیار نمود و بیل
 کنیم من اجد خوف شان انکفار تا عبادت کنند مرا و شر یک نشانند با من چیزی نمی گیرد و هر که بعد ازین
 کافر شود پس بنا فاسق و حاج باشد از حکم خدا ابو العالی گفته که رسول صلی الله علیه و سلم بعد بخت ده
 سال در مکه با صحابه دار کفار در ایذا بود و امور بود و بعد بخت بر امور شد و هجرت سوی مدینه و قتال کفار
 پس آنرا در کمال خوف بود و مذ که یک م از سلاح خالی می بودند چنانچه بعضی مردان میگفتند که هیچ روز بربا
 نمی آید که ما من باشیم و سلاح نیمه ازمان این آیه نازل شد و ابن ابی حاتم از ابن عباس رضی روایت
 کرده که این آیه نازل شد و فیکه مادر خوف شد و بودیم پس حق تعالی وعده خود را انجام داده بخت

[illegible]

از اهل بیت نبوت امانت کرده و بی حرمت کردن ناموس آن سرور را و لشکر بردنیه فرستاد و غارت کرد
و مسجد رسول صلی الله علیه و سلم که در فضله سیستان ریاض جنت خراب کرده در واقع حربه چیز را کرد که
ازمان از میان آن کوتاهی میکند و تحقیق بر بیت الله زد و عبد الله بن ابی رباح که نواسه ابو بکر و پسر بن عبد الله بن
بود کشت خرنده از حسان و ایت کرده که چنان کی از غلامان یزید بود کسانی را که در پیش کشته یعنی اصحاب
و تابعین یک لکمه دست نهرا کس در شمار آورده و سلم روایت کرده که و قیل که حاج عبد الله بن ابی رباح
اسما بنت ابی بکر گفت که رسول فرمود صلی الله علیه و سلم و تحقیق کند ابا و عبد الله فاما الکذا
قرینه و اما البیضاء فلا اخاذک الا باه قال عبد الله بن جهمه الکذاب هو الخوارج ابی عبیدة البکیر الکاج
ابن جهمه یعنی ملاک کننده مسلمانان حر و دیت که یزید روز یک حسین علیه السلام کشتیم تا خوانند
نختر که مضمون آن نهیا آنست که امر و از آن محمد صلی الله علیه و سلم اتمام کرده ام از روز بدر
آن ایاتین بریت سست و سست من جندب از لطف من بنی احمد ما کان فضل
و خمر احوال گفت گفت فان حرمت یوم اعلی درین احوال فضل با علی و بن جهمه و ابی محمد و ابی محمد صلی الله علیه
سلم را بر بنبر با سب بگرد و در میانین هزار راه درین گمراهی فرصت یافتند بعد از آن حق تعالی از آنها
انتقام کرد و چنانچه از قاتلان نجیبی این گمراهی اتمام کرده بود آنکه کسی از آنها باقی نماند و دیت که سب
حضرت امام حسین یزید بر سر نهرا کشته و بر صورتی اهی فرو دادند بران صومعه مرقوم بود دیت
الرجوات قلت حسین شفاعته جد و بنی الحصاب انان اهب برید و ملائین
که نوشته است گفت از قدیم مرقوم است نید اتم که ام کس نوشته است غرض که کفر یزید از روایست
اثبت میشود پس اوستی لعن است اگر چه درین گفتن نماند دیت لیکن احب منی فی الله تعالی است
والله اعلم

کلمات قدسیه

بسم الله الرحمن الرحیم بعد و صلوة بدانند بر قدر که اوقات در ترویج نسبت حضرت مسیه آید از
عینیت با شمر و طالبان خدا را از جان عزیز تر باید دانست چون مایه کمال نشاء و مروت

زمانه اگر کسی اندک توجه بجای خدا میکند سیف حق بکات فروزن از دمی عیسی علی ابان ابریار تنگناش از سر
مشغول بخدا بایکده چشم شوقی انشا الله تعالی براه رست می کار دوخ و بجز تمام با تاج س: من اصفا
از بیعت زمانه عیسی مسومری اوقات از خیالات و ترک محاسن باغیا رسته و بطن در نفس خدیو و بطن
در حق با اثر اناس استقامت باید فرموده الاستقامه فوق الکرامه است ثباتش بر باب است فرمود
تو در حق بجز این آن که بر وازد بجای جان چو تو باشی بجان که پرواز الله معکوا ایند گفته و کش
امثالکم والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته و الحمد لله والصلوة علی رسول محمد وآله
اللهم اغفر لى والاخوان فی الدین و فی الارض و فی ایاهم کمال متابعه سید المرسلین و موافقه
صلی الله علیه وسلم فی اعط العلمین امین یا رب العلمین -

وہیت نامہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي خلقنا من اصلا بالمسلمين ارحم الراحمين
معته سلا لانياء وافضل الرسل والانبيا من هو الاية الاكبرى لمقبر ومن هو النعمة
العظمى لغنم وصل الله تعالى عليه والواحد اربعة اتباعا جميعا لشكر على ما هذا في الاشكال
واحيانا عليه وفيه لا قداس او اسر عدا له الصالحين ولو ليا ليه الكاملين حفظا في الفسحة لعمه
الفاروق في التقديس المذكور لاف المائتين السيد السند محي الدين عبد القادر الجيلاني
غوث التقدير في السبب الفاضل الكما جميع الدين حسن السجدة رضي الله عنه عن
اسلافهم واخلد لهم جميعا من ارجوا من فضل تعالى ان يميته على اتباعهم وفتحهم ويطهرهم
في دار القرار وما ذالك على الله بغير ريب بعد از سر و صلوة في حق محمد شاو الله تعالى في يوم
يأتي بني مؤيد كعمر ابن عاصم بن عثمان و ما ليه و يقين كد عبارت از مرگ است بر سر آمد و قضی نگذاشت كمر
چند بطریق و بعثت برای اولاد و احباب می مؤيد كد رعایت نصی از ان برای ذات فقیر بقصد و ضرورت
و برخی از ان برای وستان و فرزندان ضرور و فقیر است از نوع اول از انایت و احسان كد در حق
از انها خوشد و خواهم شد حق تعالى جزای خیر خواهم داد و كد به دعا قابت و استغفیر تا هم شد و از نوع اولی

رعایت خواهند کرد و آن در دنیا و عقبی یک خواهند دید و گزیده نتیجه خواهند دید نوع اول آنست که
 در مجیزه و تکلیف و غسل و دفن عایت سنت کنند و در چادر زالی که حضرت ایشان شهید صلی الله علیه و آله
 فرموده بودند در آن تکلیف نمایند و عامه خلاف سنت است ضرورت نیست نماز جزا و بجا است که در امام
 صلوات مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکنه یا حافظ میر محمد بجا آرند و بعد تکبیه اولی سوره فاتحه بخوانند و بعد
 مردن من سوم زبوی مثل من و بسنم و بیستم و ششم ششمانی برسی بیچ مکنند که رسول الله صلی الله علیه
 و آله و سلم زیاده از سه روز ماتم کردن جایز نداشته اند و امام ساخته اند و اگر گریه و زاری زمان باشد
 بلیغ نمایند در حالت حیات خود فقیر ازین چیزها راضی نبود و با اختیار خود کردن از کلمه و در دست و ستم
 و آن استغفار و از مال حلال صدقه بفقرا باحقا ادا و فرمایند که رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 الميت فی القبر کالعراق المتغوص بنظرة عقی ما تلقه عزاب اوج او صدق بقدر بدردن این
 و ادای دیون من که دشمن بلیغ نمایند فقیر و حیات خود نصف و وضع تنگه و مالک نصب که در
 ملک خود دشت آنرا بشت سهام قرار داده سه سهام بود الله کلیم الله دو سهام مصفوه از دیک
 سهام بفلان و دیک سهام بفرزند آن فلان و دیک بفرزند آن فلان و فرخته سلفش خشنده هر یک از
 مالک حصه ساخته بود لکن تا دم زینت خود و حصول پنج حصه با و لاد هر دو دختر میدادم و باقی را
 سه حصه کرد و دیک حصه برای پنج خود میداشتم و یک حصه بفلان و یک حصه بفلان میدادم بعد مردن
 من هم تا وقتیکه دین من ادا شود همین قسم تقسیم کرده حصه من بفرزندخوانده من میداده باشد و این
 میردین بفرزندخوانده من ادا کرده مراد و در فراغ الذمه سازند تفصیل قرضها که در ذمه است در بنده
 اخراجات و زمره آنکه نوشته ام و چینه های مهری من نزد قرضخواهانست و ادای آن تا و آن
 تمامند و همیشه شریفه حضرت شیخ رضی الله عنه را هر یک بقدر خود خدمت کردن لازم بود
 دانش علی الموسی قد لا یكلف الله نفعا الا و سعما فقیه در سال تمام ده من گندم و پنج شش
 و سه نقه بایشان میدادم ازین قرض نشود ده بیکه زمین چاه میدانی و والد الله و لیل الله از
 طرف خود برای مرز لالین وصیت کرده بود بایشان میرسد و من از طرف خود بیکه غلام

زمین چایی فرسوخ از وضع نگه جای ایشان مقر فرموده بودم لیکن ایشان بران تفسه نکرده اند که
 گندم و یکه و پیر نقد و راهب با نشان سیدیم درین هم قصه و نشود و موضع نگه سیراث به پوری حدیث
 من نیست محض قصد حق حضرت مرزا صاحب شهبه دست ضعیف اند و راهی خدمت ایشان
 تفسه نمایند نوع دیگر که برای پس ماندگان سفید است که دنیا را چندان مستعبر ندارند اگر کسی
 در طفلی و اکثر جوانانی میزند بعضی به پیری میرسد تمام عمرشان هم در اندک فرصت مثل ما میرو
 بنده اند که کار رفت مسامله آخرت که انقطاع پذیر نیست بر سر سبزه سخنانی میفرماید اذ الشما لهطل
 الی قوله عملت نفس ما قدمت واخوت المبی باشد باین لذت قلیل که آنهم سیح کشی بیشتر شود
 لذات قوی دائمی را بر باد دهد و بالآمال مادی گرفتار شود و لغو و بانه ناپس بجایگاه مصلحت و
 مصلحت نبوی با هم متعارض شود مصلحت دینی را مقدم باید و پشت کسیکه مصلحت دینی را مقدم
 میدارد دنیا هم بر وفق تقدیر بوی میرسد رسول فرمود صلی الله علیه و سلم من جعل المصوم همما
 واحدا هو اخرته کفی الله هو دنیا یعنی هر که مقاصد خود در یک مقصود و خسر سازد مقصود
 آخرت منظور دارد و کفایت کند الله تعالی مقصود دنیا را و او کسیکه مصلحت نبوی را مقدم دارد
 نگاه باشد که دنیا هم در دست ندهد چنانچه بیشتر درین باشد همچنین است پس خسر دنیا و الاخره شود
 اگر دنیا دست دهد در اندک فرصت و ال پذیرد و خسران ابدی لاحق شود فقیر بختیم خود را در
 مردم دادیده که بدولت سیدند باز از آنها اثری نمانده فقیر و برادر فقیر و پدر فقیر و جد فقیر خدمت
 تقاضا بطلبند هر چند آنچه بخواهند حق این خدمت از ما دانسته و خصومنا ازین فقیر بختیم که بیشتر
 عمر در زمانه فاسد تریافته از بخت نادم و مستغفر ام اما بجز الله تو به طمع ازین خدمت نکرده
 و از اکثر بنای روزگار نوعی بخوبی کردم احمد سید علی ذلک از بخت افضل آتی امید مغفرت دارم
 مقصود صلی در نیت فقیر همین است اما بیکت همین عمل جمله مسلمانان بلکه هنوز هم هر کس که ملاقات کرد
 معزز داشته و غنیمت شمرده و اگر نه علما بهتر از من موجود اند کسی نمی پرسد و از باطن کسی دیگر از
 چه خبر است این لیلیست بر آنکه اگر مصلحت دینی را بر دنیا مقدم داشته شود دنیا هم از وی گرفتار

نبیه و مضرعه مید بر زبان مرا متقی پس از شرف نمان من کسیکه خدمت قضا اختیار کند
 طبع و خاطر داری ناخوش را داخل نمید و بر دایت معتبر نیستی چنانچه از حلیه تقدیم بصلحت و منی بصلحت
 دینوی آنست که در شاکت دیناری استظور دارد چون درین مانه درین شهرند پس انضر
 بسیار شیوع یافته است شرفا بیشتر بر علو نسب با رفاه و عیشت نظر میدارند اول عایت من باید کرد
 یکی رفعتی یا ستم بر نفس اگر صاحب دولت و عالی نسب باشد نباید داد و زیادت سواى دین
 تقوی هیچ کار نخواهد آمد و نسب را نخواهند پرسید عمو که درین اهلان این فلان چیزی نیست
 و دولت اعتبار ندارد که شوق از دولت است المال غایب و هیچ و دیگر باید دانست که اکمل
 الاکملین از نوع بشر بلکه از ملائکه هم سید المرسلین محبت صلی الله علیه و آله و سلم هر کس بر قدر بان
 مشابست بهم رساند در باطن ظاهر و صفات جلی که کسی علم و اعتقاد و عمل و عبادات اکمل
 بمان قدر کامل باید دانست هر کس در مشابست در چیزی از ان قاصدست همان قدر و بر آن
 باید دانست لهذا محبت کمال اتباع سنت سینه که اولیای نقشبند یا امتیار کرده اند گوی مسابست
 برده اند و همین کمال مشابست بجهت کمال متابعت دلیل است بفضیلت نشان اگر محبت قاصدست
 از کمال متابعت انجناب کوتاهی کند و برادای و اجبات ترک محرمات و کرمات و مشبهات و عبادات
 و عادات و معاملات مخصوصه در معاملات قناعت کند انهم بسیار غفیرت است گوشت نوافل و ایان
 مستحبات کمال اشتغال بنین و عبادات و عادات از و میر نشود رسول فرمود صلی الله علیه و آله
 و سلم ان اتقى الشیء ما استبى الدینه و سرضه و من وقع فی الشبهات وقع فی البیض
 ایست فی الصبیحین یغفر ما یان اولیا الله المتقون نیستن و ستان خدا اگر متقیان نشود
 عبارت از ادای اجبات ترک محرمات و مشبهاتست ناز که نوافل و ایان مستحبات و محرمات
 بر زائل نفس است از نفاق و عجب کبر و خند و حسد و ریا و سمع و طول الی و مرم و دنیا و مانند آن
 بعد از ان محرمات که بافعال جوارح تعلقی دارد و در کتب فقه مبین اند و اگر محبت زین مرتبه هم کوتاهی
 کند و از شومی نفس و شریطان مرکب محرمات شود پس اینچ املاف حقوق العباد باشد از ان

باید کرد حق تعالی کریم است پیران عظام شفع انداخته ایست و مستحق العباد و شش نمی آید
 آیات و احادیث و در باب بسیار اندامین به قیمة عمل آن نتواند شد حدیث المسلم من سلم المسلمین
 من لسانه ویدیه و حدیث ان محب للناس ما تحب لنفسك و تکره لیه ما تکره لنفسك
 در اینجا کافیت **شعر** مباحث در پی آزار و هر چه خواجوی که در شریعت مانع از برین گناهیست
 یعنی غیر ازین مثل گناهی نیست و دیگر انصاح که برای دینی دنیا مفید است آنست که از اتباع نعم
 و زین و منکر و نوکر و غلام و کنیز و رعیت تا هر یک چنان معاشرت باید کرد که آنرا رضی باشد
 و دوست دارند و از کثرت اخلاق و تمجاری و عدم تکلیف لا یتطاع و رعایتها بجان گرفته و به
 اگر آنکه بعضی از آنها از حسد یکدیگر اگر ناخوش باشند آن معتبر نیست مقبولان خود را از ادب و
 فرمانبرداری و خدمتگذاری مبری دارند مگر در آنچه بمعصیت است مگر لغز رسول فرمود علی علیه السلام
 و سلم لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق و باقران خود را از فرمانبرداری و فرمان
 بهم معینان و هماینان با خلاص من محبت و تمجاری و تواضع باشند دنیا جای مناسب برای مالت
 دنیوی با هم تقاطع کنند هیچ خانه بر باد نشده مگر و قبیله با هم سناخت و مخالفت کردند و اگر کسی
 اندیشه دشمنی باشد آنها را با احسان نکوی نرسند و درنگون باید کرد نسبت آسایش و گنجینه
 این دو حرف است + باد وستان تملطف با دشمنان ما را اذ قال الله تعالی اذفع بالحق
 هی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوة کانہ ولی حمیم و ما یلقها الا الذین صبروا
 و ما یلقها الا ذو حظ عظیم و اما بنزعک من الشیطان ترخفاست عذبا لله
 هو السميع العالم یعنی دفع بی کنی بخصیلتی که نیکوترست یعنی بدی دشمنان به نیکوی آن
 با آنها از خود دفع کن پس ناگاه شخصی که در میان تو و او دشمنی است دوست و محب خواهد شد و می کند
 آنچه پیشتر مکرر گمانیکه صبر میکنند و مکرر گمانیکه صاحب نصیب بزرگ اند و اگر دوسو سه شیطان را درین
 کار مانع شود او خود بخواند پناه جوی بخدا پرستید خدا سمیع و علیم است آیین حکم در حق کسی
 که با دی برای دنیا دشمنی و ناخوشی باشد اما با کسی که فاصلا با دی دشمنی باشد مثل نفس

و خواب و مانند آن از آنها موافقت کند تا که از عقائد فاسد و توبه نکند اگر چه بد ریای پیر باشد قال الصمد
 تعالی باینها الدین امنوا لا یخفد واحد وری و عدد که اولیاء الی قوله لا تنفکوا احکام
 ولا اولادکم یوم القیامة یفصل بینکم ورفاندان فقیر همیشه غنا شده آید و آنکه در عصر
 ممتاز بود و نازخاندان فقیر احمد اسد این دولت بهم رسانیده بود و خدایا بایم زد و رحلت کرد و دل
 و صفوة الدین را هر چند خواستم تحصیل این دولت تن نداده و حسرت اینقدر عبارت فتاوی که نمیشد
 اعتبار ندارد و بایک خود دوم درین امر اگر توانست که ششش کند و فرزندان خود را سعی کند که اینست
 لازول کسب نمایند که هم در دنیا و هم در عقبی شمر برکات است علم عبات است از دانستن حسن تعبیر
 و اخلاق و احوال و اعمال که علم عقائد و علم اخلاق و علم فقه متکفل است این علم به دن در یافتن
 اولاد از قرآن و حدیث تفسیر شرح احادیث اصول فقه و در یافتن اذال البعین خصوصاً آنکه
 از بعد از محمد اسد و لغت و صرف و نحو صورت نمایی بنده و در اکثر فتاوی بعضی روایات بی اصل
 نوشته اند و در یافت حال صحیح و تقیم مسائل بدون اینهمه علوم نمیشود درین علوم سعی باید کرد و خواند
 حکمت فلاسفه لاشی مضرت کمال و در ان مثل کمال مطربانست در علم موسیقی که موسیقی هم
 از فنون حکمت ریاضی مگر منطق که فایده همه علوم است خواند آن البته مفیده است +
فصل چهارم در کتاب حضرت مولانا شاه ولی اسد میث دهلوی رح

بسم الله الرحمن الرحیم

مکتوب اول بنام فرزند صاحب - فدای عزوجل آن تیسیم طریق احمد پدیمی سنت نبوی
 دیگرگاه دهشته سلیمان را منتفع و مستفید گردانا و از فقیر ولی اسمعیل عنه بعد سلام محبت شاکر شرف
 منیر منیر باد و صیغه شریف که ششون بود انواع الطاف و درود فرمود و فقیر زاده شفتت سامی نشسته
 این فقیر و اولاد او فقر نمود و احمد که اهل الین در اندگان کینند ازین مروت قها مستحکم گرد و دوا حسن اسد
 الیکم ذکر که اسم تعالی منیر عنه بابت آمدن و زانی و نیامدن او اشارتی رفته بود و مخد و مافتره تا فیکه
 داعیه الهی برای چیزی دارد و نشود حقیقت آن حال فی شناسد تا حال بیچ داعیه نشده است نظیر و تحنین

اول السلام - برادر میان اهل ائمه شفا یافته اند لا قبل از جراحات باقیست امید داری نیست که
 آن نیز بهتر شود و از جانب فقیر که فقیر آنجاست برده کرده هستند ازین سبب نامه علیحه نوشته اند
 که سبب تحکم بنحو محمد امین و تحقیق محلی از نسبت آنحضرت تعبیر وجود موهوبت بیان تقلید آنحضرت
 نمی‌بوی از مذاهب فقهائو ائمه اربعه برادر محمد امین اگر رسیده بشود و چند سوال کرده بود و چون
 آن بن احوال و تفصیل نوشته شد سوال اول آنکه نسبت بانست کدام طریقه از طرق مشهور
 شایسته ترست گفتیم در افشغال طریقت و صحبت متصل تا آنحضرت صلی الله علیه و سلم اقوی در اتصال
 من طریقه نقشبندیه است در نسبت باطنی است ای من بطریقه حیلانیست زیرا که اصل در طریقه نقشبندیه
 حفظ صورت و بنیة حضرت حق است در هر که هر آدمی اشارتی با آنجانب قطع است آنصورت احوالیست
 و بنیة حضرت حق است این طایفه آنرا واسطه گرفته اند تا بران مواظبت کنند و هر وقت که خواهند
 از ان اشغال کنند بحقیقه احوالی و اصل در طریقه حیلانیه تذیب مع و سرست تا چون مذهب شدند
 سر وقت آنرا اعمال کنند معرفت محلی اعظم میسر شود و در سجاده و غلافت شارات تلف بحال خلف
 اقوی نزدیک من طریقه حشینیست اقوی نزدیک من باعتبار دلیل کتاب سنت اشبه باصول
 طریقه صبی طریقه سرور ویه است اگر چه فقیر را مناسب با طرق بسیارست اما این چهار چیز ازین چهار
 طریقه استفاده کرده ام جزئی الله اعلم فی الخیر از فائده دیگر زاید از جواب میگویم که در بعضی اوقات
 مراقبه حاضر کرده شد بر من ابدا و مرا آنحضرت عرضی الله تعالی عنه و حبیب هر یکی نوری یا فخر
 که آن نور غالب شده است در بابت پیدا کرده جمعی که دو صد کس باشند یا زاده و آنرا استوارت
 یا فخر یا معنی چه و آن با اصطلاح آنقطه محبت است اگر چه گاهی باعتبار دنیا باشد و گاهی باعتبار دیانت
 و علم و دیدم که آن نور بطریق وراثت نسبت بن انتقال کرده است سوال دوم آنکه صوفیه فرموده اند
 که همه نمای بشریت بود موهوب سید بنده موسی اندر دخت آتش دید و سبز تر شد آتش از آن
 شمعوت جسم من و صاحب دل و انجمن انوار یعنی فای بشریت وجود و موهوب
 چیست گفتیم اتفاق ملام و صوفیو واقع شده است که نبی آدم بر سه طبقه مخلوق شده اند آنکه طبعی و

غالب ترست آنکه نفس سبیه او زود را و ز ترست آنکه نفس نطقه او ترست پس آن دمی که ابتدا
 حال مغلوب یکی از این نفسها خواهد بود یا مغلوب و نفس بر اسی که آن غالب میکشد و هر دو چون تو بر کرد
 استعدادهای شرع را عقل خود جدا داد و احکام شرع را در جمیع احوال خود پیش گرفت و او را باستی نماز الا بعد
 اجازت شرع چه در باب سعید چه در باب شهید و شریعت و فانی شد و شرع و نفس او شرع باقی ماند و حدیث
 که یومین احد که منی بیکون هوا تبعاً لما جئت به اشارت همین مقام است چون از این مقام تر
 واقع شود و محبت حضرت حق و دوام توبه با و لازم گرفته و مغلوب آن شد و او را باستی نماز الا بعد
 بی کفایت قبله نماند توبه و انجذاب خاطر او را الایمن یعنی در حق و باقی گشت بخت و اینجا دو راه پیش آید
 یکی راه نور القدس و محراب ربان آن شاهراهی است بذات محبت و دوم راه توحید افعال و صفات و
 احتمالاً اشیاء حقیقت آمده و طلوع آن از کوه انانود و انانوس موجودی بعد از ان استقلال حقیقت
 واحد و خیال خود بعد از ان تمام هر دو راه یا یکی می آید یا هر دو را با آنکه هر لطیفه یکی دارد و حکم یکی حکم
 دیگری را از محبت میکند و مناقب آن تفرقی اندازند در میان ظاهر و باطن این شخص است در کار
 او دل یا یار و جوارح و نفوس شش کارهای مناسبه آن میکنند و سیر روح کیفیت اتصال شرف میشود و یا
 بلطیفه غفیه بعرف حقیقه واحد و شرف میگرد و این او چه بود و یوبه گویند و این در سبب اشاره است
سوال سوم آنکه حق تو در مسائل تقیید کرد ام مذنب است گفتیم خیر اسکان جمع میکنم در مذاهب
 مشهوره مثلاً صوم و مصلو و وضو و غسل و حج و منی واقع میشود که محال مذاهب میگردانند و عند تعذر
 الجمع باقوی مذاهب از روی دلیل موافقت صحیح حدیث عمل فرمایم و خدا تعالی انبیه فرموده است که
 فزق در میان قوی و ضعیف کرده شود و در قوی مجال استغنی کار میکنم نقله هر مذنبی که باشد اولاً از مذاهب
 مذنب جواب بگویم خدای تعالی هر مذنبی از این مذاهب مشهوره معرفی داده است الحمد لله تعالی -
مکتوب ششم نیز خواججه امین در جواب بعضی سائل بسم الله الرحمن الرحیم مع غفر الله
 خواججه امین سلامه تعالی - سوال کرده بود که لطیفه غالب من بین لطافت من که ام لطیفه است
 لازم شد که آنچه در دل ازین باب القا شود ذکر کرده آید - باید دانست که لطیفه قلب هر چند یک

لطیفه است اما در وجه طبقات شش دار و دومی دار و بجای دومی دار و مایل نفس شهویه و دومی دار
 مایل نفس سبعیه منبع آن نزد دل منسوب است طبقات است از طبقات دل دومی دار و چو مندر برنج و پنجه
 روح نیست در وجه طبقات شش دار و دومی دار و متصل قلب دومی دار و متصل نبض و القدر دومی دار
 لطیف نفس و آنچه از میان لطائف عزیزش را الیه بقوت و استقلال قیاز دار و دومی است از وجه که
 برنج نزدیک است دومی از وجه روح که قلب مایل است پس غالب است اسد اعلم که ملو بفره
 طهارت و عبادت و نسبت او سیئه و یاد داشتی که غالب بر انس باشد و محبت اهل الله بود انس و الفت
 بیشتر بود و فتح کار این عزیز ازین چیزها و مایه سبیلین چیزها باشد انشاء الله تعالی و اگر اتمام سیر لطائف
 مقدم است آخر کار رجب بهین چیزها باشد استقرار در بین موطن - مکتوب مفقودم بخواجه علمین
 در دفع شبهات مکتوب حضرت معبد و قدس سره که در باب فلت حصولین مرتبه غلیم باحضرت
 سلی الله علیه و سلم بواسطه بعض افراد است نوشته اند و از ان منبر مرا نفس خود داشته اند -

برادر عزیز القدر خواججه علمین اگر سه الله تعالی بشود - سوال کرده بود که حضرت شیخ معبد و قدس
 الله تعالی سره العزیز و مکتوب نمود و چهارم از جلد ثالث غیر آن نیست تفسیر کرده اند با آنکه آنحضرت را
 سلی الله علیه و سلم بعد هزار سال بواسطه بعض افراد است مقام فلت حاصل شده و دعای الله صلی
 علی کما اصبحت علی ابواهییم ستاب گشت باشاره مفهوم میگردد که مراد از ان فرد ذات حضرت معبد
 و این مقدمه بظاهر مورد اشکالات کثیره است از آنجمله آنکه توسط فری از افراد است و حصول مقام فلت
 که از اعلی مقام است منزله فضل و بر ذات حضرت خاتم الانبیاء علیه الصلوات و التسلیات حضرت
 معبد و نه متعددی جواب این اشکال خود شده اند که خدام و علما اگر برای سولی و خدمت لباسی فاسد
 طیار گشتن هیچ فری اینها را لازم نمی آید و فیه انیه و از ان جمله آنکه در حدیث صحیح وارد شده است که ان
 الله اتخذ فی خلیلا کما اتخذ ابواهییم خلیلا و این حدیث نص صریح است در اثبات فلت
 مرا آنحضرت پس قول بعد موصول آنرا تریه الا بعد هزار سال مخالف حدیث صریح صحیح باشد گفته نشود
 که مراد از این فلت که درین حدیث وارد شده مطلق محبوبیت است نه فلت مصطلحه فلا اشکال بر آنرا

بخت ابراهیم ازین تا دلیل با می کنند پس درین سلسله آنچه نزد تو تحقق شده باشد بنویس باین سبب بخاطر
 رسید که هر چه در حالت اجتهاد تو فوق تخریر آن یاد بنویس. باید دانست که کشف ابله است و راست و درست
 ولیکن بعضی اوقات حقیقه الامم بطریق اجمال درمی یابند و در بعضی اوقات تفصیل و در بعضی اوقات شیخ
 بشیخی و در بعضی اوقات بغیر سحابت مستبحان کلام صوفیه لاچارند از دانستن اجمال تفصیل و اغراض نظر از اجمال
 که قابل ادرسیان کلام محل مفصل می باشد پس ناشناختن آن را که در هر طایفه از زمان فعلی دیگر نمیکنند و درین
 زمان فعلی دیگر در میان مردمان مفتوح شد چون در حضرت قائم علیه الصلوات و التسلیات سبب
 علو مبارکین ایشان در علم فقهی که بردست ایشان بر مردمان القا شده است سبب ظهور و اشتغال و
 بنوری که از محراب بیت حضرت ایشان سیمه آورده و لاسباب اخروی از طریق ان تحمیسها باعتبار و بخوان
 خطیره القدس و شمع آن روپوش آن منظره آن و تمثیل و صورت هر چه ازین قبل متوال گفته شده است هر
 چه که در عالم پیدا شود و دوبارگی بر روی کار می آید ضمیمه خطیره القدس میشود و سبب اجتماع برت نفس
 بنی آدم که طبقه بعد از پدید می آید تا ابله است که این امر را اجمالاً دراک کنند و باین نقطه تعبیر نمایند که این
 کمالات کمال آفتاب حاصل شده است و تفصیل این کلام و ابغای حق آن آنست که گفته شود که صلوات علیه
 القاضی که در دست بعضی شروح و تفاسیل و مکتوس قبل اعظم در هر عصری پیدا شود و فشار آن محراب است
 باشد اگر کل آن محراب آن نور محمد و بمنزله شعلی تجلی اعظم و شایع اعراض آن جوهر انوار گردد و آن ظهور
 نور دست محراب الطوار و اودار و ظهور دست محراب اشخاص و زمان این فقیر اشارتی کرده باین قسم ظهور
 و باین قسم اشکال درین ابریت با همان آتش حسن و اگر در کار شد چشم او را سر مدام یا زلف او را شانه ام
 چون این مقدمه منتهی شد و دیگر نیز باید دانست که حقائق اجمالی که بر ابله مدغم می شود و چون لغت معرفت از
 آن کوتاه است این طایفه لفظی از کتاب سنت که بحسب فریضه و اعتبار بران محل توان کرد و بگیرند و آنرا
 عنوان آن حقائق اجمالی یا فاضله بر قلب ایشان بگیرد و سخن بآن مربوط می یابند و آن معارف غامضه را
 در پرده آن لفظ اداسی فرمایند و تفرسان از سطرالعکسندگان بالآرامست که از خصصیت این لفظ اغراض
 گفته و مظهر و همان حقیقت اجمالی و معرّفه غامضه سازند پس فایده قامت لفظ غفلت و استجاب و ماسک

الله جل على محمد كما صليت على ابراهيم ونصير وادركه كم كزوف واثرت محيطان كما لست
 ذات بازير وروان مرك وادركه كما ان مرك محبوبيت ست محيطان استلج محبت همز رنگ
 اشاره وادعبار ست اعراض مثل اين مقامات را فنيشو وپناه كند صورت دايست اسد ايوحي اعراض
 ايتاب اطفا راسد ويا دبر وذب هي نثار و تخمين ست سخن و يقوت قرآن محقق كعبه و يقوت محمد
 بيان وادروا تو اسيس خلاصه كلام است كز بعد از الفتح و در ديگنده است ك بعض اعتبارات اجمال
 فيض مقدمه است مثلا احوال قلب روح و سر و غير آن همه بمل شده هيئت حبيبت پيدا كرده و بعض اعتبارات
 تفصيل فيوض مقدمه است مثلا مسائل محرميت اناييه كبري و رين و در مفصل ترست از اد و اسار بقدر
 حقائق اين و در شرحي مطلبه كراين رنق گنجانش آن نثار و با جمل شيخ محمد دار هاس اين و در و اند و با
 معارف مختصر اين و در كرا از زبان شيخ بطريق رفرو و اسار زده و شيخ قطب ارشاد اين و در است برت
 بياري از كرا مان با د طبعيت و بت خلاص شده و اندي تنظيم شيخ تنظيم حضرت و در اد و كوكان گنا
 و شكرت شيخ شكرت فيوض است اعظم اسد تعالى را الا و رفير در اكثر معارف ك شيخ زبان فتح و در آور
 مصدق است مثل اشاره توحيد شهودي اگر چه شيخ از رفرو يا داران تجاوز كرده و سخن بي پرده و افرو
 و مثل قول بجايت علما اهل سنت و معارف اجماليه ك تبليغ انبا عليه السلام اخذ كرده اند و مخالفت بودند
 انتها با حقيقتات موفيز را ك معارف علما مقصر است بيان خطيره القدس و بكي علم و آن تعين است در تفسير
 اكيد بيان صورت شاي ك در مرآة متعين شود و ازين تعين باطلت دلي چند معله بر ترست ايشان هر چه اين
 مرتبه خبر يده هند ميده است درست است و دري صورت حاجب است قتل بدي و ثاسوي اسد و توان ياد و
 ك تعلقات تبجده و داشته باشد ايتا نچه زديك رفير و شرح معارف شيخ محمد و تعين شده و اگر تحقيق
 داشته اند در اصل اين اشكال مومين مي توانيم گفت ك عرض شيخ ثبات اهل غلت است آنحضرت هلي هده
 عليه و سلم در اول امر بغير توسط و اثبات توسط خود و فيضان غلت بر بني آدم با مني ك توسط و بعد بزار
 سال مردان حصه از ان غلت يافتند و در پايان خود شني آيد زيرا ك فضايل انما يمشل مقداد و موج مجسم
 شدن توسط خلفا متحقق شده است بخمين بر عالمي ك سبب اجمعي هندي شوند و اتباع حضرت فاعلم الا بيا

صلی الله علیه و سلم درست کنند آن عالم و اسطعمه و دعوت مقتدا بود آن حضرت مر آن قوم را خواهد بود و انک
آن یکا برهست انکه الله تعالی اولاد و آخر او ظاهر و باطن او صلی الله علیه و سلم خیر خلق محمد و اله و حجه و سلم تسلیم کشیده
مکتوب ششم نیز خواهم چند امین در کشف اسرار تفصیل نبوت بر ولایت - برادرم خوانده محمد امین اگر رسد
بشود و از تفصیل انبیا علیهم السلام برادر لیا رضوان الله علیه سوال کرده بود و نه جان که اتفاق اتفاق انوار
بغیر ملاحظه آثار و بغیر تصور موطنی که قبول آثار آنرا نماند بقول نیست شایسته را بر تفصیل بنادون یا صلور را
بر ماضی راجع دانستن بغیر آنکه نسبت این ماضی یا نسبت این حال تناسل کنند بقول نیست هر حقیقت
ذات خویش فواره ایست از دریای وجود و جوشیده نمی توان گفت که یکی از دیگری با اعتبار وجود و بهتر است
نمی توان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و در حق خصوصیت بهتر است
نمی توان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و در حق خصوصیت بهتر است
گفت که لازم آید از هر حقیقی باعتبار اشتغال آن اقران با آن حقیقت بهتر است که در حق مسلم از تجویز این اظهارات
تجاشی میکند پس موی تفصیل بغیر تصور موطنی که قبول آثار هر حقیقی کند و آثار یک حقیقت در انجا نفع و ملاحظه
باشد از آثار حقیقت دیگر بقول نیست هر چند در مجاورت تعرض آن موطن کنند از اثر آن نیست و ملاحظه
که ادم موطن کرده اند شلا سبب بر گاو تفصیل می نمایند و ملاحظه آنست که گاو و اسب بر دو آدمی ملائمت دارند
و آدمی مستنوع از هر یک میکند پس باعتبار ملائمت بودن آدمی و لغایت حاجات و تامل کردیم درس را دیدیم
که در کار ناز و گریه و در کار یاد و شادمانی مجامیدانست نفع میدهد و گاو و آدمی که در محل اتفاق و حرث خوب
که کار دهاقین و مجارست و میرساند و فرقه اولی اعظم و انهم نماز فرقه ثانیه پس اسب بر گاو و بز و گاو و آدمی
اگر بعضی مقالات این مقدمات امطوی گردد عقل سلیم از ان احوال نیکنده محو و کسب انعام ضعیف بشود و
عالم طبعانی پیدا کنند و در طلب ملائمتی و منافرتی که سبب اشتها را آتشاده است انقضاء و لئاس فیما
میشقون مذاهب و لیکن محبت مادر فرقه ایست که ادناحقا ائو هی شیا که ادمای در حال نبات است و
همچنین تریاک از هر دهمان بنادون با اعتبار حقیقت نه است با اعتبار آثار آنها زیرا که زهر باقی باشد
حیوانی کمال صورت ادست چنانکه تریاک کمال صورت نوع خود است هر یکی بحال را از وجه و حال حقیقه

شرح کرده است لیکن چون هر دو وار شدند بر انسان حیواناتی که با انسان ملاست دارند و آن یک سنان بود
 باین اجسام و آن گیر ملائم سخنان یکی و استقیاج دیگر یکی مسلم الکل گشت هیچ آدمی و ترجیح یکی بر دیگری سخن نام
 باز این اشیا مغضوله و بعضی احیان نسبت بعضی اشخاص انفع میباشد از اشیا فاضله مانند که او چون سعی ارض
 آثار و آن شوم ملائم تر میشود و از اسب چون نقیض شخصی و ذی محتاج شومیم بهر ملائم تر میباشد از تر پاک چون
 باستجنا محتاج شومیم سنگ ملائم تر است از ذریب فضه پس ملائم در اکثر احوال اشرف احوال اکرم است
 از ملائم و اقل احوال انفس احوال اوضاع افراد نظری آدمی پدید آید که پس مضطر شده اند اما
 نوع فضل فضل کلی و فضل جزئی چون این مقدمه و نه گشت ما که تفصیل انبیا را و لیکن از جهت حقیقت نبوت
 ولایت است نه باعتبار اقران آثار جزئی یعنی بی و در بلکه باعتبار طوئیس است که اثر نه را از آثار هر دو حقیقت
 میشود و آثار یکی ملائم تر است در اینجا باعتبار اشرف و ضلع و اکرم احوال را آثار آن دیگر و همین است معنی فضل کلی و
 آن موطن محبوبی آدمی است آن آثار تندی نفوس است معلوم ماخوذه ایشان و در باب انقیاد ایشان و در سطح
 علوم ایشان باعتبار ترماینت لسان قدم و ضرب تشریح بر ایشان مانند جاذبه و دن در سطح حقیقت سلفه
 ایشان را و حقوق خود ایشان را آشنا کردن و وجه مفاسد و نیوی و اخرویه از میان ایشان بر انداختن و انچه با آن
 و در اینجا هیچ شبه نیست که انما افضل المذا و لیکن جمعی که ولایت ابر نبوت فضل ننهاد و اندا حال اعتبار این موطن
 نمود و حقیقت کار را نشانند و بر همین بحث قیاس باید کرد فیض شریفین به حضرت تعضی رضوان الله علیهم که
 باعتبار ترقی و پیشروی و افاضت حقوق خلافت و کثرت فروع اسلام و جمع کلیاتی آدمی در طاعت شریعت و اطاعت
 ناره و ناسایت ایشان و مخالفت شرع و مانند آن پس کسیکه در اشکیاک کرده است بلاخط قوت قرابت
 یافته است شجاعت مانند آن مجزومین بی نبرد و است السلام مکتوب هم نیز خواج محمد امین در سر تقدیم و دن
 قرآن مجید نزول می بر طاعت ملائکه و بیان حقیقت قرآن استغاضه حضرت ایشان از ان حقیقت بغیر و طاعت
 برادر محمد امین اگر چه الله تعالی بشوهره سوال کرده اند که سر قدیم بودن قرآن چیست فردا آمدن می از انجاست
 و حقیقت قرآن چمنی دارد و بماند که چون در ان شیش از زمان تجلی عظم و سطح حقیقه مطلقه تعیین شده است
 از کمالات تجلی عظم بوی قایم شده مانند قیام ضو مجسمه آفتاب آن کمال بمسبه نفوس انسانیه است معلوم است

از راه نفوس کما از میان نفوس بنی آدم بر قانون علوی که صورت انسان آنرا آقا خدا می کند و در انسان
خود با مقتضای اولی بدون شرط اشتغال با سبب کشف یا مقدمات در عقیده و مانند آن این کمال یک نفس
و امتیازی پیدا کرده است یک حدی جامع و مانع همه رسانیده بعد از آن در عکس تجلی آن خدای حکیم و احسان و عظیم
متعین شده است و حق بیکر گرفته و علم آنجا ممد شده تذکیر بالا اله و بایام اله و تجارزه المعاد و تاهمه فاعلا
و تعیین احکام در عبادات تالیف مندرج تالیف منی و دایره کشاده تر شد بعد از آن چون حضرت پیغمبر صلی
علیه و سلم بعثت شدند آن علوم بدو غیبی که در صلب خطبه الهی خاتم است بهم ملا اعلی عبادت تعیین نمود
جبریل مقدم ایشان است در تعیین در طبقه خطبه آنحضرت صلی اله علیه و سلم لباس نعت عربیت اسلوبین سوره
آیات پوشیده و آنحضرت صلی اله علیه و سلم آنرا بر دامن ساندند و در تبلیغ آن جار شدند از جوارح الهی قوم
غیبی آن کار را سرانجام دادند پس مزاران هزار افواج ملائکه نهند بهجت آن حفظ الفاظ آن بنی آدم و فرما
بعد قرآن آنرا تلاوت کردند و آن تقریب نمودند بجای عزاسمه و در صحیفه اعمال ایشان کتب شد پس در مطنی
از عالم مثال که متوسط است در عالم علوی و مطنی و برکات ارض هر دو در آنجا جمع میشود و صورت گرفته و طریقه
و معنی پیدا کرد پس بعد از آن تدریس باطل خود و محدث است باعتبار نزول و عیسیت کلام حضرت حق است
منزل بواسطه ملک کریم و متلو بر السنه عباد و مکتوب در مصاحف و فحیم ایشان در لایزال و شکلا و واجب العظیم
و کثیر البرکات و تلاوت آن مؤثر در جات بنی آدم که القرآن لما قوی له و متعین به ملا اعلی و عالم مثال بن
بعد الهی تعالی تنفیض ازین حقیقت متعینه در عالم مثال بواسطه **بیت** و لوانی فی کل منبت شعرة
لساننا لما استوفیت طالع حمة و السلام **مکتوب** بهم تحقیق معنی بعضی آیات تنویدی مولوی و دم تدبیر
سوره ابیات انیت **مکتوب** بن خوان استیاس الرسل ای عمو تا بظنوا انهم مت کذب
این قرأت خوان که تخفیف کتب این بود که خویش بنده محبت در گمان افتاد جان بسیار
زاتفاق منکرش شکیا **جواب** احمد صحرابه و آیه حتی اذا استانس الرسل و ظنوا انهم قد کذبوا
مختلف اند حضرت عائشه رضی اله تعالی عنها که بواتشده به دال میخواند و که بواجب نمیخواند و تخفیف است
می انگاشت زیرا که در صورت تشدید معنی آنست تا وقتیکه ناسیده شد بنده بسیار گمان کرد و بنده بسیار گمان کرد

نسبت کرد و ایشان را بنی سبیلان آورد و در خطه آکنه و فاطمیانان که شربت و نسبت و غیرت را
 فاطمیانان و دیگران به تعقیب خوانده و شوی جهان باشد که گمان کرد و بنی سبیلان که در و غنچه نشاند
 بنی فاطمیان و بنی دروغ فرستاد و ایشان این جهان مخالف عصمت انبیاء را خارج از کتب و غیره و غیره
 عاشره و اثنه و ده و هویسمه و اتمس قول نه عز وجل حتی اذا استیأس الرسل قال قلت اکنوا ام
 لکن اواقالت عاشره و اثنه و اکنوا قلت فقد استیقنوا ان قومهم مکن بهم فمأهوا بالظن و اقلت لکن
 لقد استیقنوا بذلك فقلت لها و فطنوا انهم قد اکنوا و اقلت معاذ الله لو تکن الرسل تظن ذلك
 اربها قلت فما بال هذه الایة قالت هو اتباع الرسل للذین امنوا به و هو صدق و هو طاعت علیهم السلام
 و استأخروا عنه و هو انهم حتی اذا استیأس الرسل فمن کذبهم من قومهم طاعت الرسل ان اتباعهم قد
 کذبهم و جاءهم افضل الله عز و ذلک و عبد الله بن عباس کذبوا و تعقیب بخوانه و سبکند خدای تعالی
 جای دیگر بفرماید و در لزوم بنی بقول الرسول الذین امنوا معه متی نصر الله و جایی دیگر بفرماید اولم
 تو من قال یله و لکن لمطمئن قلبی و اکثرت صلی الله علیه و سلم فرمود و نحن احم بالکتاب و امرنا بهیم
 و مخطله گفت ما فی مخطله پس شک نظر اینجا مجاز است معنی آنکه فاطمیانان بحسب جبلت بشریت مضطرب
 مانند مضطرب شک کننده و در حقیقت می مانند مضطربان کنند و کذب می و این شباهت را تشابهات
 و آری مثل بل بداهه مبسوطان که معنی جواب داده است فی الکشاف عن ابن عباس و ظنوا بحین
 ضعفهم و غلبوا انهم قد اخطوا ما وعدهم الله من النصر و قال کأنوا یبطل و تلا قوله و لکن یحیی بقول
 الرسول الذین امنوا معه متی نصر الله فان صح هذا عن ابن عباس فقد اراد بالظن ما یحضر بالبال
 و یحس فی القلب من شبه الیسوسه و حدیث النفس علی ما علی البشریه و اما الظن الذی هو ترجیح
 الحاکمین علی الاخر فیه جازع علی جبل من مسلمین فما بال رسل الله الذین هو اعرف الناس به و هو
 انه متعال عن الخلف فی المبدأ منزله عن کل قبیل مولوی و آت ابن عباس از سبیلان بکنند و توحید غیر
 که احوال انبیاء تلف است و بعض اوقات غیب شود و احوال بنده را می بیند و بعض اوقات
 حجاب بشریت مانع میگردد و از حالت ای العین منسره می آید و ضیق خاطر و مضطرب بشریت و سید بزرگوار

حالت احتیاج بطریق مجاز نظر تبیین واقع شد مکتوب یازدهم در ذکر ثمره از مناقب ابو عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری رحمه الله تعالی مجتهد و آئینه بیان اشکال کتاب صحیح او بر احوال مخالفین کثرت علوم و فنیه احمد بن محمد بن یسید بن محمد بن اسمعیل بن علی بن ابی طالب علیه السلام ابعد روزی و حدیث او کان لا یبارک له فی الدنیا لئلا یرجال او یرجل من هکذا یعنی این آثار من در روایت لایزاله و جلال من هکذا و بلا شاک ذکره میکردیم تغییر گفت امام ابو حنیفه درین حکم داخل است که خدا تعالی علم نقد را بر دست می شتاب ساخت بهمی از اهل اسلام تا بآن قدمه مذکور گردانید مخصوصا در عصر متاخر که دولت همین مذهب است پس درین مدتی که ما جمیع اقلیم با و شایان خفی اند و فتنه و اکثر در میان اکثر عوام خفی امام ابو عبد الله بخاری نیز داخل است که اندک است علم حدیث را بر دست وی شهر گردانید و تا زمان ما حدیث آنحضرت علی السلام علیه و سلم بواسطه این مرد مؤثر است که صحیح متصل باقی ماند شخصی از اهل عصر که با اهل حدیث بخاری داشت تا حدیث اهل کثرت فقه عصر ما امام ابو عبد الله بن علی الصواب بن سحر بن خبیث را پسندید و گفت بخاری حفظ حدیث نیست علم وی در جمیع امور قوی بود و حفظ حدیث ضعیف بود و فقط در قسم معانی آنرا طلب آن عزیز روی باز شدیم که فائده داشت و متوجه بیان خود شدیم و گفتیم که شیخان حسن و تقرب بگویند محمد بن اسمعیل ابو عبد الله امام الدنیا فی فقه الحدیث و این سخن نزدیک کسی که مستحق فن حدیث کرده باشد بهی قابل تشکیک نیست بعد از آن چیزی از تفصیلات علیه کفر نشان آن بخاری بوده است حامل لجامی آن غیب بخاری کسی گیر نود بیان کردم و در آن باب حدیثی بر وجهی غریب از زبان بخاری ساختن خواجیه محمد بن یحیی گفتند آنچه مذکور شد نهایت مفید است ما را فایده بگماشت حفظ آن تمار و اگر آنکه حاصل آن باختصار و یا بجزایق نظم مضبوط گردد و موافق است عای ایشان و مستغنی از آن باب بقیع مضبوط کرده شد و الله الموفق و العین باید داشت که علم حدیث تا صد سال از هجرت مدون نشد از سینه سینه منتقل نمید بعد از صد سال مدون شدن گرفت صد سال دیگر پایه است حکم میشد و نفعات مرتب می شدند بخاری بعد و صد سال حامل لجامی حدیث شدند و مرجع عالم درین فن گشت پس اول چیزی که پیش از همه بخاری آنرا سرانجام داد و نیز مرت و در اعلی اقسام حدیث از غیر آن بعد از آن محدثین بودند و ی آمدند و افضل المقدم تفصیل این نکته بعد از مدتی چون امان نظر کردند و دیدند که بعضی از حدیث آنحضرت

که از حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم کسی از اصحاب کبریا روایت کرده است از هر صحابی طریقی ششصد و هشتاد
 و دو روایت بر او منقول شده و این مرتب حدیث است مطلقا بعد از آن حدیث مشهور که از حضرت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم یک صحابی یا دو صحابی روایت کرده باز این عزیز طبقه کار تابعین یا اصناف تابعین
 یا کبار تابع تابعین طرق متعدد پیدا شده مانند حدیث انما الاعمال بالنیات که در کتب صحیح از غیر حضرت عمر
 راوی نیست غیر طبقه از حضرت عمر روایت کرده است غیر محمد بن ابراهیم از طبقه روایت کرده است غیر
 یحیی بن سعید از محمد بن ابراهیم روایت کرده و یحیی بن سعید از طبقه اصناف تابعین است از وی هجده احوال
 و احوالی روایت کرده اند بعد از آن حدیثی که در شهرت از طبقه اولی پیش از زمان تم وین رسیده و آن برخند
 قسم میباشد زیرا که یا نیست که طرق متعدد دارد و تخرج خود که صحابی یا تابعی یا شخصی از کبار تابعین یا
 یا از دیگران و این طرق متعدد دارد که یکی گواه دیگر تواند بود و هر یکی تاسک است و حدیث حسن است از حضرت
 طرق ندارد و همین یک طریق دارد و بس غریب مطلق است باز حسن بعضی طرق او مطلقا متصل
 نیز نکرده و شنیده باشد و روایت از علما و معرفین و رجال مضبوط باشد مخصوص میشود با هم صحیح و آنچه در
 ثقات و روایت اهل علم غیر تابعین مضبوط باشد لکن طرق متعدد و تاسک دارد و یکی شاهد دیگر تواند بود
 مطلق حسن نسب کرده و بشود و این اصطلاح ترندی وی ادل کسی است که اسم حسن است و تاسک
 و آنچه مشهور باشد لکن هیچ طریق از وی حدیث نرسیده و نیز در حسن و اقلیل با هم پس بخاری کتاب
 خود را برای صحیح و مخصوص کرده و این بعضی از آن تفهیم مشهور بعضی صحیح بقول درین فصل اول
 کسی که قدم را سخته است بخاری را بخاری را غیر از صحیح از صحیح تفهیم و تاسک و تاسک و تاسک و تاسک
 لکن که رجال مزه کلاه درست می زیارت ایمان نه همین تفهیم پس تفسیر و سایر تفهیم حدیث و توف
 علیه ایامت امامان تکلیف که این خصلت منجی است در خصال و گیر بعد از آن باید دانست که بخاری بعد از این
 ظاهر شد و قبل از وی علما و تفهیم از علوم و فیه تصانیف ساخته بودند امام مالک و سفیان ثوری و در تفهیم
 تصنیف کرده بودند و این صحیح و تفسیر و ابو عبیده و در غریب قرآن و محمد بن اسحق و موسی بن عقبه و سایر
 عقبه اسد بن سبار که رزید و مواعظ و کسانی در باطن و تفهیم انبیا و یحیی بن عیین و غیره و در صرفت احوال

صحابه و تابعین و جمعی دیگر سائل باشند در روایات و بطلب مسائل اصول حدیث اصول فقه و در بحث
 مثل جمیع بخاری یا نیمه علوم و در احوال مسعود و خبریات کلیات اتفاق و در سبق و در انکشاف
 صحیح که بشرط محاربت بطریق صراحت یا دلالت یافت در کتاب خود آورده است و در کتابان و در مسأله
 این علوم محقق قاطعه بوده باشد که در آن تشکیک ایدل نبود و عقل دلالت میکند بطریق بدیهه و قضا که کسی خبر
 و کلیات علمی را نداند اتفاقا و او قیاس از احادیث صحیح ثابت شده از غیر آن میسر نیست و اندک چنانکه اگر کسی
 که غلانی قوا علیه را که در قانونی که در اتفاق و در حدیث است بطریق بدیهه دانسته شود و الا حاکم که خبریات کلیات
 اتفاقا مستحضر ساخته است بمنزله فی که خدا تعالی در سینه او نهاده هر یکی را بنمید و هست و عین الی کسی که بگوید که
 دیوان بطلب اتفاق و در حدیث است بالبدیهه دانسته شود و که در بعضی طریقی انشا و شعر بگوید و در حدیث
 مسائل آنها استخوان نموده و آنچه کتاب اصمدیه است صحیح بطریق صراحت یا دلالت ثابت شده از غیر آن
 ساخته و کافی بطلب فضیله و انصاف را که در خاتم بیکس از علمای متقدمین علمی یا بیکم که در جمیع این
 تعلم کرده باشد ظاهر ایشان متعصب بر یک فن نیست یا در فن غالب بیکس از متقدمین نمی یابیم که در استلال
 حدیث برین علوم بیشتر از بخاری سخن گفته باشد و نیز انصاف اگر کار فرمایند دانسته شود که احادیث این علوم را از
 احادیث صحیح بر آورده اتفاقا و در حدیث عظیم است در شریعت محتاج سرعت انتقال من حفظه حدیث
 و استحضار آن معلوم نماند که امام احمد یا نیمه بخاری گفته است کلامی که حاصل آنست که از اتفاق و در حدیث که در تفسیر
 و در حدیث ما بریم زیرا که اکثر آن مسل و ضعیف بنظر می آید باز یاد کرده است بخاری در هر یک از این فنون
 فوائد عظیمه از موقوف صحابه و تابعین آمارا در تراجم باب منتشر گردانیده است بطریق استحضار احادیث
 متعلقه بآن تعلیم کرد و در طریق استدلال شارح تصویح و اختراع نموده است آری در استدلال بخاری چند
 نوع است که تحقیق قضا از اقبل میکنند انداخته لال هر یکی از محول لفظ برای سلسله و لئاس فیهما استقوا
 و بیکس نیست که از علما که محل اعتراض در بعضی مواضع شده باشد و نیز در جمیع تراجم سو ترجمه تقریر کرده و در بیان
 و پیش از آنست که پیش از وی فن تبویب چندان مهند شده بود و اهل علم را طبع مطالب علیه باشد نه ترجمه و در
 حدیث صفات را نباشد که مخالف در دانش دهند در آشام با این کلمات که مکتوب و و از ترجمه

در بیان دلیل واضح برای فوقه ناجیه احمد و السلام علی افضل انبیاء الامم روزی عزیز فیاضی ذکر کرد که بعد
توفیق اسلام یافت در پی تعلیم شریعت اسلام افتاد و درین اثنا شخصی از شیعه باو برخورد و گفت اسلام طریقی متعدد
دارد و صاحب ترین بر همین قیاطه عقیده الیه است که ما را ایشان تابع الیه است و اهل البیت است و اهل البیت است و اهل البیت است
بما فی ذلک زینهار ترا مستصحبان نواصب گمراه سازند بیا تا من شریعت اسلام بر طور امامیه ترا تعلیم نمایم
بعد از آن با این عزیز فاضل ملاقات کرد و آن مقوله تقریر نمود این عزیز گفت امامیه بدترین فرق
اسلام است زینهار این گمراهان ترا گمراه سازند بیا تا مذہب امام ابوحنیفه ترا تعلیم کنم آن جدید اسلام
در اشکال ماند و ندانست که کدام را اختیار کند تا چند روز نشناخت بود هر کس بجانب خود کشید
آخر این عزیز فاضل گفت در مسجد جامع برو و بر ملا فتیحه الوفا ناس مجتمع شوند تقریر بدین پیش
ایشان بکن پسین که کدام یک را ترجیح میدهند و کدام یک را اظهار عقیده خود در میان ایشان
خالف و برسان ست پس سواد اعظم را تابع شو باین تدبیر آن شخص از اشکال برآمد و سنی باین
گشت و تقارن این حکایت خواجه محمد امین را سوله بخاطر رسید که وجه ترجیحی که این فاضل
احتماد نمود امری خطابی بلکه شعری است اعتماد را قابل نیست زیرا که در بلاد ایران اگر این شایع
واقع میشد الوفا ناس جانب امامیه را ترجیح میدادند و بسایه فات شالعه که عموم ناس بدعت
بودن آنرا نمی دانند و در استخوان آنها افتاد و از همچنین است کلام در میان مذاهب حقه فیما
بینهم ایما لا یخفی بعد از آن بخاطر ایشان رسید که لطف الهی مقضی آنست که درین مسکنه
قاطع بوده باشد که در آن حجت شکوک و شبهات را گنجایش نبود هر که آنرا دریافت بصفت
امر مستحی شد و اگر نفس و شیطان از آن باز داشت مالک شده باشد بعد ثبوت حجت بر وجهی که
معذور نباشد بعد از آن در بعضی آن حجت قاطعه بخاطر ایشان قلعی پیدا شد از فقیر عفی عنه طلب
کشف آن نمود و گفتقم درین مسکنه و در سراسر آن که موقوف علیه شریعت باشد لطف الهی مقضی
آن شده است که از علوم حاصله مخزنه فی الصدور در حجت قاطعه مضروب فرموده هر چند بعضی
افراد تنقیح و ترتیب آن علوم مخزنه میسر نمی آید و در بعضی افراد هواست نفوس یا لغت بر دم

مانع استماع حجت قاطعه می گردد و هر چند تصدیق بآن حاصل باشد پس بعد تصدیق جانم
 بحقیقت شریعت عزاد گردن ننهادن با حکام قرآن و چنگ زدن بقرآن رحمت مهاده علیه
 و علی آرد و اصحاب افضل الصلوات **اول** چیزیست که عقل آنرا بر خودش واجب میگردد و آنست
 که متبع اخبار آنحضرت صلی الله علیه و سلم در بیان احکام الهی باید کرد و پیروی آن اخبار بدل
 و جواز باید نمود زیرا که کلام او شخصیست که تصدیق کرده است بتکلیف الله تعالی عباد خود را
 با حکام و مقصد خروج از عمده تکلیف مهم ساخته چنانکه ذکر کردیم و چیزیست که ما آنرا بگوش خود
 از خبر صادق شنیده باشیم و در خارج چشم خود ندیده باشیم طریق علم آن شرح روایات ثقات
 نمی تواند بود و ثانیاً بر خود لازم می گردد که اخبار اهل ملل از آنکه خود و قسم میدادند
 نقل لفظ صاحب ملت و آن چند قسم می باشد متواتر و مستفیض و مشهور و خبر صحیح و حسن
 و غریب و ضعیف عقل هر می کند اخبار لفظی را درین اقسام - دوم نقل بالمعنی و آن نیز
 چند قسم می باشد - اتفاق جمیع فرق آن ملت بر چیزیست که این دین صاحب ملت است و ناخود
 از دوست و اتفاق اکثر بوجهی که منافات در آن مسکله نادر و نادر و کذب و غیر معتبر باشد و معتبر
 در محل عقد جمعی هستند که قایم باشند بحفظ و تدوین شریعت و مومنون بروع و اجتهاد و پیشوا
 جامعه از مترسین جمله نه جمعی که آنرا گوش و حفظ و فهم و تدوین شریعت و تبحر در آن از ایشان
 دیده نشد و مترسین آن ملت با ایشان متوجه نشدند پس قول این جمیع اهل و احق است
 از آنکه در محل عقد تأثیر است داشته باشد قسم دیگر خبریست که اختلاف فرق ملت در آن واقع شد
 بر دو قول یا سه قول و هر یک براس خود اوله در روایات تقریر میگردد باشد پس از آنکه از ملت
 متواتر یا مستفیض و مشهور باشد و اتفاق جمیع حمله ملت یا اکثر ایشان با او بار شود و اعلی التکلیف
 از صاحب ملت و حجت خداست تعالی باز از مثل آن قایم است برین قاعده تخریج باید کرد
 که قرآن و اصول عبادات و معاملات و عقاید و غیر آن قطعیست و حجت بثل آن لازم و آن جمله
 اہمات اخبار شرع است از موجب آن نتوان گزارشت و ثالثاً عقل موثناست که اختلاف

فرق اسلامی با یکدیگر باشد اختلاف فرق سایر ملل با یکدیگر دو قسم است یکی اختلاف فرق
 ثابت با جمیع رحلت با یکدیگر در استنباط از شرائع یا در تطبیق نفوس شرائع بعضی بعضی
 و عقل هر قسمی را نمی گیریم و علامتی دیگر و شناسند و این حکم و علامت را انتراع نمی کنند
 الا از تحقیق ثابت و غیر ثابت تفصیلش آنکه پیغامبران اولی العزم را خدا تعالی فرستاده
 است الا براس آنکه امر خود بزبان ایشان شائع گردانند و ایشان هیچ وجه در امثال امر
 الهی تغییر کرده اند و البته تبلیغ حقیقت شرائع کرده اند بطریق شهرت و اشاعت نه بطریق
 اخفا و کتمان و سامعان حقیقت آن معانی ادراک کرده اند اگر ادراک ننکرند پیغامبران متنبه
 می شدند و ایشان را بر غلط ایشان متنبه می ساختند و احتمال آن که شرائع بسیار چیزها
 بتعلق بالشرع جمیع نرسانیده است یا رسانیده لیکن سامعان غلط ادراک کردند و شرائع
 بر غلط ایشان اطلاع نیافت یا یافت لیکن سکوت کرد و از نظر کردن در منصب رسالت و قصد
 حضرت حق اظهار دین خود را بزبان ایشان مفصل می کرد پس از اینجا لازم آمد که طبقه اول را
 از جمله ملت که صحابه و تابعین اند پیشوا خود باید ساخت و باید دانست قدری که تبلیغ آن مطلوب
 بود ایشان ادراک کرده اند و غلط در حقیقت آن راه نیافته است و بعد از طبقات اولی جماعات
 پیدا شدند که همت ایشان اخذ نفوس شایع است از هر طریق معتمدی که باشد و اخذ معانی
 شرع از هر محالی و تابعی که هست حفظ دین و ورع و روایات متمسک شد و طبقه اولی را پیشوا
 خود ساختند و ایشان را فضل نهادند بر خود و معروفت شرائع ایشان حمله علم اند نه نوابت و اگر
 و اصل کلام ایشان آن باشد که شایع بسیار است از شرائع مطلوبه را با ایشان تبلیغ نکرد یا
 تبلیغ کرد لیکن ایشان نفهمیدند یا فهمیدند و کتمان آن کردند یا گویند که اکثر ایشان جمع شدند
 بر خطا یا روایت قبول نکنند الا از یک طریق فقط یا قولی احداث کنند که طبقه اولی از ان غافل
 بودند یا گویند که ایشان حقیقت نفوس شایع را نفهمیدند و یا آزما می فهمم ایشان نوابت اند پس
 نوابت در آنچه اختلاف کردند با طبقه اولی طبقه اولی را متمسکند کتب یا جهل قابل رد و تشنج اند و اختلاف

ایشان قابل بر انداختن است اختلاف جمله که در تطبیق بعضی نفوس یا بعضی آن یا بسبب تشعب تنبایط
از نفوس مختلف شده بشرطیکه این اختلاف تاویل بعید نباشد و طبع سلیم از مثل آن ابا نکند
اختلاف مقبول است و راجعاً عقل بقدری می گویند که شیعیه از نوابت اند و اهل سنت
از جمله دین و حکم عقل سلیم در اختلاف شیعیه یا اهل سنت آنست که ترک اقوال شیعیه کرده شود
و اختلافی که در علم اهل سنت حادث شده است حکم در آن معذور داشتن هر کس است و انقیاد
را شیعیه با اصول اقریب بخصوص صاحب شریعت و کبرئیه طبقه اولی و اینکه گفتیم که شیعیه از
نوابت اند بحجت آنست که مذاهب ایشان مبنی است بر آنکه بعد از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در
بروقت امامی پیدا می شود که مفروض الطاعة و معصوم و موعی الیه می باشد بر روی ایمان فرض است و در
زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم هیچکس مفروض الطاعة غیر آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس
ایشان احداث عقیده کردند که در زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس از نوابت باشند
و دیگر شیعیه می گویند که تمامی صحابه و تابعین غیر جمعی سیرتیم بر خلاف حق بودند و روایت میکنند
معتد نمی دانند الا روایت ائمه خود را و این علامت نوابت است و دیگر اتباع خود قرآن مجید
را مشروط می گردانند بآنکه ائمه ایشان بآن دلالت کرده باشند و این علامت نوابت است
و دیگر شیعیه هدایت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بغایت تنگ داشته اند که هیچکس هدایت
ایشان مستدی نشده مگر آنکه از یک راه بشریعت در آمدند و از راه دیگر از شریعت بر آمدند
پس رحمت الهی چه کار کرد و خاتم پیغمبران چه هدایت نمود و انتقال
از یک زوایه جهنم بزوایه دیگر را هدایت نتوان گفت سبحانک هذا بهتان عظیم
و همچنین معتقدند از نوابت اند زیرا که حاصل کلام این جماعه در بیاس است انفاذ آنست
که جز طبقه اول را قبول نکنند یا بنا و یالات بعیده از ظاهر مصروف نمایند و همچنین جماعه ای
از منصفه که در زمان ما پیدا شده اند تکلیف شرائع را سهل گرفته اند و بعضی نفوس را بر تفت
فاصله خود حمل نموده اند و می گویند که مقصد اعلی علم اتحاد است و تکلیف تشریح برای مقصود است

من
شیعه از نوابت اند

من
شیعه از نوابت اند

من
معتزله از نوابت اند

من
جماعه از منصفه
از نوابت اند

از لزوم آن بلا شبهه زیرا که اگر کسی دل خود را از عقاید ایشان جدا ساخته نفوس صاحب شریعت را در اخبار طبقه اولی را قائل نماید هیچ جایزین مقصد بوسیله استنظام نکند سجاهاک بذاستان غفیم
و همچنین زیدیه از لزوم آن که قائل اند بوجوب اطلاع و وجوب بذل سعی در نصرت عالم
فاطمی که نسبت خروج کند زیرا که بے شبه قول محدث است و محال است نماید که شایع بوجوب نصرت
این جماعه فرماید و نادانان قیامت دولت بچکس ازین جماعه مستقر نشود سجاهاک بذاستان غفیم
و علمای حدیث که جامع اند بهم خود را بر تتبع احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از هر طریق معتقدی
که یا بند بر معرفت اخبار طبقه اول از صحابه و تابعین نه بالا صالته بلکه براس آن که این اخبار شریح
و تفصیل کلام آنحضرت باشد و لهذا یا راسی خاصه طبقه اولی در باب ملک و غیر آن که بقضای
بشریت جو شیده و ایشان در آن ارا بیکم ضرورت اختلاف امر بجه مختلف شده اند و چه گذشته
اند زیرا که مقصد اصلی تفصیل شریعت بوده است و این چیز را با شریعت چه کار این علما هر چند بظان
با یکدیگر اختلاف داشته باشند در فرع آن خلایف کلا خلاف است و آن خلایف در نموده خلایف است و در
حقیقت باتفاق این جماعه بے شبهه از جمله ملت اند احسن الله تعالی علیهم و کثرهم و نصیرهم و
خدا را برهم و اینکه گفتیم از هر طریق معتقدی که باشد روایت می کنند کلیت محمله تفصیل است
که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه باتفاق موافق و مخالف عقل تمام مضبوط وافر و حفظ عظیم داشت
اینکه خلاف از ایشان چگونه منتظم میشد و در روایت حدیث اتهام عظیم داشت و بر منبر تقریر آن
می کرد و هیچ کس از جماعه عالی که در خطب او حاضر می شدند انکار نمی نمود بر خلایف آثار خاصه او که در آن
لم ولا تسلیم در آن آثار متسع بود و کمال انضباط بعد از آن جماعتی حفظ آن اخبار نمودند و تابعان محدثین
مخوف ماند و ایشان آنها را تدوین کردند باز طریقے دیگر را ذکر کنیم حضرت علی کرم الله تعالی وجه اتفاق
موافق و مخالف عقل تمام و حفظ عظیم و فهم ثاقب و ضبط و افرا داشت چنانکه درین امور مثل خاص عام
شد و احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم در ایام خلافت خود بر لا تقریری فرمود و از هیچ احدی تراجیح
در آن اخبار بظهور نیویست بر خلایف حال آرا را خاصه او که در دار و گیر لم ولا تسلیم افتاده بود و کمال

جماعه حفظ آن اخبار نمودند تا آنکه در تدوین درآمد چون این علم را با علم حضرت عمر تطبیق دادیم بعضی
 را ماثلاً بعضی با قدیم و اختلاف فاحش در میان این اخبار یافتند لکن الحمد للهِ الاختلاف بسیار که از نوع
 تعدد روایات است کما تخیل و همچنین عبد الله بن عباس و عبد الله بن عمر و عبد الله بن مسعود و حضرت
 عائشه و ابو هريره و ابو موسی و عبد الله بن عمرو بن العاص و انس بن مالک و جابر و سلم و جابر بن
 سائر و بعضی بآثار حفظ و ضبط و کوشش تمام در حفظ احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از ایشان
 ظاهر شد و اخبار بعضی را با بعضی منطبق یافتیم الا اختلاف بسیار پس جمعی که این اخبار را استماع انداز
 جمله دین اند و واسطه عقلند درین محل باید دانست که این قسم فقره براساس آنست که در اینجا
 فرق ملت استقرار تباه کرده باشد و الا عوام را منصب آنست که بوجهی از وجه توحی و اجتهاد
 حمله ملت را از نوابت بشناسد و مانع حمله ملت نشوند تا آنکه استنفاذ ایشان کامل گردد و پرده از
 روی کار برداشت شود و اینست ملکی که خدا تعالی تکلیف را بر آن داور ساخته است و در آن
 ایشان اصل را کمزور نموده بر وجه اجمال هر چند تفصیل آن در قسم می طلبد و الحمد لله اولاد و اخرا
 و ظاهرا و باطنا مکتوب سیر و فهم بحجاب عهد داشت حضرت شاه ابوسعید بن سید محمد ضیا
 بن سید محمد آیه الله بن سید السادات حضرت شاه علم الله نقشبندی المجددی رحمه الله علیهم جمیع
 سیادت و نجابت مآب حقائق و معارف آگاه عزیز الفت رمیه ابوسعید سلامه الله تعالی از فقیر
 ولی الله عفی عنہ بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند الحمد لله علی العاقبه نامه مشکین شاه شمس المبر
 خیر و سلامت رسید الحمد لله قلمی شده بود که حقیقت و حدایت که با بحجاب از وی حقایق موجبات و صفات
 آن صادری شود مشهود می گردد و الحمد لله این کشف حقیقی است و نفس الامر هر که کشف او عبرت به
 فوقانی میسر مدحض ایجاب می بیند باز چون تحقیقی که جامع احکام حدوث و قدم است و نام آن
 حقیقت بعون ماندلی کل است فرد می آید اراده متجدد می بیند هر دو شهود حق است از جهت تصور
 نفس ناطقه همه را در وقت واحد نمی بیند دیگر از بیج و شری جاری که از دار المحب میگیرند و بغیر ^{عده} کا
 شرح تقسیم می شود سوال نموده بودند قصه مختصر در نفوس جایز نیست چون در هر جابه حقوق تمام

لشکر موج دست بسبب تقسیم هر یک از حق دیگری منازعی گردد اما پیش قاضی اسلام تا وقتیکه یکی
 دعوی نکرده است فسخ بیع نمیشود بسبب عدم دعوی مدعی زیاده ازین نتوان گفت و اسلام بر
 هر آئینه انصوب احوال ظاهر و باطن خود نوشته باشند که خاطر گران جانب ایشان بیاند
مکتوب چهارم نیز جواب عز منداشت شاه ابوسعید رح سیادت آب حقایق و معارف نگاه
 سلمه الله تعالی - نوشته بودند که اولاً مشهور میشود که ذات مبدأ اثر دارد و دانسته اند که اثر
 او منورست فرق انیقه که ذات مبدا صفات کامله غیر تنهایی دارد و لهذا بسبب ظهور مراتب غیر
 تنهایی می تواند بود و آتش همه یک اثر دارد که ضرورت سیادت آبا حاصل این مشهور و ظهور
 استعدادات و جوهریه است و مظاهر امکانیه و اطلاع بر عدم تنهایی آن استعدادات جمیع صوفیه
 چه قائل بوحده وجود و چه قائل بوحده وجود و همه برکن متفق اند باز نوشته اند که مشهور می شود که
 وجود واحد است و قوال مختلف و بسبب اختلاف قوال است از کمالات پیدایش ضرورت مصلح و فاجعه
 یک طریقت چون اینجا قوال مختلف است اگر آئینه ما شیخ و سبزه زور باشد رنگهای مختلف پیدا
 شود سیادت آبا این معرفت بوحده وجود سبب باز نوشته اند و جوهر مشهور می شود ذات
 که نور و قیست و صفات در زبد و فرس و حجر و غیره مشهور می شود و در آن بیان بنظر حق
 ذات هم مشهور می گردد - و سیادت آبا آن نیز از شعبهای واحده وجود است که حقیقت وجود در
 رنگهای مختلف که ظل قابلیات ذات وجود است در همه مشهور و ظاهر است - سیادت آبا انچه
 بر لوح ضمیر ایشان مشهور شده همه موافق مکاشفات صوفیه محققین است عظمی القیه نشد و این همه سیر
 لطیفه قضیه است در خلوت گفته شده بود که در سیر لطیفه قضیه انجمن مکاشفات پیش خواهد آمد یاد
 داشته باشند شاکر نعمت حضرت واجب الوجود باید کرد و امید فرید باید داشت سیر این لطافت
 بحقیقت این نیست که یاران گمان میکنند که بجز دستنطاق تمام شود طول و عرضی دارد و باجمله
 بنظر جمیع دین سیر و سلوک سعی نمایند هم موافق سیر صوفیه است و هم مطابق شریعت این سخن
 آخر طفل عرضی هلد که بالفعل در نوشتن نمی آید بنا بر شریعت بر مغایرة قائل یا معقول است

و چون مراتب و جمیع و مراتب امکانیه متناز شدند یکی بقهر و غرور دیگر بمقهوریه و ذل تنصیف شد
 احکام شریعت است آمد و السلام **مکتوب یازدهم** نیز بحواب عرضداشت شاه ابوسعید
 حقایق و معارف آگاه سیادت و نقابت مستنگاه میر ابوسعید سلمه الدتعالی - از فقیر ولی الله
 عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند احمد علیه العافیة مدظلّه که احوال خیریت یال آن غفر
 نشنیده بودم الحمد لله که نامه نامی ایشان رسید بوجب تسکین خاطر فائز نشد مبدو را اجمال و غلام را
 تفصیل نوشته بودند و از شاه اده این صوفی الشی سرور و از انتشار آن تفرقه و خزن میخیزد این همه
 موافق قاعده است راهیکه سلف رفته اند همین راه است پنج تردید بنظر راه ندهند باقی ماندن
 آن موقوف بر استعداد و برپیشدن پیمانه این لطیفه خفیه تا آنکه پیمانه خود بر نشود و قی
 نمی شود **مکتوب شانزدهم** نیز بحواب عرضداشت شاه ابوسعید - حقایق و معارف آگاه
 سیادت و نقابت مستنگاه غریب الله در میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از
 سلام مطالعه نمایند احمد علیه العافیة و عافیت آن غریب الله در با اطفال مسئول نامه تسکین
 مشتمله احوال باطنه مطالعه کرده شد آنچه نوشته اند نشان لطیفه خفیه است آنکه محالاً اشیا را در
 مبدو می بیند و مبدو را تفصیلاً در کتبهایمان کیفیت است که موجدین بدین جن در خلق و دیدن خلق
 در جن نقیر کرده اند مبارک باشد خدا تعالی انوار قیوم فرماید که در اند فقیه محبت جمعیت ظاهر و باطن
 ایشان و براس صحت فرائد و کشایش رزق داهی است خدا تعالی بفضل و کرم خود مقبول است
مکتوب هیفدهم نیز بحواب عرضداشت شاه ابوسعید - سیادت و نقابت مرتب خلاصه
 دودان نقابت میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه
 نمایند احمد علیه العافیة مکتوب بهجت اسلوب متضمن معارف مختصه بلطیفه خفیه رسید خاطر را ستر
 و مبتنی گردانید آنچه نوشته بودند بر قاعده است تردید را جای ندهند نوشته بودند که رجوع
 کل بجانب سبب اشد و میشود پس تطبیق خلوا و اهل نار و در نار و ضرر اهل بهشت و در بهشت
 باین مکاشفه چه صورت بندد صاحب من این رجوع کل که ماف را مشهود و دیگر در رجوع مد

زمان آینه نیست بلکه بالفعل است باعتبار ذات خود حکیم میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار ذات او این
 که نیست و باعتبار وجود نیست که هست و عارف میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار تحقق خود باید
 و نوع ارتباط واقع است یک آنکه از مبدا برآید و دیگر آنکه بمبدا را بازگشت بالفعل او را باعتبار مبدا
 هر دو و حیثیت ثابت است چنانکه در باب یک دور بطریق است یک آنکه یک را چند بار گردش
 و اذم ده گشت و دیگر آنکه چون ده تمام شد یک گشت از عشرت احوال همین قدر باید فهمید ثانی الحال
 مبدا و مرجع بود دیگر و نسخ خواهد شد و اسلام **مکتوب بهتر و دهم** نیز سبوح بر مرشد شاه
 ابو سعید رحم بسم الله الرحمن الرحیم حقائق و معارف آگاه سیادت و نجابت دستگاه سلاله الاکابر
 میر سید ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله صلی الله علیه و آله بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند
 الحمد لله رب العالمین علی عاقبة الطریقین نامه شکرین شامه متضمن بعضی مشاهدات متعلقه بلطفه
 خفیه و منفی رسیده در برابر آن شکر الهی بجا آورده شد این راه که سیر و ندیمان هر طریقه مستقیم است که
 اکابر اهل فالان رفته اند بیچ و غوغا خاطر ایشان را متوش نواز و در حالت اولی منفی از صفات
 مبدا و لازمی از اوزم ذات او بمنزله منور بر نسبت آفتاب که بزرگهای مختلفه برآید و ثانیاً
 ذات مبدا را بغیر ملاحظه صفات و دیدن که در مظاهر مختلفه ظهور نموده فقیر این هر دو حالت را منسوب
 به بلطفه خفیه می کند اما حالت ثانیه بلند ترست از حالت اولی بعد از آن دیدن که از میان ایشان **تو**
 میل می کند بجا نبی مبدا و آنجا شل جباب و راکب شلاشی شده پیش این فقیر احوال نایش است از
 جبریت بالجله اشچ خدا تعالی عطا کرده است نعمتیست عظیمه بر آن از جان و دل شکر کنند و توقع
 مرید باشند و آنچه از نور محمد علی صاحب الصلوة و التسلیات دیده اند نایش است از نسبت اکسیر
 سابق آرزوست این نسبت داشته اند الحمد لله که حاصل شد براس نفخان خواندن یا حمید فیض
 خواهد بود خواه تفرق در اوقات صلوة خمس خواه یک جا بزار بار و رباب و چه معاش و آسودگی
 ایشان منتظر نباشند هر چه میگذرد همه ملک حق است و منافعت نسبت شما هر چند بالفعل و چه فیهست
 او معلوم نباشد من بعد روشن خواهد شد و اسلام فقیر نادا و والدۀ ایشان سلام میرساند و متوقع دعا می باشد

مكتوب مدني

مكتوب بسم در تحقيق وحدت وجود وشهود وجمع بين القولين بسم الله الرحمن الرحيم
 من العبد الضعيف احمد الدغولي السدي بن عبد الرحيم دهلوي عفا الله تعالى عنه ووفقه لما يحبه
 ويرضاه الى افندي اسمعيل بن عبد الله الرومي ثم المدي اوصلي الله تعالى الى ابرجته وتمناه
 انما بعد فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو وصلي واسلم على نبينا المصطفى وآله اصحابه اجمعين
 قد وصل الى كتابكم الذي سالتوني فيه عن وحدة الوجود على ما ذكره الشيخ الاكبر واتباعه عن
 وحدة الشهود على ما ذكره الشيخ المجتهد وهل يمكن التطبيق بينهما فني الله تعالى عن الجميع وانما
 فاعلموا خواني بحكم الله ان كل زمان وكل قرن علماء اصابهم في تقاسيم رحمة الله عز وجل ان
 تألمتم حال احوال هذه الامة المعرومة عني لم تدون علوم الشريعة ولا فنون الادب ولا فروع
 عنها كشيء بحث وان لم ينزل المام الحق يبرز في صدورهم علماء بعد علم على حسب حكمة في كل دورة
 لم يخف عليكم بها المعنى وان تصبها في هذه الدورة من تقاسيم رحمة الله ان يتبع في صدورنا
 علوم علماء هذه الامة معقولها ومنقولها وكثوفها وينطبق بعضها على بعد ويصعب الخلاف بينها وبين
 كل قول في مقرة فهذا الاصل منسحب على فنون العلم من الفقه والكلام والتصوف وغير ما سجد الله و
 توفيقه واعلموا ان معرزة الحق على ما قاله انحضرت عليه السلام كبحر لا مبداء ولا هي له وان التكليم
 بها كالابرة المعنوية فيه لم يتحقق من البحر شيئاً او كالعصا في شرب منه حاجتها ثم بقصد زكوة
 احمد لا يخبر الا عن كمال دون كمال ولا يصف الا جهلاً ودون جمال هـ وعلى تفهين واصفية
 يعني الزمان وفيه ما لم يوصف هـ وفي مثل هذه المواضع يتفرق المستوعون فراق من عرف مسقط
 اشارة كل واحد والموضع الذي اخبر عنه جعل كل قل قيل في محله وصدق الجميع ومن بالاختلاف
 العبارات وتنوع الاشارات ولم يقدر على التخلص منها الى خبر الاختلاف هناك بقي في حيرة
 مثل ذلك كمثل اناس هم ان الكنفوا الشجرة يتسوقوننا ويزوتوننا فوجدهم وراقوا

ولبعضهم اعضاؤها وبعضهم ازارها وبعضهم ثمارها ثم تعدد اتحادون فقال بعضهم ان الشجرة
احسام من قلل الاخرانماهي اعداد وقال بعضهم انهاهي في غاية اللين والنعومة وقال الآخر
في غاية الخشونة والصلابة وقال الاخر في غاية المحلولة وقال الاخر في غاية المراتة والنعومة
وقال الاخر انها لا طعم لها اصلا وقال بعضهم لها راسية طيبة وقال الاخر لا راسية لها فلما اختلفت
افاد عليهم جعل بعضهم كذب بعضا وجعل بعضهم سيب بعضا فجار رجل آخر متميز منهم بالابصار وكان
دونهم في كثير من الادوات التي يدح الناس بها بعضهم بعضا كحسن الصوت وقوة البطش فكمل
السمع والذوق والمس فقال كلامكم جميعكم صحيح في الاصل خطا به اعتبار الحشم انه ارجح لكل
الى مرجحه وبين لكل اشارة سقطا يسقط عليه ثم ان العارفين الجامعين بين العلم انظارا لطيفا
قد يكون كشفهم صحيحا وليحفظ بعض الخطا في توجيه كلام القدامى ونعين مرادهم وهذا الخطا لا يقع
في معرفتهم بالله ولا يضر كما لهم فان توجيه الكلام وتعيين محله خارج عن الكشف شعبة من الاجتهاد
والنحوي الذين يشاركونهم فيها علم انظارا لطيفا بل العوام العيانا والعلوان وحدة الوجود وحدة الشهود
لفظتان تطلقان في موضعين فمارة تستعملان في مباحث السيرة الى الله عز وجل فقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة الوجود مبنيا على
سفر اراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعني العالم فيها بحيث يسقط عنه احكام التفرقة والتمايز
التي تعرفه الغير والشر منية عليها والشرع والعقل فخران عنها مبنيان لما انهم بيان وادنى
اخبار وبهذا مقام كل فيها بعض السالكين حتى يتخلصوا من تعلقه منته ومعنى وحدة الشهود والجمع
بين احكام الجمع والتفرقة فبعدم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة بوجه آخر
وهذا المقام اتم ما رغب من الاقل وهذا الاصطلاح اخذته عن بعض اتباع الشيخ آدم النبوي
قدس سره وتارة تستعملان في معرفة حقائق الاشياء على ما هي عليه فطرواني وجه ارتباط
الحادث بالقديم فوقع عند قوم ان العالم اعراف من مجتمعة في حقيقة واحدة كما ان صورة
الانسان وصورة الفرس وصورة النمل متوارفات على الشئ والطبيعة اشتمعية باقية في جميع

الحالات لكن الشئ لا يسمى باسم تماثيل الاله بل الصور المتواترة عليه بل تلك الصور في الحقيقة
هي التماثيل لكن لا وجود لها الا بغير ضمنية هي الشئ ووقع عند آخرين ان العالم كعكس الاسمار
والصفات الضميمة في مرآة الاعداء المقابلة لتلك الاسمار والصفات كما ان القدرة تقابلها
عدم وهو العجز فلما انعكس صور القدرة في مرآة العجز صارت قدرة ممكنة وعلى هذا التأسيس
سائر الصفات والوجود ايضا على هذا الاسلوب فالذي يربى الاول يسمى بوحدة الوجود والثاني بوحدة
اشهود ووقع عندنا ان المكشوفين صحيحان جميعا لكن القول بان وحدة اشهود على هذا المعنى
لم يقل به الشيخ العربي سهو بل الشيخ واتباعه بل الحكماء ايضا يقولون بها وذلك لان محصل
هذا القول بعد التمهيد والتحليل من المجازات والاستعارات التي اوجبت صعوبة الفهم هو ان
المحقق الامكانية اضعف والنقص والحقيقة الوجودية اتم واكثر بحيث يمكن ان يقال للمحقق
الامكانية انها اعدام ظهر فيها صور الموجودات والافكار ان هذا القول متفق عليه وهذا الذي لم
عنه يحتاج الى تفصيل فاستمعوا لما تبلى عليكم باذان واعية اعدوا رحمتكم الله ان اول ما يفهمه المسلم
يخلص اليه من نصوص الكتاب والسنة بل يخلص الى كل صاحب عقل ان الحق عز وجل موجود وحده
شئ سائر الجزيئات الا انه قديم موثر في العالم خالق لهم رازق الياسم وهذا العلم هو الذي سجد
في صدره كل عاقل قبل ان يمارس رياضته نفسانية او معن في المعقول وهو الذي كلف به
الشريعة الناس والشريعة الآلهي لم يكلف الناس الا بما اودعه الله عز وجل في فطرتهم حسب البصيرة
النوعية سواء كان ذلك الشئ المكلف به علما او عملا ولم يتجسس الشريعة عليهم الا بما يهتدى اليه
فطرتهم وهو مستكن فيهم قال الله تبارك وتعالى فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة الحمد لله وهذه معرفته صحيحة واثارة
صادقة مرجها تتجلى من تجليات الحق عز وجل قديم برز في قلب النفس الرضائي قبل ان يتحقق الزمان
ويجيئ حديث المحدث وذلك لان النفوس البشرية لما اجتذبا باليه مثل اجتذاب الحديد باله
المناطيس ميل اليه مثل ميل النار الى جهة الفوق وميل الارض الى جهة تحت فاصدق ما قال

بعضهم قد صرحت مقناطيسا فقلوبنا به بجد بك اياها اليك تيل فيسمى الحق عز وجل
والوصول الى هذا الحق بعد الموت بقار الله وجعل كل ما يعين الانسان على هذا الوصول يتبع
صدره عنه ضاحك وجعل كل ما يعبد عنه او تعلق قلبه عنه اثم والى هذا المعنى ان النبي صلى
الله عليه وسلم حيث قال سترون ركبهم عز وجل كما ترون القمر ليلة البدر لا تغيبون في ردة
فان استطيعتم ان لا تغيبوا على هذه قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فاعلموا وهذا الحق هو سائر
الخبر والشر كما اشتهر بالية وهذا الحق هو الذي ينطبق عليه الاسرار الالهية المستعنة واستعون
وهو الذي انجذبه النبي صلى الله عليه وسلم من اجل ان كان ربنا قبل ان يخلق خلقه فقال كان
في عمار ما فوكت به ابر وهو الذي انجذبه الصوفية لقولهم ان الوجود دخل في مظهرين مظهر واجب
له التأثير والافتقار والافعال والذات وقال الشيخ محي الدين ابن العربي ذوق الانبياء
والاولياء على ان هناك ارادة متبذرة انتهى فمن اثبت هذا الحق كما هو اصحاب الفطرة
التي فطر الله تعالى الناس عليها ووافق الاولياء في معرفتهم برهم ومن لم تثبت
اخلاف الفطرة وما بين الاولياء والاولياء في معرفتهم برهم وصار زندقا دجريا وكذلك
كل من انكر على ادع الحق في حذر فطرة الانسان وادار عليه التكليف فهو الزنديق وكذلك
من يعلو من الفطرية التي يكون منكرا زنديقا حائقا الاشياء وجودات خاصة يدور عليها
خواصها كالنار يحرق والماء يطفئ والزنجبيل حار والكافور بارد واصلوه خبر الزنا شرف من لم
يقبل بذلك قامت عليه الحجج من نفسه على نفسه وكذبة الدلائل من نفسه على نفسه ووقع في
من تنافت الاقوال والاراء ووقع في ما سنه الشارع عليه الصلوة والسلام انه يمنع الحق
من صور الفطرة ونهى عن الخوض فيما سوى ذلك الا ان الصوفية عرفون التي انما يرى على
العقل وعلى الصورة الانسانية فلوان الشان استعمل في ذلك عقائد فاس في ذلك عليه
وخاص في ذلك بما هو ان كان منياعة لكتهم يؤمنون بطور ورا بطور العقل وبما
من البشارة بالحق فاستفاض الناس بعد احكام هذا المصل الذي جفوا عليه في علم آخر

وجوان الاشياء المعقولة والمحسوسة مشتركة في الوجود وهو المعنى الذي به تفارق هذه الاشياء
 المعنوية عما قد تصور المثلث ونقول انه ليس بوجود وقد تصوروه ونقول انه موجود و
 الا بالان المقصور الثاني يفارق المقصور الاول والذي به تفارقه هو الوجود وهو الذي يكون
 مبداءا للعقابلية والفاعلية في هذه الاشياء وتمازرة في الماهيات وهي الخصوصيات الزائدة
 على الوجود والامور التي به يسمى الفرس والانسان والحمار والبعير بهذه الاسماء والتي به تباين
 في انفسها لكل منها من الاحكام والاثار ثم اختلفوا في حقيقة هذا الوجود وكيفية انفعالها ففعل
 الوجود امر منتزعا يصف به الماهيات والجاعل لم يجعل الماهية ماهية ولا الوجود وجودا
 لكن جعل الماهية موجودة اقول هذا القول صادق في نفسه بخلاف باعتبار معرفته الوجود
 فيه باعتبار ذكره في بحث الوجود الحقيقي فاما ذكر لا محالة امر منتزعا يسمى بالوجود
 ونصف به الماهيات والالفاظ به اثر من اثار جعل الجاعل جعل الماهية واصدرها من نفسه
 ولها اصدار بانظر الناظر الى بعض احوالها من ظهور الفاعلية والقابلية ونحو ذلك فان تسم
 في صدورهم عند ذلك صورة تسمى بالوجود اقول وهذا ايضا قول صادق في نفسه بخلاف
 باعتبار معرفته الوجود فيه فاما ذكره قطعاً اموراً تمازرة في الخارج تسميها بالاسماء المختلفة
 ولا جرم انها اثار جاعل الحق ان هناك وجودات خاصة تسميها بالماهيات مخوفة من
 وجودين آخرين احدهما الوجود الوحداني المنبسط على هياكل الموجودات وهو متقدم على الوجودات
 الخاصة والوجودات الخاصة تنهلات وتعيينات لبعض عمومها ماصلة من ارتباط معلوم لاشية
 مجهول الكيفية بجهة الماهيات التي هي شيون هذا الوجود المنبسط وصورة العلمانية و
 تانيها الوجود المنتزع من ملاحظة الوجودات الخاصة اجالا فكل احد من هذين العالمين
 اصاب الحق واخطا في الاكتفاء بالاشياء عليل ولا يظفي غليلا وقالت الصوفية القائل
 بومدة الوجود اشئ الذي يكون في الخلق ويترتب عليه الاثار الخارجية لا يخلو من ان يكون
 في عمله في الخارج وفي ترتيب الاثار الخارجية عليه محتاجا الى منضم ضمنية او لا يكون محتاجا

الى فهم منية فالاول هو الممكن الثاني هو الواجب وقد ادرنا بذوقنا ان هذه الفهمية هو الوجود
 المنبسط على سبيل كل الموجودات وبوثنى قاعم بذاته مقوم بغيره وليس متعينا في نفسه فمقتضى نوع
 من الآثار المعلومة عند الناس لكن له تنزلات ملأ وعينا فليتلك التنزلات ما رتبنا
 مخصصا بآثار خاصة واول مراتب تنزله تحلية بنفسه بشان كل لا يخرج عنه شأن البتة ثم تنزله
 الى الغامض تلك الشأن الكلي في اسمهم دون العينين ثم تنزله في تلك الغامض في العينين
 كما كان في العلم حقايق الممكنات عندهم هي مصدر تلك الذات المتكثرة بتلبس الشبكون و
 الاعتبار فانما علم نفسه سببا بهذا الشأن كان ذلك حقيقة الممكن واذا علمه بتلبس
 بذلك الشأن كان حقيقة ممكن آخر ووجودات الممكنات هي ظهور الوجود في تلك الشقايق فاذا
 اجتمعت شروط وجود ممكن وارتفعت موانع وجوده حدثت له نسبة خاصة بمهولة الكيفية معلومة
 الالائية بذلك الوجود فصدرته الوجود آثارا مفعمة بتلك الحقيقة واقضى الوجود اياها بواسطة
 تلك النسبة الخاصة فيقال عند ذلك تنزل الوجود وتعين وتظهر في مظهر خاص بمعنى الظهور
 تميزه وتعيينه واقضار نوع من الآثار دون غيرها ومظهر الشيء ومصدره المعقولة التي تعين بها
 وتلبس بالحكا ما اثارها اقول هذا القول سمع عقلا وشفا فانك اذا قلت ان المنطق في محركه
 التقال ليس الاجسام فهو العاقل والمقتول وهو آلة القتل وهو الزاكن وهو المركوب وهو السج
 وهو السيف وهو الرمح وهو القوس وهو السهم وهو الرمي وهو المارزم وهو الميزوم وهو العا
 وهو المصول عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا بكيفية خاصة بمعنى خاص
 واذا نظرنا الى تلك الكيفيات مع قطع النظر عن اقترانها بالجسم كما كانت معدومة ولم يدر
 منها آثارا واذا انقسم اليها الجسم صارت موجودة ومصدر منها آثارا والجسم محل تلك الكيفيات
 والحامل لها استعداد لتلك المعاني في العقل والتقدير قبل الوجود الخارجى ثم يتكون تلك الآثار
 عند الوجود الخارجى وتلك الصور المتكثرة اعدام مخففة ان لوحظ اليها مع قطع النظر عن الجسم
 لم يكن لها تحقق وكانت موهومة وان لوحظ بفهم منية وهي الجسم كانت موجودة فاذا

سائر الجسم سبقت آثاره ورحمها الحري فقد انقضت به الاسباب اعني الشجار والحداد واشتبك الحديد
وان رد الكمية والمقن والقعود والمنشار وغيره الى ان حدثت بين المعدوم الموهوم الذي هو
والصح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الاينية جمولة الكيفية بها انصف ذلك
المعدوم بالوجود ومعنى وجوده سيف والرمح ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق
الاسم من الوجود وكان الجسم عا محتملا لعدد كثيرة فاذا صار سيفاً وقطيساً باحكام اسيفيته
من القطع وغيره ففقطعين يتعين خاص وبرز في بعض صورته لاحتد فيقال عنه ذلك فله في نظر خاص
هو سيف كان ذلك كله كما سماه لا يتكهن من انكاره فاقل اللهم الانشاقشات لفظية ترجع الى
الوضع العرفي لا عبرة بها عندنا فاذا فتمت هذا القدر في فهم الموجود اولى بهذا ثم الوجود ومفاه
ما انصف بالوجود والوجود لا شك انه صفة انتزاعية فليبحث عن هذه الصفة الانتزاعية بل ما
منشأ الانتزاع في الخارج ادبي بمنزلة اتياب الاغوال لا اشتته ان بدية العقل يحكم
بالاول يمنع الاحتمال الثاني فاذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود بتحقيق الذي هو منشأ
الانتزاع بالاول واعلم ان الثبوت قبل الوجود فكلم من معدوم هو ثابت يتعين مخصوص باحكامه
واثاره فان المحاسب اذا تعقل مراتب الاعداد فانه يثبتي في ذلك على قانون طبيعة ثابتة في نفسها
يعلم ذلك بدية فلواراد ان يسجل الرفع فردا والفرد زوجا لم يكن له ذلك ولواراد ان يقدم شيئا
من مرتبة اذ لو زل لم يستطع وهذا هو الثبوت الذي نقول انه قبل الوجود وهو غير الوجود الخارجي المحال
وغير الوجود الذهني ان ارديه لتحقيق الذي يحصل له تعقل فاقل وان ارديه به غير ذلك فيحصل ان
يكون هو كذا ذكرنا في مراتب الاعداد فلهذا في احكام كل فرع ومن فانا نعلم لامحالة ان نختل
وان وجدت فان خواصها كذا وكذا وان كيفها كذا وكذا او اسدرة ان وجدت فان ومقادير
وكذا انفا اثبتنا كل فرع احكاما فامته به لازمة وجد في الخارج اولها ان الملازمة في قولنا
لو لم يثر الله لم يخلق الخلق يعمود وان لم يتحقق هذه الصورة فظاهر فلهذا الاسباط وهذه الملازمة
واقع في نفس الامر قبل الوجود الخارجي وكل ما هو موجود في الخارج فهو ثابت التبة والمتع ليس

سائر الجسم سبقت آثاره ورحمها الحري فقد انقضت به الاسباب اعني الشجار والحداد واشتبك الحديد
وان رد الكمية والمقن والقعود والمنشار وغيره الى ان حدثت بين المعدوم الموهوم الذي هو
والصح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الاينية جمولة الكيفية بها انصف ذلك
المعدوم بالوجود ومعنى وجوده سيف والرمح ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق
الاسم من الوجود وكان الجسم عا محتملا لعدد كثيرة فاذا صار سيفاً وقطيساً باحكام اسيفيته
من القطع وغيره ففقطعين يتعين خاص وبرز في بعض صورته لاحتد فيقال عنه ذلك فله في نظر خاص
هو سيف كان ذلك كله كما سماه لا يتكهن من انكاره فاقل اللهم الانشاقشات لفظية ترجع الى
الوضع العرفي لا عبرة بها عندنا فاذا فتمت هذا القدر في فهم الموجود اولى بهذا ثم الوجود ومفاه
ما انصف بالوجود والوجود لا شك انه صفة انتزاعية فليبحث عن هذه الصفة الانتزاعية بل ما
منشأ الانتزاع في الخارج ادبي بمنزلة اتياب الاغوال لا اشتته ان بدية العقل يحكم
بالاول يمنع الاحتمال الثاني فاذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود بتحقيق الذي هو منشأ
الانتزاع بالاول واعلم ان الثبوت قبل الوجود فكلم من معدوم هو ثابت يتعين مخصوص باحكامه
واثاره فان المحاسب اذا تعقل مراتب الاعداد فانه يثبتي في ذلك على قانون طبيعة ثابتة في نفسها
يعلم ذلك بدية فلواراد ان يسجل الرفع فردا والفرد زوجا لم يكن له ذلك ولواراد ان يقدم شيئا
من مرتبة اذ لو زل لم يستطع وهذا هو الثبوت الذي نقول انه قبل الوجود وهو غير الوجود الخارجي المحال
وغير الوجود الذهني ان ارديه لتحقيق الذي يحصل له تعقل فاقل وان ارديه به غير ذلك فيحصل ان
يكون هو كذا ذكرنا في مراتب الاعداد فلهذا في احكام كل فرع ومن فانا نعلم لامحالة ان نختل
وان وجدت فان خواصها كذا وكذا وان كيفها كذا وكذا او اسدرة ان وجدت فان ومقادير
وكذا انفا اثبتنا كل فرع احكاما فامته به لازمة وجد في الخارج اولها ان الملازمة في قولنا
لو لم يثر الله لم يخلق الخلق يعمود وان لم يتحقق هذه الصورة فظاهر فلهذا الاسباط وهذه الملازمة
واقع في نفس الامر قبل الوجود الخارجي وكل ما هو موجود في الخارج فهو ثابت التبة والمتع ليس

بثابت وكذا تلك مخترعات الذين مما ينقطع بالقطار الاختراع وليس له ان يفتقد في بعض
 في تصور ذلك ليس لما ثبت وبالحجة فالوجود الخارجي انما يفتقد الامر الثاني فيجب وجوده
 ولن يفتقد من هذا الثبوت وعن هذا الوجود اي شئ يتبعها فالذي وقع عنه ان الوجود يتجدد
 مصدره الوجود المنبسط على سائر الوجودات او النفس الزمانى او النفس الكلية بالاشياء في نفس
 عبارتنا شئ وحسبك واحد في كل ذلك انما هو شئ واحد ومع مراد من الذات الالهية
 وان الثبوت متبعاً لثبات الذات الالهية للعالم في عالم العقل قبل الوجود الخارجي وهو الذي تسميه
 الصوفية بالنزلى العلى لا يريدون بالعلم اسم صور الاشياء كغيرهم يريدون صور الاشياء منه
 مرة واحدة في المرتبة العقلية قائمة بالواجب لانفسها ونفسه من ذلك مثال اذا وضعت
 النخاع على اشعة انعكس فيها الحروف المكتوبة في النخاع فالحروف الظاهرة في السمت انما
 كانت لجهة فاعلة وهو النخاع فاعلة قابلة وهي الشئ وانما وجدت عند اعتبارها وانصاف احدها
 على الاخر لكن النخاع مستعد اذ قام به منه كان النخاع انما انطبق عليه شئ سوار كان شعاع
 او طينا فافض منه على ذلك شئ صورة الحروف فكل ما وجد عند الانطباق كان ثابتاً قبله في
 نفس الامر قائماً بالنخاع فكل ذلك كل ما وجد حينئذ الزمان فانه كان قائماً بالذات الالهية من
 حيث الثبوت ومن حيث انه كمال للواجب ومقتضاه وهذا هو الذي تسميه الصوفية بالفيض
 الاقدس والحكماء بالعقل والحق ان العقل مستوعب لجميع الوجودات الخاصة الا ان الحكماء لم ينظروا
 الا بقول الافلاك وليس هناك الا اربعة اصول الذات الالهية والعقل الصادر منه والنفس
 الكلية الصادر منه العينا بشرط العقل بواسطة واليولى الصادر منه بشرط النفس الكلية
 كما قال مولينا عبد الرحمن الجامى في بعض كلامه ذات مع الصادر الاول علة تامه ان الوجود
 كدر مرتبة ثمانية ظاهرياً شدة وخبثين ذات مع صادر اول وثاني علة تامه امرى ثالث است
 انتهى وكلما يشهد بالحس ويدرك بالعقل فانه حاصل من التكامل الحاصل من البيولى لنفس
 فمن ذلك ما هو قريب من النفس قد ظهر فيه احكام البيولى اكثر وليس البيولى الا الشخص فلما جاز

صدور هذا الاشيار وقت عليها برز الوجود وعلى حسب الاستعدادات الثابتة من قبل القايمة
 بالذات الالهية فغير وامن هذا المعنى بقولهم وان ظهر الوجود فحكم ظهر باطن الوجود وان وقعت
 بين ظاهر الوجود وباطنه نسبة معلومة الالهية مجهولة الكيفية وقالوا الاميان بانتم رتبتم
 الوجود ويريدون ان الذي يعبر منه الارائما هو الوجود فقط لكنه ظهر على قانون باطن الوجود فمما
 القدر من وحدة الوجود وثابت عقلا وكشفا وقد اجماع حوله جميع الطوائف عن اهل العقل فمن قال بان
 الذات متحدة في الذاتية مختلفة في الاوصاف انما اراد هذا المعنى ومن قال بان العالمين في
 السوى الاولى والصورة العامة الجسمانية لم يعبد من هذه القاعدة كل البعد وقد اعترف بعدد
 هذه القاعدة من حيث يدري اولاد يدري وقد اشترنا سابقا الى القول بان وجود اشئ عين
 حقيقة لا يعادى هذه المسألة وكذلك القول بان الوجود منفعة امتزاجية لا يعادى وما وكل
 محض يطبق عليه فحق هنا مسألة متشعبة على الحقيقة القائمة بوحدة الوجود وهي ان هذا الوجود
 عين الذات الواجبة ادمارة منها بطريق الابداع ولا بد من تحرير محل النزاع لان كلامهم يقوم
 من الطرفين لانج من السامح والتجوز فيمخطا القولان فاقول لاشبهته ان حال الانسان
 بالنسبة الى اعتباراته من الانسان بشروط لا وبشرط اشئ ولا بشرط اشئ خير حاله بالنسبة
 الى افراده فانما لانك ان الحال الاولى فيها الوحدة الحقيقية والكثرة الاعتبارية والحال الاولى
 لا يخرج من كونه كليا والحال الثانية يخرج عن ذلك فاذا استقر ان امرنا بظهور اشئ في
 مظهره وتعيينه في بعض محتملة وحادثا على منفرتين احدهما المنزلة التي يعبر عنها بالعدم
 والابداع والثانية المنزلة التي يعبر عنها بالتعين الاعتباري ولبعد هذا القول اختلف اقوالهم
 في الوجود المنبسط على هياكل الموجودات فقال الشيخ صدر الدين القنوي في اهل كتاب مفتاح الغيب
 انه صادر من الذات الالهية وقال مولانا عبد الرحمن الجاحي بان الفرق بين الذات الالهية و
 اصدار الاول اعتباري هي شرحه للمعاني بعد ايراد سوال وجواب في هذا المعنى تحقيق انست
 كدفع جان ذات مغيض است اما باعتبار نسبت عموم وانسباط برحقا فيمكن ان وارتب

از امور اعتباریهست پس ذات ماخذ باین نسبت از امور اعتباریه باشد و فی نفسها از امور حقیقی
 استحقاقی - و الحق عندی هو المذهب الاول کیف و تمایز الوجودات الخاصة فی الاحکام و ثبوتها فی
 انفسها من اهل البدييات فالنزل الذي به يحصل هذه الاشياء من المنزلة الثانية لا
 محالة و ان كان اسم النزل العین شمله و الامر کین بین الافراد و بین نوعها الا ان الفرق ^{الاول}
 التقطع بانقطاع الاعتبار و كذلك بین کل خاص عام الی ان یرتفع الامر الی الذات الالهیة
 لا یقلل الصوفیه یمتنعون ان اصحاب الایکانیه اعتبارات و اضافات لاحقة بالوجود لانا
 نقول الصوفیه یقولون بان النار غیر البار و ما غیر الموار و ان الانسان غیر العرس و ان كان الوجود
 یشملها کما فخرهم انهم ارادوا بالاعتبارات و الاضافات معنی لا یرحم هذه التباير الذي یكون
 منشا الاختلاف الاحکام و هذا المعنی هو الذي اکثره حقيقة و الوعدة اعتباریه اذ لا معنی بحقیقة
 اکثره التمايز الاحکام و اختلاف الآثار و تباير الحق التي هی الوجودات الخاصة لاختلافها
 فی هل الوجود و عدم رجوعها کما الی الوجود الواحد المنبسط علی هیاكل الموجودات کلا فقولهم هذا
 اثبات للنزل و الظهور لانا اثبات بمنزلة دون منزلة من منزلة التنازل الصوفیه حيث قالوا
 العالم من الحق اراد و انفی الوجودات الخاصة الجامعة من تنزل الوجود الی مراتب شتى بل
 ارادوا افادة معنی التنازل و الظهور فلما ان المعقولي يقول زید و عمرو واحد یعنی به التماثل فی النوع
 لا الاتحاد من کل وجه و یقول الانسان و العرس واحد یعنی الاشتراك فی الحيوانیه و یقول الشجاع
 و الاسب و واحد یعنی المشابهة فی الشجاعة فکذا تک الصوفیه یقولون العالم من الحق یعنی انیة
 کفی فی الوجود للمنبط و قیام الوجود بالحق الاول استجده لانفی التمايز بالکلیة قال قائلهم
 هر مرتبه از وجود مکتی دارد و هر گز حفظ مراتب نمی زند یعنی و حيث قالوا بالتنازل ارادوا معنی
 یم المنزلة لیمین لا یقلل هب انک اثبت الحق الاول و الصا دینه فلا بد ان الوجود و الحق یشملها
 اذ لا یصح ان یقال انه لهذا انه لیس بموجود و لا لذلك انه غیر موجود و اذا کان الوجود و شملها
 فالحکام جاری فی هذا الوجود و لا بد انه الاول و انه فی المرتبتین جمیعاً لانا نقول هذا الوجود مفرد و من

قد تارة العقل ولا ثبوت له في نفس الامر بمنزلة اناب الاغوال وان فنشت حق التفتيش
وسدت هذه المسئلة القائمة بان الارتباط بين الحادث والقديم ليس الا المنزلة الثانية للمسئلة
باعتين الاعتباري هي التي تروى بالفطرة اسمية المجد له على الصديق تحقيق تميزا فيما بينها
وذا تروى بالفطرة مطلق التميز الصادق بالصدور والادوار وبغير ذلك بل يصطبر اليه معيار
بذه الاصول اعني العقل والنفس الميولي على احد منها عين الآخر من وجه فاعقل عين النفس من
وجه كما سورتنا في استبعاد نفوس الخاتمة القايم بالخاتمة والنفوس المنطبعة في اشتملة القايمية
بها وكذلك النفس عين الميولي من وجه ونظر لذلك مثلا ايضا اذا تصورت في نفسك كليا
الكتفة الكليات حتى حكم العقل بان شله لا يوجب الا في فرد واحد ثم جد في الخارج ذلك الجزئي
فانفرد بين النفس الميولي كالفرق بين الكل الذي يحكم العقل بانه منحصر في فرد واحد وبين
الفرد الجزئي وليس للميولي عندنا حقيقة الابرز النفس الكلية في صورة الشخص وتعين فهي
مع هذا البروز هيولي فالعارف اذا اراد بيان هذه العينية لا بد ان يستعمل اليهم الفرق الثاني
وبالمجمل فذلك كلمة عن اريد بها الباطل ثم ان الشيخ اخبر وقال في كتابه الصفاة الثمانية
موجودة في الخارج فلا بد منها متميزة عن الذات الواجبة في الخارج وكل صفة عدم يقابلها
فالعلة عدم يقابلها وهو اجهل والقارة عدم يقابلها وهو العجز وتلك عدايات لما تتميز في علم محي
فصارت بذلك التميز مر ايا الاسمار والصفات ومجالي النوار بافتقار الممكنات هي كل
الاسمار والصفات المنطبعة في الاعدام المتقابلة لها فالاعدام بمنزلة المادة وتلك الماهيات
وكاوس الاسمار والصفات بمنزلة الصورة الحالية في المادة فحقائق الممكنات عند الشيخ ابن
العربي تلك الاسمار والصفات متميزة في أصلهم وعند الشيخ المجدد انها هي عدايات انعكست فيها
النوار لاسمار والصفات وتلك العدايات وذلك الانعكاس انما كانت في العلم ولكن الغافل
المتعاطل محمده اذا اشار ان يوجها من الماهيات في الخارج جعلنا بالوجود انطلق فيصير
موجودة في الخبز بالوجود انطلق وتختلف اقواله في العالم فقال مرة هو موجود انظما وقال

تقاضای آن میکند که زیر هر بیت اشاره تصنیف کرده شود آن معرفت که در آن مودست
شعر انطباع شوق الابرار الی نقای و دانی لاشد شوقنا الیه منهن و سمنه انهم
باده ام یا باده را چنانچه ام و عاشق شوریده ام یا عاشق با جانانه ام و درین بیت اشاره کرده
شد بمقام حیرت که از مقامات لطیفه خفیه است که سالک درین مقام تفرقه نمیکند در میان وجودات
خاصه که با هیات معبر میشود و در میان وجود مطلق که ظاهر شده است در وجودات خاصه و امتیازی
نماید در میان احکام خاصه مظاهر وجود و تمایز را عاشق گوید و دیگر پیرامشوق و سوم را عاشق و
سبتائے حیرتم جان گویت با جان جان و اصطلاح شوق بسیار است و من دیوانه ام
درین بیت نیز اشاره کرده است بمقام حیرت و جان عبارت از وجودات خاصه است و جان جان
عبارت از وجود مطلق است ظاهر شده در وجودات خاصه و شوق و سوس در نهرو او را منظور
اورا و در نهاد شمع آتش میزند پر دانه ام و اشاره است بآنکه محب سوال حال خود را
میکند محبوب را و مشخص ظهور او میشود در صورت خاصه که منفی استعداد است الکیون الی
الابقدر استعداد اتجلی له و آتش زدن عبارت از فلق و بقراری دادن است سبب با جمال
ذاتش حسن و اگر در کار شد و چشم او را سر بر سر ام یا زلف او را شانه ام و درین بیت
اشارت بحکمت ظهور احبار است که تمام معنی مصلح این عالم است و آنکه حسن ذاتی در ذات خود
از غیر مستغنی است و حسن ثانوی که تقضای مصلحت کلیه است گلبه یا نفسی این نوع میشود
و تمثیل حسن ذاتی بچشم مشوق که در عایت لطافت آفریده شده و حسن ثانوی بر سره و چنان
زلف و شانه میل بر عنصر بود سوس مقدار صلیبش و جذبه اصل است بر شوش مشانه ام
اشارت است بحقیقت محبت ذاتیه که آن میل حضرت وجود است در مظاهر مضربه بجانیه اشواق
ش میل بر عنصر بقر اصل خود و خاقل از خود انداز صورت چو پرش آینه و تا از آتش ختم
خانا ز خود بیگانه ام و اشارت است بسفر از در اتصال یعنی سرور و در کار خود و
باشند و سالک را غیر از خود حتی نفس خود نیز در کار خود و تمثیل آن بآینه که از خود غافل است

و بصورت منتهی **ع** است این بر ستم نام تجد و تمت است **و** در ازل پیش از زمان تمیز
 میخانه ام **و** اشارت است با کرمیت ذاتی قبل از عالم ارواح و اجسام است زیرا که نفس اولی
 وجود است باطلاق و آن قبل از خلق است و میخانه اشارت بجوامع مراتب اطلاق است و الحمد
 اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً **مکتوب است و چهارم** در منقولات **ع** فراغت یافتیم از
 حج و عمره **و** چوا حرام هر کوی تو بستم **و** چو دیدم روی زیبای تو جانان **و** ز تشویش وجود
 خویش رستم **و** بیاسانی بده جام شرابی **و** که مغمور صبحی **استم** **و** ایضا
 محبت نام جوش طبع و میل نفس اگر باشد **و** سر این محبت در دو عالم گاه و خراب باشد **و** ز نارک
 طبع خیر از خود نامانهای آید **و** درخت بید را دیدیم و ایم به ثمر باشد **و** پوست مشربان نیک
 خلق در نیگیرد **و** اگر نقشه زنی بر روی دریا بے اثر باشد **و** صفای طبع بخوابی محبت
 دهن اندکش **و** که آب در از مردم همیشه با صفا باشد **و** ایضا فراج صاف طبعانرا
 بحر نوبت نیسازد **و** مکرر گردد آب صاف چون یکجا و طن گیرد **و** فرد صفا با خست باطن نیز
 گسب جمع میگردد **و** بر دالو عدا چون در دشنه تماش کن **و** فرو هرزه گردی باغ نور
 دل ست می پوسند **و** سیل تانشت یکجا با طش صافی زند **و** **ع** دوله در دین
 بر شمع سدا و تو مینام **و** ملک بر دل مجموع من بستی و مرهم هم **و** جهان و جان فدای
 وضع شوخ شهر آشوب **و** قیامت ینائی دوم عیسی مرهم هم **و** درین بیت اشاره کرده
 شد بحال عجیب که آن جمع است در خلق قلب انس روح در یک حالت و تادی از آن یک و التذاذ
 از آن دیگر یکدفعه **ع** قوی اول قوی آخر قوی ظاهر قوی باطن **و** قوی مقصود و اهل
 قوی مشتاق هم هم **و** ز یک منبع در دنیا مختلف فواره میجوشد **و** فراج حرص قارون زیر
 بر ابراهیم او هم **و** بخاری از زمین خرد ببا دو در آمیز **و** گیسو باران ریزان است
 گیسو بضا و شبنم **و** درین سه بیت اشارت است باصحوال حقایق متخالفه در یک حقیقت
 و استیلا احکام در میان حقایق متخالفه بسبب امتیاز صور و ممالک **ع** که امی طرفه نیرنگی دین

کاشانه سرودادی چو که عالم پی کوب از دست غفلت گشت و آدم هم درین بیت اشارت
 ست برسانی عشق در صبح عالم چه فلک و چه ملک و چه عنصر و چه اعراض خصوصاً انسان که شوق
 طبعی ازادی هر دو دارد بلکه سبب سرایان آن مصلحت کلیه است مکتوب است و پنجم شرح
 غزل که بر تفسیر بیت اعل غزل عراقی علیه الرحمة انشا کردند غنچین بوده که در جام کردند
 مزاجش عکس آن گفتم کردند و بودا شد در امکان صورت حق و آن صورت جهان را کردند
 همی بایست تفسیر از آن روی و مکارم را با اتمام کردند و شد آب وحدت از غنچان غیب
 مرصع ازل در کام کردند و چو غلطیدم زیستیا بهر سو و حریفان سستی ازین دام کردند
 حقیقت را که سوز از نظر بود و با مشهود خاص و عام کردند و پس آنکه معوج دریا باز گردید
 با تمام فن اگر کام کردند و این رمز و قیقه با تو گویم و بخود آغاز و نیز انجام کردند و
 غرض ازین ابیات شرح بیت عراقی است علیه الرحمة و تعین مراد او از باده و جام و بست ماه
 از چشم ساقی و حاصل آنست که این بیت دو احتمال دارد یکی آنکه از جام مرتبه امکان مراد باشد
 و از باده کمال او با فاضله صور اول و خواص آن و از سستی چشم ساقی فیض و اجبی که عبارت از غلبه
 اعظم است با اصطلاح ما و حقیقه محمدیه با اصطلاح صاحب فتوحات و درین نظم عدول با وضع از سستی
 چشم ساقی کرده شد گفته آمد که من مزج بان باده کرده شده است عکس روح آن را گفتم
 دیگر آنکه کمال است که در طبقه بنی آدم ظاهر شده و تمام خواص نوعیه و استیفا احکام مطایف
 ایشان بان متعقی شده بواسطه جلال مرتبه افراد کمال است که در و ایشان بحیثیت مصاحبت تفصیل
 مراتب اجمالی و جو بهیه است دینی الهی و بعثت الاعم مکارم الاخلاق و این اشاره به تفصیل
 تواند بود پس این افراد کمال را و رازل با استعداد کمالات و جو بهیه نوشته اند و در نشر
 دنیا از ایشان آثار جهان استعداد بر دست کار آمد مل و مایه بپدید آمدند و اعلام روشنا
 برافراشته شد و سبب هدایت جماعت بنی آدم گشت و تحقیقت جمیع افراد بنی آدم از لفظ
 الصبر نیزه می نمایند و همین ایشان بآن حقیقت مجوده بوسه از وجوه لغت می شود و پنجم

برکات نفوس کامله است چنانچه نفوس مقارنه با اجساد و چه مفارقه از آنها و معاد این نفوس ضعیف است و تعجب عظیم دشمن شدن بغض آن بوجهی که انار و سطل ایشانرا در خود متلاشی سازد و انانیات صغیر را و جوی پیدا نباشد و در پنج بیت لاحق اینمعانی بطریق ایجاز و لمبان اشارت ادا کرده شد باز نکته دیگر ادا کرده آمد که تعجب عظیم مبداء و معاد نفوس کامله است -

باب دوم

از کتاب کلمات طیبات در ترجمه رساله اسرار العارفین فی سیر الطایفین
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد خاندانی فقیر ویران شد و شهر بایش بے بنیاد فقرا رحلت کردند و متشمان و متبرکمان بسیار شدند آنرا که مشغول به غیبت و دروغ و طلب دنیا و فریب و فراق و بعض و غل و غش و ست و حب و کبر و غضب و حرص و ریاء و القار عداوت و رغبت امارت و صحبت سلاصین و عداوت و افسوس و اکل حرام که دل را سیمیر اند و چون شهادت هیچ کسان مقبول نیست اقتضا ایشان و کلاه گیر خلق از ایشان چگونگی روا باشد فلذا خواستم که کتابی نویسم در علم سالکان و فقرا و عارفان تا آنکه غرض تصفیت کردم و قلم از جلال و ادم و اسرار الطایفین و سیر العارفین بهر حال منادم و سوال میکنم از آنکه توفیق اندامش بدو بیجا که بشیر و شمس داد و الانصار الا سن سعادت و بهر عملی کل شئی قدیر و بالا جانته جد و سوره بنده را نزدیکی نیا نمائے و تقدیس دست ندید مگر بدورن از خلق چرا که نزدیکی نص از ذکر الله و عبادت و محاسن

و فکر در ملک و ملکوتش باز میدارد پس نزدیکی او بدون دوری خلق صورت زبند و تعالی شانه
چنانکه قرب سلطان و قرب بنده بولی که بدون بُعد از غیر سلطان و غیر مولا راست نباشد **سیره**
شیخ آنست که ذاتش قدس باشد و صفات ذمیه اش فانی و صفات حمیده اش باقی چه کسیکه
چیزه از صفات بشریه در یافست و امر که دیگر بر ابران دلائل کند و راه نماید بر ظاهرش و
صلاحیت شجاعت ندارد و او خود محتاج به شیمی و مرشد که او را معرفت و طریقت آموزد و کذا قال الشیخ
ابوالغیث الیمینی رحمه الله علیه **سیره** هر که صوف و حبه پوشیده قلمه حجب و لذت بخورد و با سلاطین
و اهل دنیا نیامیزد و هر که نه انجمن است در لباس انبیا و اهل سلوک خیانت و زبرد باشد و
ادا کرده **سیره** فقیر را مخاطب ملوک و سلاطین حلال نیست که از صحبت ایشان قلبش میرود
روایت است از ابن ابیطالب کرم الله وجهه که صحبت ملوک فتنه است و خود درون طعامشان سم
قاتل که دوا سے ندارد و فرمود رضی الله عنه علم معرفت است و دیدن روی ظالم قلب را سیاه می
کند و معرفت حاصل نمی شود روایت است از ابوالحسن نوری رحمه الله علیه که گفت چنانکه از تاثیر
صحبت بکار نیکو کار شود همچنان نیکو کار بدکار گردد و هر که این مسئله را انکار کند بظالم مگر او
و زندق است که انکار حدیث کرده آنکه فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم صحبت نصیبه دشمن و گفت
علی رضی الله عنه صحبت صالحان نور و رحمت است اهل عالم را **سیره** سالک باید که با کثرت فصول
باشد تا آنکه هر روز سه از مناسسه بدنی زبانی باشد **سیره** اصل در اقامه سلوک در صحبت
نفس و ثمره ارادت اینست که خود را از اهل دنیا و صحبت انضیا و سلاطین و بادهای نفس و دوا
سیره مرید مبتدی باید که از تمامی فصول همچو فصول نظر و فصول کلام و طعام و بادهای مسمی و منقار
دکبار را بجنبان کند **سیره** روایت است از ابوبکر شبلی رحمه الله علیه که گفت هر مرید را فصول
مولا را باید که بغیر حاجت نگذارد **سیره** هرگاه مرید از خود و غزل بهرون آید خود
برق مریخ نمایی بطریق شکر و منت و آنچه بعضی خدا گفته اند که زبان فعل کار می شود و اکثر است
بجام کفر نیز فانی شده اند که این صحبت است نه عبادت زیرا که شیخ کلمه ای مرید نیست **سیره**

اصل و صریح فقیر بر سر کردن است از دنیا چنانکه رسول خدا فرمود صلی الله علیه و سلم حب
 الدنيا را اس کل خطیئة و فتنة و بلیة **سیرة** مرید که فقیر باشد بقدر حاجت کسب
 و بجا فراغ از کسب بذكر مشغول شود و نشستن میان حق نه پسندد و سواسه مراقبه و آن نظر
 کردن است در منغیبات بصفا و یقین همچو عالم ملکوت بعضی گفته اند مراقبه مراعاة سیرت برکت
 و احفظ غیب بهر لمح و لحظه **سیرة** خلوت ترک و اوان اختلاط مردم است اگر میان ایشان باشد
 و بعضی گفته اند خالی شدن است از تمام اذکار و سوار ذکر اند و بعضی گفته اند انس گرفتن است
 بذكر و مدت آن چهل روز است بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم من اخلص الله اربعین
 صباحا طهر بنایع الحکمة من قلبه علی سائر **سیرة** عزلت دور شدن است
 از اهل زمانه بترک طمع از امارة نفس و شهواتش بزم پر پیزگاری **سیرة** صحبت انبیا
 و اهل دنیا قلب مومن را سیمه اند نفوذ باشد منها و چون قلب مومن میرود رنگ و کلون گردد پس
 هر چه خواهد بود **سیرة** حسن بصری روایت کرد از امیر المومنین علی کرم الله وجهه که گفت هرگاه
 بنی مردمی را که بے حاجت با مردم اختلاط میکنند و دنیا می طلبد و باز خدا را می طلبد پس بداند که
 او از ندیق و مرد دوست و دزد است از دزدان دنیا **سیرة** روایت است از ابو یزید
 بسطامی رحمه الله علیه که گفت طالب دنیا طالب خدا نباشد و اختلاط اهل سلوک در طریق طلب
 خدا با سالکان است نه با اهل دنیا **سیرة** شیخی که بر قانون مذهب اهل سنت و جماعت
 و حرکات و موافق کتاب الله و سنت رسول الله نبود از قطع الطریق و دزدان دین است
سیرة روایت است از علی بن ابی طالب کرم الله وجهه که گفت بدترین مردم و گمراه کننده
 مردم کسی است که غم دنیا خورد و پرسیدند دنیا و ابرکست گفت آنکه زیاده از قوت شمارد و زی
 طلبد که او غنی است نه فقیر و لهذا امام شافعی رحمه الله علیه بر کسیکه زیاده بر قوت روزی شکی
 دارد و مقرر فطر واجب گردانیده **سیرة** روایت است از علی کرم الله وجهه که گفت سه قلب است
 قلب سیم قلب غیب و قلب شهید و قلب سلیم آنست که بجز معرفت خدا چیزیست در آن نباشد

وقلب نمیب آنگاه نیز چیر خدای عزوجل باز گردد و قلب نمیب آنگاه او تعالی و تقدس را در هر
 چیز مشاهده کند سیرة شیخ باید که عارف و دانا باحوال مردم باشد با حسب مال او
 نصیحت و راهنمایی کرده باشد و آنگاه نه انجمن است مگر آه کننده سیرة مردم را نیز میدکد قلب
 او ذره از غلب دنیا باشد چه دنیا را در دست پس فردا از آن همچو قطره خون است که چون
 در آب افتد تمام آب فاسد و تباه شود سیرة مشایخ طریقت گفته اند که صحبت تو نگران فقیر
 سهم قاتل است که او را دوازده نیست و حاصل این کلام آنکه از اهل دنیا بقدر استطاعت
 و امکان بپرهیزد و محبت دنیا در دلهای مردم جا کرده است پس از صحبت شان ضرر عظیم
 خواهد رسید سیرة روایت است از ذوالنون مصری رحمه الله علیه که گفت هر که شیخ محبت
 و در دلش غل یا غش است بایکے از مسلمانان نام او از دیوان نفقار محو کرده شود بعضی محققان
 گفته اند غش در مذہب شان این است که برادر مسلمان خود را بنامش یا و کند سیرة اهل
 اسے طالب که هر گاه بینی کسی را در دنیا افتاده و بجا و رفعت و منزلت دل او در لطیف
 مردم دنیا شده پس بدست گریستن بر نفس خودش زیرا که فکر کنار و گریستن است از غلب دنیا
 سیرة فقیر در تمام مذاهب اخلاط اهل دنیا و آمدن بر ملوک و سلاطین حلال نیست چنانکه
 فرود علی بن ابیطالب رضی الله عنه بدترین فقیر است که بر در امیر آید و نیکوترین امیر
 است که بر در فقیر آید و روایت است که صاحب عراق سه سال مرض بود و سهل ابن عبد الله
 تسبیح را خواند تا وعا کند و بنظر شفا و شفقتش نگردد و آخر ببرکت دعا و نظر شفقتش شفا
 یافت باز سهل نماز خود آید و سه سال عزت اختیار کرد سیرة هر که همیشه بدین مشغول
 باشد همیشه از حق سعاد و تعالی دور باشد که مشغولی دنیا سعاد است عظیم در راه نجات از
 اهل دنیا ذکر الله است تعالی و تقدس سیرة قدم اول در راه سالکان و عارفان برین
 علاقی است بلکه چنانکه فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم طالب دنیا کایون طالبا
 للعولی و از آنکه اهل سلوک منقول است که هر گاه منتهی با امر عظیم کی را از ایشان

پیش آمدے ہرچہ صوف پاکسار پوشیدے درنجیر درگردن یا دریا یا در سرانداختہ مناجات
 بحق ہی نگر دے فی الحال مستجاب شدے۔ و بدانکہ رنجیر یا رسن در گردن یا در با انداختن
 مستحسن است و سنت فاؤ دست علی بنینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ مراد ازان سرے غایت
 تواضع و انکسار و افتقار و حضور و رقت قلب امرے دیگر نیست و مودیان ست پنج روایت
 ست از بعض تابعین کہ گفت دیدم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ بر پشت شان اثر نازیانہ
 بست پیش عبد اللہ بن عمر بن زفرم گفتیم کہ امیر المؤمنین را دیدم کہ بر پشت شان اثر نازیانہ بست
 گفت سبحان اللہ کہ ام است کہ امیر المؤمنین را نازیانہ زندہ اورا غلوی ست کہ در آن غلوت
 محاسبہ نفس میکند و شب جمہ دورہ برداشتہ نفس و در امینر نہ و مگو بد کہ چنان کردی چہین
 کردی۔ و الحمد للہ علی الاختتام و علی رسولہ الصلوٰۃ و السلام۔

خاتمہ

الحمد للہ و المنة کہ کتاب مستطاب مسمی بہ کلمات طلیبات بہ حسن اہتمام و
 سعی مالا کلام نشی ابن علی منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد باہ جون ۱۳۴۵ء
 بطبع مطلق العلوم مراد آباد مطبوع گشتہ سہ سہ چشم شافان گردید۔

اشتہار

چونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۱۰۱۳ء دافضل جیٹر گورنٹ ہو چکی ہے
 نوی صاحب بغیر ہماری اجازت کے قصہ طبع کا فراوان بلکہ جن کو
 جبکہ جلدین مطلوب ہوں نشی ابن علی منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے
 طلب فراوان۔

المشتہر مافظ عبد المجید و نجم الدین مالکان کتاب

اخبار نیر اعظم مراد آباد
 فساد کا بیج کن۔ خدا کا دشمن۔ صلح دین ل پر
 آمادہ۔ کئی مالی۔ اخلاقی۔ و تمدنی۔ و عام پسند
 اد جھوٹی بری سیکڑوں دنیا کی تازہ تازہ خبروں
 تار برقیوں اور سچے ائمہ داروں تجارتی کا ایک شہس
 خزانہ ہو۔ ۱۹ برس کو مفتہ دار ۱۴ صفر پر شام
 ہوتا ہے۔ عام خریداروں سے بیس سال سے محصل قیمت
 طلبہ سے صرف تھے روپیہ بیس سال کے ملتے ہیں۔
 قدروان کم آمدنی والوں کے حسب حیثیت۔ نمونہ کا چہ
 مفت صرف۔ رک رک کر محصل کیجئے پر نذر ہوتا ہے۔
سوانح عمری ڈاکٹر انندی بانی جوشی
 یہ ایک اردواری عورت کی دلچسپ اور اسکا امیر
 کے سفر کے حالات کا آئینہ دار اسکی عمدہ گوشوں
 کا سچا فوٹو ہے۔ تمام مہذب دنیا اسکو نام سے
 واقف ہے۔ چپائی لکھائی ڈھمی کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی جو
 مہذب اشخاص اسکی ملاحظہ کی ضرورت ہو قیمت ۱۲۔

نیل کی کاشت پر لکھن پور
 اسکے مسئلہ میں مصنف کو سورہہ انعام و فوٹو
رسالہ بقائے نسل
 جیسے زرد وار غم کا لکھا ہوا۔ لیکن کاغذ پر قیمت
مثنوی فریاد دل
 ذاب مرزا غلام صاحب دہلوی کی مشہور مثنوی جو
 قیمت ۸۔

مثنوی جانسان۔ گوشت سکول مراد آباد کے
 دو طالب علموں کے عشق کا سچا قصہ۔ گلزارِ سیمیں بحر
 میں لکھا گیا۔ آخرین عبرت فیض تجویہ۔ عاشق کا کونین
 میں ڈوب کر فوٹو کرنا۔ اور اسکے اصلی خط دل پر اثر
 کرنے میں۔ پھر گئے کاغذ پر با نقور چپائی گئی جو قیمت
مثنوی کھستان۔ یہ بھی اسی قسم کی سچی مالٹا کا
 فوٹو ہے۔ جو ابی تصنیف ہو کر نئی ڈینگ کی چھپی ہے۔ ۲۰
 پد یتہ القوم۔ روزہ افکار کرنا اور سحر کرنا میں
رسالہ حفظ صحت۔ یہ اردو رسالہ طلبہ کے لئے
 نہایت مفید ہے اس میں اضافہ بھی کیا ہے۔ قیمت ۱۰
اسرار قدرت۔ عجائبات فلکی کے بیان میں ۳۰
نظارہ عالم۔ علم ہیبت میں۔ قیمت ۴۔
رسالہ میرزا ہد مع غلام محی ڈھمی کاغذ پر دیکھو
بدر الدجی شمع لارا الہدی۔ ڈھمی کاغذ پر دیکھو
المشتر۔ ایس۔ ابن علی نبخا اخبار نیر اعظم مراد آباد

نصیحتہ شیعہ
 شیعوں کا رونما بہ محبوب۔ ادنیٰ روایتیں ادنیٰ تحریکات
 نقل کی گئی ہیں اور انکو شیعوں کا بھی حوالہ دیا گیا ہے مگر حضرت
 شیعہ انکار کر سکیں نہایت عجیب آئین علی میں تعجب ہو کہ
 یہ روایتیں مناظرہ قدیم میں شامل ہیں جو میں شاید اسکی جو
 یہ ہو کہ اہل سنت کو کتب شیعہ کم سیر آتی تھیں۔ تہمت یہ ہے
 یہ مناظرہ ۶ صفحوں دار اس مطبع سے شائع ہوتا ہے بھارت
 عام فہم اردو ہے۔ سیکڑہ کی سالانہ بیسگی قیمت مع محصول ۴
 ۳۰ میں بدلا نظر نمونہ روانہ ہوتا ہے۔
المشتر قاضی محمد فہم الدین مالک مطبع اقداسیہ مراد آباد

